e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

کراچی بیکری میں سلنڈر دھماکہ، 15 ملازمین زخمی

حیدرآباد۔ تلنگانہ کی راجدھانی حیدرآباد میں جمعرات کو مشہور کراچی بیکری کے کچن میں رکھا ایک گیس سلنڈر اچانک پھٹ گیا۔ اس شدید دھماکہ میں کراچی بیکری کے 15 ملازمین زخمی ہو گئے ہیں جن میں سے 6 کی حالت سنگین بتائی جارہی ہے۔ سبھی زخمی ملازمین کو فوری طور پر اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ زخمیوں میں بیشتر ملازمین کا تعلق اترپردیش سے ہے۔ حیدرآباد پولیس نے اس حادثہ کے تعلق سے بتایا کہ گیس سلنڈر میں دھماکہ شہر کے باہری علاقے میں راجندر نگر تھانہ کے تحت آنے والے گگن پہاڑ واقع کراچی بیکری کی رسوئی (باورچی خانہ) میں ہوا۔ 8 زخمیوں کو کنچن باغ واقع اپولو ڈی آر ڈی او اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے، جبکہ 7 دیگر زخمی ملازمین کو دوسرے اسپتال بھیجا گیا ہے۔ تلنگانہ کے وزیر اعلی ریونت ریڈی نے کراچی بیکری میں ہوئے اس افسوسناک واقعہ پر اظہار غم کیا اور افسران کو ہدایت دی کہ زخمیوں کو فوراً بہتر علاج مہیا کرائی جائے۔

غزہ میں قتل عام کے خلاف دنیا بھر میں احتجاجی مظاہرے

واشنگٹن، 14 دسمبر (یو این آئی) غزہ پٹی پر جاری اسرائیلی قتل عام کے خلاف امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور فرانس میں فلسطینیوں کی حمایت میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے ہیں۔ امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں سیکڑوں مظاہرین نے غزہ کے ساتھ تعاون کا اظہار کرنے کے لئے شہر کے مرکزی موٹروے کو ٹریفک کے لئے بند کر دیا۔ مظاہرین نے تقریباً ایک گھنٹے تک شاہراہ پر انسانی زنجیر بنا کر دھرنا دیا۔ پولیس نے راستہ کھولنے کے لئے مظاہرے میں مداخلت کی اور 75 مظاہرین کو حراست میں لے لیا ہے۔ برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں وزارت اعظمیٰ دفتر کے قریب کئے گئے مظاہرے میں ہلاک ہونے والے بچوں کو یاد کیا گیا ہے۔ مظاہرین نے ایک درخت کے نیچے کھلونے، کھانے پینے کی چیزیں اور بچوں کے جوتے رکھے۔ انہوں نے برطانوی حکومت کو اسرائیل کے ساتھ تعاون کا قصوروار ٹھہرایا ہے۔

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 75 Friday , December 15 2023 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۷۵) لکھنؤ، جمعہ ۱۵-دسمبر ۲۰۲۳ء، مطابق یکم جمادی الثانی -۱۴۴۵ھ صفحات-۸

پارلیمنٹ کی سیکورٹی میں چوک

سوال پوچھنے پر ایکشن، اپوزیشن کے 14 ممبران پارلیمنٹ معطل

ڈیریک اوبرائن راجیہ سبھا سے اور 9 کانگریس اراکین پارلیمنٹ سمیت 13 اراکین پارلیمنٹ کو بھی لوک سبھا سے پورے سرمائی اجلاس کے لیے معطل، پارلیمنٹ کی سیکورٹی میں کوتاہی کا معاملہ پر حزب اختلاف کے اراکین پارلیمنٹ ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھائے وزیر داخلہ استعفیٰ دو کے نعرے لگائے

نئی دہلی، 14 دسمبر (ایجنسی) لوک سبھا میں سیکورٹی کے مسئلہ پر زبردست ہنگامہ کرنے والے اپوزیشن کے 14 ارکان پارلیمنٹ کو سرمائی اجلاس کی بقیہ مدت کے لئے جمعرات کو معطل کر دیا گیا اور کارروائی پورے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ ایک التوا کے بعد دوپہر دو بجے کانگریس کے پانچ ممبران پارلیمنٹ کو معطل کر دیا گیا اور دوسری التوا کے بعد تین بجے مزید نو ممبران پارلیمنٹ کو معطل کر دیا گیا۔ اپوزیشن کے ان ارکان نے بدھ کو پارلیمنٹ میں سیکورٹی لیپس کے معاملے پر زبردست ہنگامہ کیا تھا۔ پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس ہنگامہ خیز ثابت ہو رہا ہے۔ 13 دسمبر کو لوک سبھا میں سیکورٹی کی کوتاہی کے بعد سے ہی اپوزیشن لیڈران اس معاملے میں سخت کارروائی اور وزیر داخلہ کے بیان کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

اس درمیان ترنمول کانگریس رکن پارلیمنٹ ڈیریک او برائن کو راجیہ سبھا سے معطل کر دیا گیا ہے، اور 9 کانگریس اراکین پارلیمنٹ سمیت 13 اراکین پارلیمنٹ کو بھی لوک سبھا سے پورے سرمائی اجلاس کے لیے معطل کر دیا گیا ہے۔ پہلے 14 اراکین پارلیمنٹ کی لوک سبھا سے معطلی کی خبریں سامنے آئی تھیں، لیکن بعد میں ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ ایس آر پرتھیبان کی معطلی ختم کر دی گئی۔ دراصل جمعرات کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں سیکورٹی میں ہوئی کوتاہی کا ایشو اٹھایا گیا۔ اپوزیشن اراکین نے زوردار ہنگامہ کیا اور وزیر داخلہ امت شاہ سے استعفیٰ کا مطالبہ تک کر ڈالا۔ ہنگامہ کے درمیان لوک سبھا کو دوپہر 3 بجے تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا کیونکہ اپوزیشن اراکین اپنا احتجاج جاری رکھے ہوئے تھے۔ اس احتجاج میں شامل کانگریس کے جن 9 اراکین لوک سبھا کو پورے سرمائی اجلاس سے معطل کیا گیا ہے ان کے نام ہیں ٹی این پرتاپن، ہبی ایڈین، جیوتی منی، رمیا ہریداس اور ڈین کوریاکوس، وی کے شریکندن، بینی بہنن، منیکم ٹیگور، محمد جاوید۔ ان کے علاوہ کنی موژی (ڈی ایم کے)، کے سبرامنیم، پی آر نٹراجن (سی پی آئی-ایم) اور ایس وینکٹیشن (سی پی آئی-ایم) کو بھی پورے سرمائی اجلاس کے لیے لوک سبھا سے معطل کر دیا گیا ہے۔ پارلیمانی امور کے وزیر پرہلاد جوشی نے ایوان کی کارروائی ملتوی ہونے سے پہلے ایوان کو خطاب کیا اور سیکورٹی پروٹوکول کو مضبوط کرنے کے لیے غیر سیاسی نظریہ کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ لوک سبھا اسپیکر نے بھی فلور لیڈران کے ساتھ میٹنگ کی اور پارلیمنٹ میں سیکورٹی کو مزید مضبوط کرنے سے متعلق ان کے مشورے سنے۔ دیے گئے مشوروں کو پہلے ہی نافذ کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی سیاست نہیں کی جانی چاہیے۔

ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ڈیریک اوبرائن کو پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس سے معطل کر دیا گیا ہے۔ راجیہ سبھا کے چیئرمین کا کہنا ہے کہ ڈیریک نے ایوان کی کارروائی میں خلل ڈالا ہے۔ جس کے بعد ہنگامہ بڑھ گیا۔ آمریت نہیں چلے گی کے نعرے لگائے گئے اور راجیہ سبھا کی کارروائی دوپہر دو بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ راجیہ سبھا ایم پی ڈیرک اوبرائن اور کئی دیگر اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کی سیکورٹی پر جمعرات کو بحث کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اپوزیشن کے 28 ارکان نے پارلیمنٹ کی سیکورٹی سے متعلق امور پر بحث کے لیے نوٹس دیے تھے تاہم چیئرمین نے قواعد کا حوالہ دیتے ہوئے اجازت نہیں دی۔

اس کے بعد اپوزیشن ارکان اسمبلی اسپیکر کی نشست کے بالکل سامنے ویل میں آ گئے اور نعرے بازی شروع کر دی۔ چیئرمین نے نعرے لگانے والے ارکان اسمبلی کو اپنی نشستوں پر واپس آنے کو کہا لیکن مخالفت کا اظہار کرنے والے ارکان اسمبلی نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔ کانگریس، ترنمول کانگریس، آر جے ڈی، جے ڈی یو، عاپ سمیت کئی اپوزیشن پارٹیوں کے ارکان پارلیمنٹ کی سیکورٹی کے مسئلہ پر بحث کے مطالبہ پر نعرے لگاتے رہے۔ چیئرمین نے ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ڈیرک اوبرائن کو، جو پوڈیم کے بالکل سامنے نعرے لگا رہے تھے، کو فوراً ایوان سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چیئرمین نے کہا کہ ڈیرک کو ایوان سے نکلنے کا حکم دینے کے باوجود وہ ایوان میں موجود رہے اور مسلسل کارروائی میں خلل ڈال رہے ہیں۔ جس کے بعد چیئرمین نے ڈیرک اوبرائن کے خلاف رول 256 کے تحت کارروائی کر دی۔

معطل اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کے احاطے میں ڈالا ڈیرا

ٹی ایم سی کے رکن پارلیمنٹ سمیت تمام معطل ارکان پارلیمنٹ نے اپنی معطلی کو لے کر پارلیمنٹ احاطے میں احتجاج کیا۔ دریں اثنا، ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) نے بی جے پی زیر قیادت مرکزی حکومت کو اس کے راجیہ سبھا رکن ڈیرک اوبرائن کو معطل کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ پارلیمنٹ کی سیکورٹی میں بڑی کوتاہی کے لیے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے فوری استعفیٰ کا بھی مطالبہ کیا۔

اب متھرا شاہی عیدگاہ کا بھی ہوگا اے ایس آئی سروے

الہ آباد ہائی کورٹ نے دی منظوری، مسلم فریق ہائی کورٹ کے فیصلہ کو سپریم کورٹ میں کرے گا چیلنج

پریاگ راج (ایجنسی) گیانواپی مسجد کے بعد اب متھرا شاہی عیدگاہ کا بھی اے ایس آئی سروے کرایا جائے گا۔ اس سلسلے میں الہ آباد ہائی کورٹ نے راستہ ہموار کر دیا ہے۔ دراصل متھرا شاہی عیدگاہ کا اے ایس آئی سروے کرائے جانے سے متعلق عرضی عدالت میں داخل ہوئی تھی۔ عرضی میں متھرا واقع شری کرشن جنم بھومی سے ملحق جو مسجد ہے، اس کا کسی ایڈووکیٹ سے سروے کرانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس تعلق سے 18 الگ الگ عرضیاں داخل کی گئی تھیں۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں جمعرات کو ان سبھی عرضیوں پر ایک ساتھ سماعت کی گئی اور پھر عدالت نے متھرا شاہی عیدگاہ مسجد کے سروے کو منظوری دے دی۔ الہ آباد ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ بہت اہم تصور کیا جا رہا ہے اور ایک بار پھر متھرا شاہی عیدگاہ پر ہندوؤں کا دعویٰ زور پکڑتا دکھائی دے رہا ہے۔ حالانکہ اے ایس آئی سروے سے متعلق بہت سی باتیں ابھی واضح نہیں ہیں۔ مثلاً سروے کے لیے ایڈووکیٹ کون ہوگا اور سروے کے لیے کتنے دنوں کا وقت دیا جائے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ان سوالوں کا جواب آنے والے دنوں میں ملے گا کیونکہ الہ آباد ہائی کورٹ میں 18 دسمبر کو معاملے پر سماعت ہوگی۔

مسلم فریق نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ شاہی مسجد عیدگاہ انتظامیہ کمیٹی کے سکریٹری اور وکیل تنویر احمد نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی-ساٹرس کو بتایا کہ کمیٹی ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج پیش کرے گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس فیصلے کے خلاف جو بھی قانونی طریقہ ممکن ہوگا، وہ اختیار کیا جائے گا۔ مسلم فریق کے ذریعہ سپریم کورٹ کا رخ کرنے کے فیصلہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ترجمان قاسم رسول الیاس کا بیان بھی سامنے آ گیا ہے۔ انھوں نے شاہی مسجد عیدگاہ کمیٹی کے فیصلے کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ "مسلم پرسنل لاء بورڈ کی قانونی کمیٹی شاہی مسجد عیدگاہ کمیٹی کو ہر قانونی مدد فراہم کرے گی۔" قاسم رسول الیاس کا کہنا ہے کہ 1991 میں بابری مسجد تنازعہ کے دوران مرکزی حکومت نے ایسے بھی تنازعات سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا پانے کے مقصد سے عبادت گاہوں کے متعلق ایک قانون پاس کیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ عبادت گاہوں کی حالت ٹھیک ویسی ہی رہے گی جیسی کہ 1947 میں تھی۔ امید تھی کہ اس کے بعد کوئی ٹکراؤ پیدا نہیں ہوگا لیکن جن عناصر کو ملک کے امن و امان میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور جو ہندو-مسلم منافرت پیدا کر رہے ہیں، وہ ایسا کر کے اپنا سیاسی مفاد پورا کرنا چاہتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ متھرا کے کرشن جنم بھومی-شاہی عیدگاہ مسجد تنازعہ کے سلسلے میں داخل عرضی پر سماعت کرتے ہوئے جسٹس مینک کمار جین نے 16 نومبر 2023 کو اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا تھا۔ یہ عرضی بھگوان شری کرشن ورا جمان اور 7 دیگر لوگوں کے ذریعہ ایڈووکیٹ ہری شنکر جین، وشنو شنکر جین، پربھاش پانڈے اور دیوکی نندن کے ذریعہ داخل کی گئی تھی۔

'کوئی مسلم یا سکھ ہوتا تو نہ جانے کیا ہو جاتا'

لوک سبھا میں حملہ آور کو پکڑنے والے رکن پارلیمنٹ کا بیان

نئی دہلی۔ لوک سبھا کارروائی کے دوران 13 دسمبر کو جب دو نوجوان وزیٹر گیلری سے ایوان میں کودے تھے تو افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔ دونوں نے اسموک بم کا استعمال کیا تھا جس سے لوک سبھا میں پیلا دھواں پھیل گیا تھا۔ اس مشکل وقت میں کانگریس رکن پارلیمنٹ گرجیت سنگھ اوجلا نے ہمت دکھاتے ہوئے ایک حملہ آور کے ہاتھ سے اسموک بم چھین لیا تھا۔ اس کے بعد دیگر اراکین پارلیمنٹ نے مل کر ملزمین کو پکڑا اور پھر سیکورٹی اہلکاروں کے حوالے کر دیا۔ اب گرجیت سنگھ اوجلا کا ایک بیان سامنے آیا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ "اگر کوئی مسلمان یا سکھ ہوتا تو نہ جانے کیا ہو جاتا۔ اس لیے یہی کہوں گا کہ ایسے لوگوں کو ذات اور مذہب کے چشمے سے نہ دیکھیں۔ یہ ملک سب کا ہے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ گرجیت سنگھ اوجلا نے پارلیمنٹ میں پیش آئے سیکورٹی کوتاہی معاملے پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ نئی پارلیمنٹ میں کئی خامیاں ہیں۔ جگہ کم ہے، دروازے آس پاس ہیں۔ اس سے ایک ہی جگہ پر بھیڑ ہو جاتی ہے۔ ہم لوگ اس بارے میں بات کرتے رہے ہیں، اس لیے اب ان خامیوں کو جدید تکنیک سے ہی دور کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ یہ خامیاں نکالنے کا وقت نہیں ہے۔ ہم ملک کی سیکورٹی کے معاملے پر پوری طرح متحد ہیں۔

پارلیمنٹ میں دراندازی: عدالت نے 4 ملزمین کو 7 دنوں کیلئے پولیس حراست میں بھیجا

ایک دن قبل پارلیمنٹ کی سیکورٹی میں سیندھ لگا کر لوک سبھا کے اندر اور باہر احاطہ میں ہنگامہ کرنے والے گرفتار 4 ملزمین کو دہلی پولیس نے آج پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں پیش کیا۔ عدالت نے ان سبھی ملزمین کو 7 دنوں کے لیے پولیس حراست میں بھیج دیا ہے۔ ابھی تک کی جانچ میں اس پورے معاملے میں 6 افراد کے شامل ہونے کا پتہ چلا ہے۔ بدھ کے روز پیش آئے سنسنی خیز واقعہ کے بعد گرفتار ملزمین ساگر شرما، منورنجن ڈی، نیلم ورما اور امول شندے کو دہلی پولیس نے آج پٹیالہ ہاؤس کورٹ کے ایڈیشنل سیشن جج ہردیپ کور کے سامنے پیش کیا۔ دہلی پولیس نے ملزمین کے خلاف غیر قانونی سرگرمی (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے اور سیکورٹی میں ہوئی چوک سے متعلق جانچ کر رہی ہے۔ اس معاملے میں جن 6 ملزمین کا نام سامنے آ رہا ہے، ان میں سے 4 کو تو پولیس حراست میں بھیج دیا گیا ہے اور پانچویں وکی شرما کو حراست میں لے کر پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔ وکی شرما کی بیوی کو بھی حراست میں لے کر پوچھ تاچھ ہو رہی ہے۔ چھٹے ملزم کی تلاش ہنوز جاری ہے جس کا نام للت جھا بتایا جا رہا ہے۔ الزام ہے کہ للت جھا مبینہ طور پر پارلیمنٹ ہاؤس سے چاروں ملزمین کے موبائل فون لے کر فرار ہو گیا تھا۔ واضح رہے کہ بدھ کے روز پارلیمنٹ [illegible] ساگر شرما اور منورنجن ڈی وقفہ صفر کی کارروائی [illegible] وزیٹر گیلری سے ایوان کے اندر کود گئے تھے۔

8 سکیورٹی اہلکار معطل

نئی دہلی، 14 دسمبر (یو این آئی) پارلیمنٹ میں بدھ کے روز دو نوجوانوں کے لوک سبھا کے ایوان میں کودنے کے واقعہ کے سلسلے میں لوک سبھا سکریٹریٹ نے آٹھ سیکورٹی اہلکاروں کو معطل کر دیا ہے۔ ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ پارلیمنٹ کی سیکورٹی میں چوک کو لے کر لوک سبھا سکریٹریٹ نے آٹھ سیکورٹی اہلکاروں کو پہلی نظر میں قصوروار پایا ہے اور انہیں معطل کر دیا گیا ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن پارٹیوں نے پارلیمنٹ کی سیکورٹی میں ہوئے چوک کے معاملے پر آج نعرے بازی کرتے ہوئے زبردست ہنگامہ کیا، جس کی وجہ سے اسپیکر اوم برلا کو ایوان کی کارروائی 2 بجے تک ملتوی کرنی پڑی۔

اراکین پارلیمنٹ کی معطلی آمریت ہے: کھڑگے

نئی دہلی، 14 دسمبر (یو این آئی) کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے پارلیمنٹ میں سیکورٹی سے متعلق سوال پوچھنے پر پارٹی ممبران پارلیمنٹ کی معطلی کو غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی لیپس کا معاملہ سنگین ہے اور پارلیمنٹ میں اس معاملے کو اٹھانے کی وجہ سے ممبران پارلیمنٹ کی معطلی ایک آمرانہ رویہ ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ "قومی سلامتی اور ہماری جمہوریت کے مندر یعنی پارلیمنٹ کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کے بعد اب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ان لوگوں کو سزا دے رہی ہے جو اس مسئلہ پر بات کرتے ہیں۔ حکومت نے حزب اختلاف کے 15 ارکان پارلیمنٹ کو پارلیمنٹ میں سیکورٹی کی سنگین خرابی پر بحث کرنے پر پارلیمنٹ سے معطل کر دیا لیکن حقیقی معنوں میں یہ جمہوریت کی معطلی ہے۔ حکومت بتائے کہ جن ارکان پارلیمنٹ کو معطل کیا گیا ہے ان کا جرم کیا ہے۔ کیا وزیر داخلہ سے ایوان میں بیان دینے کی درخواست کرنا جرم ہے یا سنگین سیکورٹی لیپس پر بحث کرنا جرم ہے؟ سوال یہ ہے کہ کیا بی جے پی حکومت کے تحت بنائے گئے نظام کی حالت آمریت کی عکاسی نہیں کرتی؟" کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے بھی سخت ردعمل کا اظہار کیا۔

افضال انصاری کو سپریم کورٹ سے راحت

سزا پر روک، پارلیمنٹ کی رکنیت بحال کرنے کا حکم

نئی دہلی: اترپردیش کے غازی پور سے لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ افضل انصاری جنہیں گینگسٹر کیس میں 4 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی، کو سپریم کورٹ سے بڑی راحت ملی ہے۔ عدالت نے جمعرات (14 دسمبر) کو ان کی سزا پر روک لگا دی۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد اب ان کی لوک سبھا کی رکنیت بحال ہو جائے گی۔ تاہم انہیں ایوان میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ افضل انصاری کو 29 اپریل کو سزا سنائے جانے کے بعد رکنیت سے نااہل قرار دیا گیا تھا اور یکم مئی کو ان کی رکنیت ختم ہو گئی تھی۔ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ سے کہا کہ افضل انصاری کی اپیل 30 جون 2024 تک نمٹا دے۔ رکنیت کی بحالی کے بعد افضل انصاری کے لیے اگلے سال 2024 میں ہونے والے لوک سبھا انتخابات میں حصہ لینے کا راستہ صاف ہو گیا ہے۔ وہ 5 بار ایم ایل اے اور 2 بار ایم پی رہ چکے ہیں۔ اس معاملے میں جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس اجول بھوئیاں نے افضل انصاری کی سزا پر روک لگانے کا فیصلہ کیا، جب کہ جسٹس دیپانکر دتا اس کے حق میں نہیں تھے۔ اس طرح افضل انصاری کو ججوں کی 1-2 کی اکثریت سے راحت ملی۔ حالانکہ عدالت نے ان کے سامنے کچھ شرائط رکھی ہیں اور وہ لوک سبھا میں ووٹ نہیں ڈال سکیں گے لیکن وہ ایوان کی کارروائی میں ضرور حصہ لے سکتے ہیں۔ قواعد کے مطابق اگر کسی عوامی نمائندے کو دو سال یا اس سے زیادہ کی سزا ہو جائے تو وہ اپنی رکنیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ان پر 6 سال تک الیکشن لڑنے پر بھی پابندی ہے۔ افضل انصاری زورآور لیڈر مختار انصاری کے بھائی ہیں۔ 29 اپریل کو غازی پور کی ایم پی-ایم ایل اے عدالت نے انہیں بی جے پی ایم ایل اے کرشنانند رائے کے قتل میں مجرم قرار دیا تھا۔ عدالت نے افضل انصاری کو 4 سال اور مختار انصاری کو 10 سال قید کی سزا سنائی تھی۔

مہنگائی کا: سی این جی کے داموں میں پھر اضافہ

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی-این سی آر کے لوگوں کو جمعرات کی صبح مہنگائی کا بڑا جھٹکا لگا، کیونکہ دارالحکومت دہلی اور ملحقہ نوئیڈا اور غازی آباد میں سی این جی کی قیمتوں میں اضافہ کیا گیا ہے۔ نئی قیمتوں کا اطلاق آج سے ہو گیا ہے۔ آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے مطابق ان شہروں کے لیے سی این جی کی قیمتوں میں ایک روپے فی کلو اضافہ کیا گیا ہے۔ تازہ ترین تبدیلی کے بعد، دہلی کے لیے سی این جی کی نئی قیمت 76.59 روپے فی کلوگرام، نوئیڈا 82.20 روپے فی کلوگرام اور غازی آباد اور گریٹر نوئیڈا میں 81.20 روپے فی کلو ہو گئی۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ 20 دنوں میں سی این جی کی قیمتوں میں یہ مسلسل دوسرا اضافہ ہے۔

ہمیں کوئی روک نہیں سکتا، جنگ جاری رہے گی: اسرائیل

غزہ کے شمال اور جنوب دونوں علاقوں میں شدید لڑائی جاری

غزہ (ایجنسی)۔ اسرائیلی وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ فوجی نقصان ہو یا بین الاقوامی حمایت میں کمی، کوئی بھی چیز حماس کے خلاف اس کی جنگ پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اس دوران ایک جائزے سے پتہ چلا ہے کہ فلسطین میں حماس کی حمایت میں اضافہ ہوا ہے۔ بدھ کے روز بھی غزہ کے شمال اور جنوب دونوں علاقوں میں شدید لڑائی جاری رہی، جب کہ شدید بارشوں کی وجہ سے بے گھر ہونے والے لاکھوں فلسطینیوں کے لیے حالات مزید خراب ہو گئے ہیں، جو پہلے ہی عارضی خیموں میں یا کھلے میدان میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایک سینئر امدادی اہلکار نے خبردار کیا ہے کہ فلسطینی سرزمین پر طبی نظام کی تباہی اور زبردست بھیڑ والی پناہ گاہوں میں متعدی بیماریوں کے پھیلنے کی وجہ سے صحت عامہ کی تباہی کا سامنا ہے۔ یہ جنگ سات اکتوبر کو جنوبی اسرائیل پر حماس کے ایک غیر معمولی حملے سے شروع ہوئی تھی، جس میں کم از کم 1,200 اسرائیلی ہلاک ہوئے، جن میں بہت سی خواتین اور بچے بھی شامل تھے۔ تقریباً 240 افراد کو یرغمال بھی بنا لیا گیا تھا۔ غزہ میں وزارت صحت کے مطابق اس کے بعد سے اسرائیل کے حملوں میں اب تک 18,600 سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں تقریباً 70 فیصد خواتین اور بچے شامل ہیں۔ بین الاقوامی دباؤ کے باوجود اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور ان کی حکومت میں شامل دیگر رہنماؤں نے غزہ میں حماس کے خلاف جنگ بندی کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں اس سے کوئی چیز روک نہیں سکے گی۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں غزہ میں جنگ بندی کے لیے ایک قرارداد کے حق میں دنیا کے ڈیڑھ سو سے زیادہ ممالک نے ووٹ دیا تھا اور جنگ فوری طور پر روکنے کو کہا گیا تھا۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے بھی متنبہ کیا تھا کہ اسرائیل غزہ پر اندھا دھند بمباری کر کے بین الاقوامی حمایت کھوتا جا رہا ہے۔ ان تنبیہات اور دباؤ کے باوجود اسرائیل نے فائر بندی کے مطالبے کو مسترد کر دیا ہے۔ بدھ کے روز اسرائیلی ڈیفنس فورس نے اطلاع دی تھی کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اس کے 10 فوجی ہلاک ہو گئے۔ واضح رہے کہ اکتوبر کے اواخر کے بعد سے ایک دن کے اندر اسرائیل کا یہ سب سے بڑا نقصان ہے۔ تاہم اس موقع پر نیتن یاہو نے ریڈیو پر فوجیوں سے بات چیت میں کہا ہم آخر تک، فتح یاب ہونے تک، حماس کے خاتمے تک کارروائی جاری رکھیں گے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کا کہنا تھا میں یہ بات انتہائی تکلیف کے عالم میں، بلکہ بین الاقوامی دباؤ کا سامنا کرتے ہوئے بھی کہتا ہوں۔ کوئی بھی چیز ہمیں روک نہیں سکے گی۔ اسرائیلی وزیر خارجہ ایلی کوہن نے بھی بدھ کے روز کہا کہ ان کا ملک حماس کے خلاف جنگ بین الاقوامی حمایت کے ساتھ یا اس کے بغیر بھی جاری رکھے گا۔ ان کا کہنا تھا موجودہ مرحلے پر جنگ بندی شدت پسند تنظیم حماس کے لیے ایک تحفہ ہو گا اور اسے واپس لوٹنے کے ساتھ ہی اسرائیلی باشندوں کو دھمکیاں دینے کا موقع مل جائے گا۔ امریکی قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان جمعرات کو اسرائیل پہنچ رہے ہیں، جہاں وہ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اور دیگر اسرائیلی رہنماؤں سے ملاقات کریں گے۔ وائٹ ہاؤس میں قومی سلامتی کے ترجمان جان کربی کے مطابق سلیوان اسرائیلی حکام کے ساتھ انتہائی سنجیدہ اور تعمیری بات چیت کریں گے۔ دو ماہ سے زائد لڑائی کے بعد سلیوان اسرائیلی حکام کے ساتھ جنگ کے اگلے مرحلے پر بات چیت کرنے والے ہیں۔ یہ دورہ امریکی صدر جو بائیڈن کی جانب سے نیتن یاہو کی دائیں بازو کی حکومت پر تنقید کے بعد ہو رہا ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ اسرائیل غزہ پر اندھا دھند بمباری میں مصروف ہے۔ امریکی صدر نے نیتن یاہو کی انتظامیہ پر دو ریاستی حل کی مخالفت کا الزام بھی لگایا تھا۔ رائے عامہ کے ایک جائزے سے معلوم ہوا ہے کہ جنگ کے دوران ہلاکتوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر غم و غصے کے دوران حماس کے لیے فلسطینیوں کی حمایت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خاص طور پر نسبتاً اس پرامن مغربی کنارے کے علاقے میں بھی، جہاں حماس کا کنٹرول نہیں ہے۔ مغربی کنارے کے تقریباً 44 فیصد جواب دہندگان نے فلسطینی ادارے سینٹر فار پالیسی اینڈ سروے ریسرچ کو بتایا ہے کہ وہ حماس کی حمایت کرتے ہیں، جبکہ تین ماہ قبل یہ تعداد صرف 12 فیصد ہی تھی۔ تین ماہ قبل کیے گئے ایک سروے کے مطابق غزہ میں 42 فیصد نے حماس کی حمایت کی تھی جبکہ 38 فیصد اس کے خلاف تھے۔ تازہ سروے میں دونوں علاقوں میں جواب دہندگان کی اکثریت نے کہا کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ حماس تنازعات سے ابھر کر سامنے آئے گی اور غزہ پر اس کا کنٹرول جاری رہے گا۔ حالانکہ غزہ کے رہائشی اس حوالے سے سوال پر بہت منقسم بھی ہیں۔ تاہم ایک چھوٹی اکثریت نے یہ بھی کہا کہ یہ ان کی ترجیح ہوگی۔ دس میں سے ایک سے کم جواب دہندگان نے یہ بات تسلیم کی کہ ان کے خیال میں حماس کے جنگجوؤں نے سات اکتوبر کے حملوں میں شہریوں کو اغوا یا قتل کرنے جیسے جنگی جرائم کا ارتکاب کیا۔ الفتح اور فلسطینی اتھارٹی (پی اے) کے رہنما محمود عباس کی مخالفت میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ تقریباً 90 فیصد افراد نے ان کی کارکردگی کو نامنظور کر دیا۔ عباس اور ان کی انتظامیہ کو اکثر بدعنوانی اور نا اہلی کی وجہ سے گھر میں ہی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ بین الاقوامی برادری کی طرف سے فلسطینی حل کی ایک وکالت اب یہ کی جا رہی ہے کہ جنگ کے خاتمے کے بعد محمود عباس اور پی اے پورے فلسطین کا چارج سنبھال لے تاکہ دو ریاستی حل کا منصوبہ کامیاب ہو سکے۔

مسئلہ فلسطین کا دو ریاستی حل آج بھی مسترد، جنگ کے بعد بھی مسترد: اسرائیل

لندن (ایجنسی)۔ برطانیہ میں اسرائیلی سفیر زپی ہوٹو ویلی نے کھلے اور دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ "ان کا ملک دو ریاستی حل کو غزہ میں جنگ ختم ہونے کے بعد بھی کسی صورت قبول نہیں کرے گا، بلکہ مکمل طور پر مسترد کرتا ہے۔" سکائی نیوز پر ایک انٹرویو کے دوران اسرائیلی سفیر سے پوچھا گیا تھا کہ خطے میں فلسطینی ریاست کے قیام کے بغیر امن کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ جس کے جواب میں سفیر نے بتایا اسرائیل آج یہ جانتا ہے اور پوری دنیا کو بھی یہ جان لینا چاہیے کہ فلسطینی اسرائیل کے ساتھ اپنی ریاست قائم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ جس طرح آج بھی فلسطینی اسرائیلی ریاست کے بغیر اپنا نقشہ اور نعرہ اونچی آواز میں پیش کر رہے ہیں کہ وہ من النہر الی البحر اپنی ریاست چاہتے ہیں۔ یہی ہمارا موقف ہے کوئی فلسطینی ریاست نہیں ہو سکتی ہے۔ اسرائیلی سفیر نے سات اکتوبر کے حماس حملوں کی فلسطینی اتھارٹی کی طرف سے مذمت نہ کیے جانے پر بھی سخت تنقید کی۔ اسرائیلی سفیر نے کہا کیا آپ کو یاد ہے، کبھی کسی ملک نے اپنے دشمن کے لئے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر راہداری بنائی ہو؟ مجھے یاد نہیں کہ برطانیہ نے نازی جرمنی کی دوسری جنگ عظیم میں اس طرح کی کوئی مدد کی تھی۔ مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ امریکہ دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانیوں کی اس انداز میں کوئی مدد کی تھی اور ان کے لیے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کچھ کرنا قبول کیا تھا۔ برطانیہ میں اسرائیلی سفیر ہوٹو ویلی نے امریکی صدر جو بائیڈن کی یہ تجویز بھی مسترد کر دی کہ اسرائیل غزہ میں فلسطینی شہریوں کو بچانے کے لئے بلا امتیاز بمباری نہ کرے۔ بلکہ دیکھ بھال کر کے صرف عسکری اہداف کو نشانہ بنایا جائے۔

امریکی ایوان:

ریپبلکنز ارکان جو بائیڈن کے مواخذے کے حامی

مواخذے سے متعلق جاری تحقیقات کو باضابطہ طور پر منظوری

واشنگٹن (ایجنسی)۔ ریپبلکنز ارکان امریکی صدر جو بائیڈن کے مواخذے کے حامی ہیں، جن کی ایوان نمائندگان میں اکثریت ہے، جبکہ بائیڈن کا تعلق ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے، جن کا کہنا ہے کہ ان پر جھوٹے حملے کیے جا رہے ہیں۔ امریکی ایوان نمائندگان نے بدھ کے روز صدر جو بائیڈن کے خلاف مواخذے سے متعلق جاری تحقیقات کو باضابطہ طور پر منظوری دے دی۔ اس قرارداد کے حق میں 221 ووٹ پڑے جبکہ 212 ارکان نے اس کی مخالفت کی۔ ریپبلکنز نے اس حوالے سے جاری تحقیقات کو باضابطہ شکل دینے کے لیے متفقہ طور پر اس کے حق میں ووٹ کیا جبکہ ڈیموکریٹس نے متحدہ طور پر اس قرارداد کی مخالفت میں ووٹ دیا۔ ریپبلکنز کا بائیڈن کے خلاف الزام ہے کہ وہ اپنے بیٹے ہنٹر بائیڈن کے متنازعہ غیر ملکی کاروباری معاملات میں ملوث ہیں۔ تاہم صدر نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ مواخذے کی انکوائری کی اجازت دینے کے لیے ووٹنگ، مواخذے کے لیے ووٹنگ، سے بالکل مختلف ہے۔ البتہ اس سے اس امکان میں اضافہ ضرور ہو جاتا ہے کہ ایوان بالآخر صدر بائیڈن کے مواخذے کی کوشش کر سکتا ہے۔ کانگریس کے سابق ریپبلکن اسپیکر کیون میکارتھی نے پہلے ہی 12 ستمبر کو بائیڈن کے خلاف رسمی مواخذے کی تحقیقات کا حکم دیا تھا۔ اس وقت وائٹ ہاؤس نے تحقیقات کو بے بنیاد اور سیاسی محرک قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا تھا۔ کانگریس کے اس ووٹ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے صدر جو بائیڈن نے کہا کہ ایوان میں موجود ریپبلکن، مجھ پر جھوٹے حملے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں بائیڈن نے انکوائری کو بے بنیاد سیاسی شعبدہ بازی قرار دیا۔ اس حوالے سے ابھی تک تحقیقات میں کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا ہے کہ بائیڈن نے اپنے موجودہ عہدے کے دوران یا نائب صدر کے طور پر اپنے سابقہ دفتر میں بدعنوانی یا کسی بھی طرح کی رشوت کی لین دین میں ملوث رہے ہوں۔ تاہم ریپبلکن اس کے باوجود ان کے خلاف تفتیش جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ ریپبلکن اسپیکر مائیک جانسن اور ان کی ٹیم نے ووٹنگ کے بعد ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ ہم اس ذمہ داری کو ہلکے میں نہیں لیتے اور تحقیقات کے نتائج آنے سے پہلے اس پر کوئی فیصلہ بھی نہیں کریں گے۔ تاہم ثبوت سے متعلق ریکارڈ کو نظر انداز کرنا بھی ناممکن ہے۔ ڈیموکریٹس نے بدھ کے روز قرارداد کی مخالفت میں متحد ہو کر آواز اٹھائی اور اسے سیاسی مخالفین کی جانب سے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خلاف دو مواخذوں کے بدلے میں ایک انتقامی مذاق قرار دیا۔ ڈیموکریٹ رکن جم میک گورن نے ایوان میں بحث کے دوران کہا کہ یہ سارا معاملہ ایک انتہائی قسم کا سیاسی اسٹنٹ ہے۔ اس کی نہ تو کوئی ساکھ، کوئی جواز اور نہ ہی کوئی صداقت ہے۔ یہ ایک سائیڈ شو ہے۔ ریپبلکن کی مواخذے کے ذریعے بائیڈن کو عہدے سے ہٹانے کی کوشش تقریباً یقینی طور پر ناکام ہو جائے گی۔ اگر ایوان نمائندگان صدر کے مواخذے کے لیے ووٹ دے بھی دے، تو بھی سینیٹ کو دو تہائی ووٹوں سے انہیں الزامات کے تحت مجرم قرار دینا پڑے گا، جو تقریباً ناممکن ہے۔

اسرائیلی فوج کا اسکول میں پناہ گزین شیر خوار بچوں اور عورتوں کے قتل عام کا انکشاف

غزہ، 14 دسمبر (یو این آئی) شمالی غزہ میں اسرائیلی فوج کی جانب سے اسکول میں گھس کر وہاں پناہ لیے ہوئے شیر خوار بچوں اور عورتوں سمیت بے گناہ فلسطینیوں کے قتل عام کا انکشاف ہوا ہے۔ الجزیرہ ٹی وی کی رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج نے شمالی غزہ کے اسکول شادیہ ابو غزالہ میں گھس کر وہاں پناہ لینے والے فلسطینی مردوں کو چن چن کر پکڑا اور الگ کمروں میں لے جا کر فائرنگ کر کے مار ڈالا۔ عینی شاہدین کے مطابق اسرائیلی فوج نے اسکول کے کمروں میں داخل ہو کر وہاں موجود خواتین اور چھوٹے بچوں پر بھی فائرنگ کی، شیر خوار بچوں کو بھی فائرنگ کر کے قتل کیا۔

ستر لاکھ فلسطینی پناہ گزیں ہیں: امیر عبداللہیان

غزہ اور غرب اردن میں فلسطینیوں کی دربدری کا بحران شروع ہونے جارہا ہے

تہران (ایجنسی)۔ وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے بدھ کی شام جنیوا میں عالمی ادارہ پناہ گزینان کی عالمی اسمبلی کے دوسرے اجلاس سے خطاب میں کہا ہے کہ کوئی بھی زندہ ضمیر انسان غزہ اور پورے فلسطین کے المیے پر لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ انھوں نے کہا کہ ستر لاکھ فلسطینی پناہ گزیں ہیں اور صیہونی حکومت دسیوں لاکھ فلسطینیوں کو دربدر کرنے کی نئی لہر شروع کرنے جارہی ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ نے خبردار کیا کہ غزہ اور غرب اردن میں فلسطینی عوام کے در بدر ہونے کا ایک بحران وجود میں آرہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارا فریضہ ہے کہ غزہ اور غرب اردن کے عوام تک خوراک، دواؤں اور ایندھن پہنچانے کے لئے رفح پاس فوری طور پر کھلوانے کے لئے ضروری اقدام کریں۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا کہ ایران دنیا میں سب سے زیادہ پناہ گزینوں کی میزبانی کرنے والے ملک کی حیثیت سے اس اجلاس میں پناہ گزینوں کی میزبانی میں عالمی ادارہ پناہ گزینان کے تعاون کا مطالبہ کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہائی کمشنر برائے پناہ گزینان اور بین الاقوامی برادری کو چاہئے کہ پناہ گزینوں کی ان کے وطن واپسی کے سلسلے میں کوششیں تیز کریں۔

سعودی شہزادے کا انتقال، دنیا بھر سے تعزیتی پیغامات

ریاض، 14 دسمبر (یو این آئی) سعودی شہزادہ بندر بن محمد بن سعود آل سعود الہلال فٹبال کلب کے سابق صدر فانی دنیا کو خیر باد کہہ گئے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ایوان شاہی کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ شہزادہ بندر بن محمد بن سعود آل سعود کا آج انتقال ہوگیا ہے۔ بحرینی شاہ کی جانب سے بھی سعودی شہزادہ بندر بن محمد بن سعود آل سعود کے انتقال پر سعودی شاہی خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے۔ شہزادہ بندر بن محمد نے 1996 سے 2000 تک الہلال فٹبال کلب کے صدر کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ کل بعد نماز ظہر امام ترکی بن عبداللہ مسجد ریاض میں ادا کی جائیگی۔ واضح رہے کہ چند دنوں قبل سعودی شہزادہ خالد بن محمد بن عبداللہ آل عبدالرحمان آل سعود بھی انتقال کر گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق مرحوم کی نماز جنازہ اتوار 17 ستمبر کو بعد نماز عصر ریاض کی امام ترکی بن عبداللہ جامع مسجد میں ادا کی گئی تھی۔

غزہ میں الشجاعیہ کے مقام پر اسرائیلی فوج کو لگنیوالی 'کاری ضرب' کی تفصیلات

تل ابیب 14 دسمبر (ایجنسی) غزہ کی پٹی میں ماہ سے جاری اسرائیلی جنگ کے دوران فلسطینی مزاحمت کاروں کی طرف سے سات اکتوبر کے بعد اسرائیلی فوج کو ایک دن میں دوسرا بڑا جانی نقصان پہنچایا ہے۔ اسرائیلی عسکری، سیاسی اور عوامی حلقوں میں اس حملے پر بحث جاری ہے جس میں ایک درجن کے قریب اسرائیلی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے تھے۔ ایک اسرائیلی اخبار نے بتایا ہے کہ کس طرح اسرائیلی فوج میں گولانی بریگیڈ کو تکلیف دہ دھچکے کا نشانہ بنایا گیا جب وہ منگل کے روز غزہ کی پٹی کے مشرق میں واقع الشجاعیہ محلے میں "القسام" بریگیڈ کی گوریلا کارروائی کا شکار ہوا۔ ابتدائی طور پر اس حملے میں نو اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کیا گیا جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ یہ جھڑپ اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ اخباری نے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گولانی بریگیڈ کے کمانڈر کرنل یائر بلے نے اس واقعے کے بعد اپنے سپاہیوں سے خطاب کیا اور کہا کہ حملہ تکلیف دہ تھا۔ ہم نے اچھے دوستوں، جنگجوؤں اور لیڈروں کو کھو دیا"۔ دریں اثنا اسرائیلی چیف آف اسٹاف ہرزی ہلیوی نے گھات لگا کر حملہ کو اسرائیلی فوجیوں کو جال میں پھنسانے کی کارروائی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک مشکل اور خطرناک" آپریشن تھا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اس واقعے کو مشکل اور ظالمانہ قرار دیتے ہوئے اس کا سخت جواب دینے کا عہد کیا۔ گولانی فوجیوں پر منگل کو 4:30 پر گھات لگا کر کیے گئے حملے کے بارے میں عبرانی اخبار 'یدیعوت احرونوت' کی رپورٹ کا خلاصہ جاری کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس حملے کا آغاز "669 ٹیکٹیکل ریسکیو یونٹ" کے ایک گروپ کے ایک صحن میں 3 ملحقہ عمارتوں کے کمپلیکس میں داخل ہونے سے ہوا۔ ایک عمارت کے اندر تھے جب ان کے پاس ایک اینٹی پرسنل بم دھماکہ ہوا۔ ساتھ ہی اس کے سپاہیوں پر ایم-16 رائفلوں اور دستی بموں سے حماس کے جنگجوؤں کی طرف سے حملہ کیا گیا، اس کے چار ارکان براہ راست زخمی ہوئے، اور ایک افسر سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ زخمیوں کو نکالنے کے آپریشن کے دوران حماس کے جنگجو نے دوبارہ فائرنگ اور دھماکہ خیز مواد پھینکا۔ ریسکیو فورس کو پہلے گروپ کے فوجیوں کے مارے جانے کی اطلاع ملی۔ فوج کی 13 ویں بٹالین کے کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل تومر گرین برگ کی قیادت میں ایک فورس نے حملہ کیا۔

وی ایف ایس گلوبل کو نیپال سمیت 142 ممالک میں یو کے گورنمنٹ ویزا اور پاسپورٹ خدمات فراہم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا

واشنگٹن۔ وی ایف ایس گلوبل بیرون ملک مقیم تمام (UK) یو کے ویزا اور سٹیزن شپ ایپلیکیشن سینٹرز کے لیے سروس فراہم کنندہ بن گیا ہے۔ جو 142 ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ ہر سال 8.3 (تین آشاریہ آٹھ) ملین درخواست دہندگان کو خدمات فراہم کرنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، وی ایف ایس گلوبل VFS Global اب 2024 کے دوران 84 نئے ممالک میں UK یو۔ کے درخواست کے مراکز کھول رہا ہے۔ نئے معاہدے کے تحت گاہکوں کو بہترین خدمات فراہم کرنے کے تجربہ، رسائی اور سیکورٹی کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی میں اہم سرمایہ کاری بھی کی جائے گی۔ UK یو کے کا معاہدہ 2023 کے دوران VFS Global (وی ایف ایس گلوبل) کی طرف سے حاصل کیا گیا چھٹا عالمی معاہدہ ہے۔ VFS Global (وی ایف ایس گلوبل)، جو کہ 2003 سے یو کے حکومت کے لیے ایک قابل اعتماد پارٹنر رہا ہے، نے اوورسیز یو کے ویزا اور سٹیزن شپ سروسز کے لیے عالمی معاہدہ حاصل کر لیا ہے۔ یہ فتح یابی دنیا کے معروف ویزا، پاسپورٹ اور شہری خدمات فراہم کرنے والے وی ایف ایس گلوبل کے لیے فتوحات کی ایک طویل قطار میں تازہ ترین اور خوشگوار اضافہ ہے۔ 2024 سن دو ہزار چوبیس کے دوران VFS Global (وی ایف ایس گلوبل) افریقہ اور مشرق وسطیٰ، امریکہ، آسٹریلیا اور یورپ، چین اور تائیوان، ایشیا اور ایشیا پیسفک علاقوں کے 142 ممالک میں برطانیہ کے لیے 240 ویزا اور سٹیزن شپ ایپلیکیشن سروس (VCAS) سینٹرز متعین کرے گا۔ یہ مراکز تمام زمروں کی ویزا درخواستوں کے ساتھ ساتھ برطانیہ کے پاسپورٹ کی درخواستیں بھی کچھ مقامات پر قبول کریں گے۔ ایک اندازے کے مطابق یہ نئے مراکز مجموعی طور پر ہر سال 8.3 ملین درخواست دہندگان کو ضروری خدمات و سہولیات فراہم کریں گے۔ اس کے علاوہ VFS Global (وی ایف ایس گلوبل) صارفین کے سفر کو بہتر بنانے اور رسائی کو بڑھانے کے لیے بھی ضروری سرمایہ کاری کرے گا۔ بشمول نئی کسٹمر ویب سائٹس کے ذریعے، اور ذاتی طور پر حاصل شدہ تازہ ترین تجربات کے ذریعے۔ (وی ایف ایس گلوبل) VFS Global مضبوط شناختی جانچ کو برقرار رکھنے اور ویزا اور پاسپورٹ کی درخواست کے عمل کی سالمیت کو یقینی بنانے کے لیے اپنی جدید ترین ٹیکنالوجیز کا استعمال کرے گا۔ توقع ہے کہ نیا معاہدہ برطانیہ کی حکومت کو بچت فراہم کرنے میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔ وی ایف ایس گلوبل کے بانی اور سی ای او زوبن کرکریا نے کہا، ہمیں اس معاہدہ کی حصولیابی اور ہوم آفس کے ساتھ اپنی شراکت داری کو بڑھانے پر اس لئے خوشی ہے کہ ہم بیرون ملک مقیم برطانیہ کے تمام ویزا صارفین کے لیے ان کو بہترین خدمات فراہم کرنے کا ذریعہ و وسیلہ بن سکے۔ ہم نئے مقامات پر کام شروع کرنے، اور صارفین کو بغیر کسی رکاوٹ کے، سادہ اور محفوظ ویزا اور پاسپورٹ درخواست کا تجربہ فراہم کرنے پر مشتمل پیش رفت کے لئے پر عزم ہیں۔ یہ فتح ہماری تمام گاہک حکومتوں کو بہترین اور اعلی درجے کی خدمات فراہم کرنے کی نتیجہ خیز کوششوں کا ثبوت ہے۔ یو کے UK دنیا بھر سے آنے والے مسافروں کے لیے ایک مقبول و پسندیدہ مقام ہے جس میں ہندوستان، چین، نائیجیریا اور ترکی سرفہرست ہیں و یک مراکز کے علاوہ، (وی ایف ایس گلوبل) VFS Global کی جانب سے اپنے اضافی اداشدہ درخواست مراکز کے نیٹ ورک کو وسعت دی جائے گی، جو مقبول ہوٹلوں اور ریزورٹس کے ساتھ شراکت کے ذریعے صارفین کے لیے ویزا اور خواست کے عمل کو گھر کے قریب لائے گا۔

غزہ میں اسرائیلی درندگی جاری، شہداء کی تعداد 18 ہزار 682 تک پہنچ گئی

غزہ 14 دسمبر (یو این آئی) غزہ میں اسرائیلی فوج کی جانب سے جارحیت کا سلسلہ جاری ہے، گزشتہ 24 گھنٹوں میں اسرائیلی فوج نے 2 صحافیوں سمیت مزید 200 سے زائد فلسطینیوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج کی درندگی کے باعث شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 18 ہزار 682 سے بڑھ چکی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 50 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں 7 ہزار 729 سے زائد بچے اور 5 ہزار 153 زائد خواتین شہید ہو چکی ہیں، جبکہ زخمیوں میں 8 ہزار 663 سے زائد بچے اور 6 ہزار 327 سے زائد خواتین شامل ہیں اور 7 ہزار 780 سے زائد افراد کا کچھ پتہ نہیں۔ خان یونس میں اسرائیلی فوج کو حماس کی جانب سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، فلسطینی مزاحمت کاروں اور اسرائیلی فوج کی سڑکوں پر دوبدو لڑائی کے دوران متعدد اسرائیلی ٹینکوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ گزشتہ رات سے اب تک حماس کے جنگجوؤں سے جھڑپوں کے دوران 10 سے زیادہ اسرائیلی فوجی واصل جہنم ہو چکے ہیں۔ حماس کی جانب سے اسرائیلی شہر اشدود میں غزہ سے میزائل حملہ کیا گیا جس میں ایک اسرائیلی شاپنگ سینٹر کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات سامنے آ رہی ہیں۔ غزہ میں زمینی آپریشن میں ہلاک ہونے والے اسرائیلی فوجیوں کی تعداد 115 تک پہنچ چکی ہے۔ دوسری جانب یورپی یونین کی سربراہ نے انتہا پسند اسرائیلی آبادکاروں پر پابندیوں کی حمایت کر دی۔ یورپی یونین کی چیف ارسلا وان ڈر نے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینیوں پر حملوں کے ذمہ دار "انتہا پسند" اسرائیلی آبادکاروں کے خلاف اقدامات کی حمایت کی ہے۔ یورپی کمیشن کی صدر نے یورپی یونین کے قانون سازوں کو بتایا کہ میں مغربی کنارے میں حملوں میں ملوث افراد کو سزا دینے کے حق میں ہوں ان کا احتساب ہونا چاہیے اس تشدد کا حماس کے خلاف لڑائی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اسے روکنا چاہیے۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ جوزپ بوریل نے پیر کے روز کہا تھا کہ بلاک "مغربی کنارے میں انتہا پسند آبادکاروں کے تشدد سے گھبرا گیا ہے اور اسرائیلی حکومت کے یروشلم میں مزید 7001 ہاؤسنگ یونٹس کی منظوری کے فیصلے کی مذمت کرتا ہے جو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے۔

سعودی عرب میں 10 لاکھ نئی ملازمتیں

ریاض، 14 دسمبر (یو این آئی) سعودی وزیر سیاحت احمد الخطیب نے خوشخبری سناتے ہوئے کہا ہے کہ ریاض میں ایکسپو 2030 کی میزبانی کے دوران سعودی عرب روزگار کے بھرپور مواقع فراہم کرے گا۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سعودی وزیر سیاحت احمد الخطیب کا لیبر مارکیٹ کی بین الاقوامی کانفرنس کے موقع پر ایک مباحثے میں حصہ لیتے ہوئے کہنا تھا کہ 'سعودی عرب ایکسپو 2030 کے موقع پر ایک ہزار ہوٹل کمرے مہیا کرے گا'۔ ان کا کہنا تھا کہ سعودی عرب 2019 میں سیاحت کی قومی حکمت عملی متعارف کرا چکا ہے، اس کے تحت سیاحت سے قومی پیداوار میں تین سے دس فیصد تک اضافہ ہوگا۔ 2030 تک دس لاکھ اضافی اسامیاں پیدا کرنا ہوں گی۔ احمد الخطیب کا کہنا تھا کہ عالمی آبادی 2030 تک 8.5 ارب تک پہنچ جائے گی، بیشتر خدمات کو ڈیجیٹل کر رہے ہیں، ان میں لیبر مارکیٹ شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'سیاحت کا شعبہ بین الاقوامی لیبر مارکیٹ کا دس فیصد ہے۔ اس مارکیٹ سے 2019 میں 330 ملین افراد کو روزگار مل رہا تھا۔ ہوٹلوں اور فضائی کمپنیوں پر کورونا وبا کے دوران سب سے زیادہ برا اثر پڑا، جس کے باعث 60 ملین افراد بیروزگار ہوئے، اب اقوام متحدہ کے ماتحت عالمی ادارے سیاحت اور سیاحتی کونسل کے مطابق کورونا سے پہلے کا دور پلٹ آیا ہے جو اچھی بات ہے۔ سعودی عرب میں کرایہ داروں کے لیے نئی آسان سہولت متعارف کرادی گئی سعودی وزیر سیاحت احمد الخطیب کا مزید کہنا تھا کہ سیاحت کا عالمی شعبہ لیبر مارکیٹ کے دس فیصد افراد کو ملازمت دے رہا ہے۔

وینزویلا ہائی وے پر خوفناک تصادم، 16 افراد ہلاک

کراکس 14 دسمبر (یو این آئی) جنوبی امریکی ملک وینزویلا کے ہائی وے پر گاڑیوں کے درمیان خطرناک تصادم کے نتیجے میں 16 افراد لقمہ اجل بن گئے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق یہ واقعہ وینزویلا کے گران ماریسکل ڈی آیا کوچو ہائی وے پر پیش آیا۔ انتظامیہ کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ ہائی وے پر پہلے سے پیش آئے حادثے کی وجہ سے گاڑیاں سڑک پر ٹھہری ہوئی تھیں اور ہائی وے کے کلیئر ہونے کا انتظار کر رہی تھیں کہ اچانک تیز رفتار ٹرک انتظار کرتی گاڑیوں پر چڑھ دوڑا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حادثے کے نتیجے میں 17 گاڑیوں کو نقصان پہنچا اور دیکھتے ہی دیکھتے گاڑیوں میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ چیف فائر آفیسر جوآن گونزالیز کا کہنا ہے کہ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی گاڑیوں نے موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے اور ریسکیو کے عمل میں حصہ لیا اور آگ پر قابو پایا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ حادثے کے نتیجے میں 16 افراد ہلاک اور 6 افراد زخمی ہوئے ہیں زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔

انگلینڈ میں کورونا کی وبا کے بعد سگریٹ نوشی میں کمی رک گئی: تحقیق

برطانیہ 14 دسمبر (یو این آئی) انگلینڈ میں کورونا کی وبا کے بعد سگریٹ نوشی میں وبائیوں سے جاری کمی تقریباً رک گئی ہے۔ بی بی سی نے یہ اطلاع ایک تحقیق کے حوالے سے دی ہے۔ تحقیق کے مطابق وبائی مرض سے پہلے کے برسوں میں کمی کی شرح 5.2 فیصد سے کم ہو کر اپریل 2020 اور اگست 2022 کے درمیان صرف 0.3 فیصد رہ گئی۔ سرکردہ محقق نے کہا کہ اس بات کا خدشہ ہے کہ زیادہ نوجوان سگریٹ نوشی کرنے لگے ہیں اور اس کے لیے فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت نے کہا کہ وہ انگلینڈ کو سگریٹ نوشی سے پاک بنانے کے لیے ٹھوس کارروائی کر رہی ہے جس میں قانونی عمر میں اضافہ بھی شامل ہے۔ محققین نے 101,960 بالغوں کے ساتھ کیے گئے ایک سروے کی بنیاد پر اندازہ لگایا کہ جون 2017 میں 16.2% لوگ سگریٹ نوشی کرتے تھے، جو مارچ 2020 میں وبائی امراض کے آغاز تک کم ہو کر 15.1% رہ گئی تھی، لیکن اگست 2022 میں صرف 15% رہ گئی۔ تب سے کمی کی سست رفتار مسلسل جاری ہے۔ دفتر برائے قومی شماریات کا ڈیٹا 2000 اور 2020 کے درمیان تمباکو نوشی میں سال بہ سال کمی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ وبائی امراض کے دوران ہار ماننے والوں کی تعداد میں 120 فیصد اضافہ ہوا ہے اور چھوڑنے کی کوشش کرنے والوں کی تعداد میں 40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ لیکن سگریٹ نوشی کی عادت اختیار کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا، جن میں 18 سے 24 سال کی عمر کے افراد بھی شامل ہیں۔ 2019 میں حکومت نے 2030 تک انگلینڈ کو اسموک فری بنانے کا ہدف مقرر کیا تھا۔

'ریاستی حکومت نے صفائی کے معیار میں ایک اور قدم اٹھایا'

ریاست کے شہر جلد ہی عالمی سہولیات سے آراستہ ہوں گے: اے کے شرما

لکھنؤ: 14 دسمبر۔لکھنؤ: 14 دسمبر۔صاف ستھرا ہندوستان بنانے کے لئے عزت مآب وزیر اعظم کے عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ریاستی حکومت نے صفائی میں ایک قدم آگے بڑھایا ہے اور شہری اداروں میں صاف ستھرے ماحول کو فروغ دینے والی کمیٹیوں کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ شہری اداروں میں صفائی ستھرائی، صفائی اور ترقیاتی کاموں کی نگرانی کے لیے کلین انوائرمنٹ پروموشن کمیٹیوں کو فعال کر دیا گیا ہے۔ اب شہروں کے ترقیاتی کاموں، نالوں، نالوں اور سڑکوں کی تعمیر میں بھی ان کمیٹیوں کی سفارشات پر غور کیا جائے گا۔ شہری ادارے ریاست کی جی ڈی پی میں 65 سے 70 فیصد حصہ ڈالتے ہیں۔ بلدیاتی ادارے ریاست کی معیشت کے مقناطیس ہیں، ان کی عالمی انتظامیہ کو صفائی اور حفظان صحت کے لیے معیاری طریقے سے کام کرنا ہوگا۔

ریاستی شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما نے اربن باڈیز ڈائریکٹوریٹ میں منعقدہ "سوچھتا جن جاگرتی دیوس" پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی اور شہروں کی صفائی، حفظان صحت اور ترقیاتی کاموں کی نگرانی کے لیے کلین انوائرمنٹ پروموشن کمیٹی کو فعال کیا۔ اور کہا کہ شہری اداروں کے وارڈز میں آپ کا کردار بہت اہم ہے۔ سوچھ بھارت ابھیان کو زمین پر لے جانے کے لیے صاف ستھرے ماحولیات کو فروغ دینے والی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔

شہری ترقی کے وزیر شری شرما نے کہا کہ عزت مآب۔ وزیر خزانہ سریش کھنہ جی سال 2017 میں شہری ترقی کے وزیر تھے۔ انہوں نے صاف ماحول کے فروغ کی کمیٹیاں بنائی تھیں۔ اس وقت یہ کام بہت دور رس سوچ کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ سرکاری اسکیموں کو کامیاب بنانے کے لیے عوامی تعاون سے ہی یہ عوامی تحریک کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ وزیر اعظم نے صفائی کو عوامی تحریک بنا کر اس کی شروعات کی تھی۔ آج ہر عمر کے لوگ صفائی کے بارے میں شعور رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ریاست صاف ستھری ہونی چاہیے، ہمارا ماحول صاف ہونا چاہیے۔ جب تک ہم سب اپنے علاقوں کے ہر فرد اور ادارے کو اس کام سے نہیں جوڑیں گے، ہماری ریاست صاف ستھری نہیں ہوگی۔

وزیر شری شرما نے کہا کہ کونسلر وارڈ میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی بھی وارڈ میں اگر کوئی پراجیکٹ بنانا ہے، اگر کسی ڈرین کی تجویز منظور کرنی ہے تو اس کے لیے صفائی کمیٹی کی سفارشات بھی ضروری ہیں۔ بغیر سفارش کے وارڈ کے لیے کوئی تجویز پیش نہ کی جائے۔ وزیر شری شرما نے آڈیٹوریم میں موجود عہدیداروں سے بھی کہا کہ وہ اس سلسلے میں سرکاری حکم جاری کریں۔

سوچھ مندیش مہم کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس مہم کے تحت 11962 کونسلروں/ کونسلروں نے ڈیجیٹل میڈیم کے ذریعے اپنے وارڈ کی گندگی، افراتفری اور سہولیات کے بارے میں جانکاری دی تھی۔ یہ رپورٹ بہت اہم ہے، ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔ وزیر اعظم، محترم چیف منسٹر کے سامنے پیش کریں گے اور دیگر ریاستوں کو بھی بھیجیں گے۔ انہوں نے کہا کہ تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے علاقے کی صفائی کے لیے کردار ادا کریں اور اس کی خوبصورتی کے لیے بھی کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ پلاسٹک ہمارے معاشرے کے لیے ایک لعنت ہے۔ یہ ماحولیات کے ساتھ ساتھ انسانوں، حیوانوں، پرندوں اور مخلوقات کی زندگی کے لیے بھی نقصان دہ ہے اور شہری علاقوں کے نالوں کا گلا گھونٹ کر پانی بھرنے اور گندگی کے مسائل بھی پیدا کرتا ہے۔ اس کے لیے بڑے پیمانے پر مہم چلا کر پلاسٹک پر مکمل پابندی لگائی جائے، تاکہ ماحول صاف ستھرا رہے اور عام لوگوں کو خطرناک بیماریوں سے بچایا جاسکے۔

وزیر موصوف نے پارکوں، چوکوں اور جھیلوں کی خوبصورتی کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ شہروں کے چہرے ہیں، ان کی خوبصورتی اور بہتر انتظام سے ریاست کی شبیہ میں تبدیلی آئے گی۔ ایسے مقامات کی باقاعدہ دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ بیوٹیفکیشن کا کام بھی بھرپور شرکت سے کیا جائے۔ اسٹریٹ وینڈرز کے لیے فلائی اوور اور پلوں کے نیچے وینڈنگ زون بنائے جاسکتے ہیں، تاکہ ان کا کام آسانی سے جاری رہے۔ گائے کی پناہ گاہوں کے انتظامات کو بہتر بنانے کی کوشش کی جانی چاہیے۔ لاشوں میں پناہ گاہیں بنائی جائیں تاکہ لوگ سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے کہ شہری علاقوں میں رہنے والے غریب، نادار لوگوں کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ ملے۔ انہوں نے کلین انوائرمنٹ پروموشن کمیٹی کے لوگو کی نقاب کشائی کی۔ صفائی کا پیغام دینے والی وین کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا اور صفائی کا پیغام دینے کے لیے درختوں کے رنگ کے غبارے بھی آسمان پر چھوڑے گئے۔

انہوں نے پروگرام میں ڈویژنل سطح پر کام کرنے والے ڈویژنل منیجرز میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ 09 خواتین ساریکا سنگھ، اسنیہا ساہو، اوم وتی دیوی، انجو، نینا کماری، سمن، شوبھا تیاگی، بی کے ماتھر کو صفائی کے میدان میں ان کے قابل ستائش کام کے لیے سوچھتا لیڈر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ سوچھ بھارت مشن اربن کی طرف سے تیار کردہ کلین مینڈیٹ کو جاری کیا اور بہترین تجاویز دینے پر 05 کونسلروں کو حوالہ جات سے بھی نوازا۔

ڈائریکٹر اربن باڈیز نتن بنسل نے کہا کہ کلین انوائرمنٹ پروموشن کمیٹیوں کے کام سے شہروں کی صفائی اور انتظام میں بہتری آئے گی۔ ان کمیٹیوں میں ایک لاکھ 11 ہزار ممبران ہیں جو اپنے علاقوں کی صفائی اور خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے لیے عام لوگوں میں آگاہی بھی پیدا کریں گے۔

ریاستی وزیر برائے شہری ترقیات راکیش راٹھور گرو، پرنسپل سکریٹری امرت ابھیجت، ایڈیشنل ڈائریکٹر مسز ریتو سہاس اور 100 سے زیادہ کونسلروں کے ساتھ صفائی کمیٹیوں کے 500 سے زیادہ عہدیداروں نے پروگرام میں حصہ لیا اور 12 ہزار سے زیادہ کونسلرس نے عملی طور پر شمولیت اختیار کی۔

مجالس میں سیرت فاطمہ زہراؑ و تعلیمات ثانیٔ زہرا پر عمل پیرا ہونے کی علما نے کی تلقین

روضہ زینبیہ میں ثانی زہرا کمیٹی کے تحت روح پرور اجتماع کا آغاز

لکھنؤ (پریس ریلیز) تکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضہ زینبیہ کی ثانی زہرا کمیٹی کے زیر اہتمام سالانہ پروگرام بعنوان 'روح پرور اجتماع' کا آغاز 14 دسمبر سے شروع ہوگیا جو 20 دسمبر تک جاری رہے گا۔ کمیٹی کے میڈیا انچارج سید آفتاب رضوی نے پریس ریلیز جاری کرتے ہوئے بتایا کہ کمیٹی کے زیر اہتمام شہزادیٔ کونین، دلبند مصطفےٰ، زوجہ علی مرتضیٰ، مادر حسنین جناب فاطمہ زہرا اور فاتح کوفہ وشام ہمشیر حسن وحسین ثانیٔ زہرا جناب زینب کبریٰ کی المناک شہادت کے سلسلہ میں 45 ویں روح پرور اجتماع 14 دسمبر سے شروع ہوگیا جو 20 دسمبر تک جاری رہے گا۔ انہوں نے بتایا کہ تکیت رائے تالاب واقع روضہ زینبیہ کے مولانا طاہر جرولی ہال میں صبح 11 بجے سے 8 بجے تک روزانہ پانچ مجالس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں 14 دسمبر کو پہلی مجلس 11 بجے ہوئی جبکہ دن کی آخری مجلس رات 8 بجے ہوئی مجلس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہوا جس کے بعد احمد کربلائی، حسن فراز، کوثر دبیری، طاہر کانپوری اور اختر اعظمی نے پیش خوانی کے فرائض انجام اور مولانا محمد عسکری، مولانا سید محمد حسنین باقری جوراسی، مولانا سید ضیغم حیدر، مولانا سید عابس کاظم جرولی اور دن کی آخری مجلس کو مولانا قمر عباس خاں نے بالترتیب خطاب کیا۔ علما نے جناب فاطمہ زہرا اور جناب زینب کبریٰ کی زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے تلقین کی کہ اگر ہم تعلیمات شہزادیٔ کونین اور سیرت جناب زینب کبریٰ پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارے معاشرے پھیلی تمام برائیوں کا خاتمہ ازخود ہو جائے گا۔ علما نے کہا کہ آج ہماری زندگی میں درپیش مسائل کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم تعلیمات معصومین کو نظر انداز کرتے جارہے ہیں۔ علما نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ جناب فاطمہ زہرا کی المناک شہادت کے واقعہ کو عام کیا جائے تاکہ لوگ حق و باطل کو پہچان سکیں۔ علما نے جب مصائب شہزادی کونین بیان کئے تو وہاں موجود بھی عزادار اشکبار ہو گئے اور پانے وقت کے امام کی خدمت میں ان کی جد ماجدہ کی المناک شہادت کا پرسہ پیش کیا۔

مسٹر آفتاب رضوی مزید بتایا کہ 17 دسمبر کو یوم شہادت جناب فاطمہ زہرا کے موقع پر شب میں ساڑھے آٹھ بجے مستورات کی مجلس ہوگی جس کے بعد خواتین معصومہ عالم شہزادی کونین دلبند مصطفےٰ کا شبیہ تابوت برآمد کریں گی جو روضہ احاطہ میں گشت کرے گا۔ اسی کے ساتھ 6 جمادی الثانی مطابق 20 دسمبر فاتح کوفہ و شام جناب زینب کبریٰ کی شہادت کے موقع پر 2 بجے دن سے خواتین کا پروگرام شروع ہوگا اور شب 7 بجے الوداعی مجلس ہوگی جسے خواہر قدسیہ زیدی خطاب کریں گے بعد مجلس ثانیٔ زہرا جناب زینب کبریٰ کے شبیہ تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔

مسٹر آفتاب رضوی نے اس پروگرام کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام مولانا طاہر جرولی کی حیات میں سید علی رضا مرحوم کی نگرانی میں قائم کیا گیا تھا اور اس وقت مذکورہ تاریخوں میں روزانہ 10 مجالس ہوتی تھیں لیکن کورونا کے بعد سے حالات حاضرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب روزانہ پانچ مجالس منعقد کی جارہی ہیں اور ملک شام میں جب سے 15 رجب کو ثانی زہرا کا غم منایا جانے لگا ہے اس کے بعد یہاں بھی 15 و 16 رجب کو کمیٹی کے زیر اہتمام مجالس کا پروگرام منعقد کیا جاتا ہے۔

مسٹر رضوی نے بتایا کہ 15 دسمبر کو مولانا سید محمد دانش زیدی، مولانا آغا اعجاز مہدی خاں نجفی، مولانا آغا مہدی نجفی، مولانا سید غلام حسین صدف جونپوری، مولانا سید شبر حسین رضوی مجالس کو خطاب کریں گے اور سید ابرار حسین، اختر اعظمی، حسن عابد، فرقان لکھنوی، ظفر فیض آبادی پیش خوانی کریں گے۔ 16 دسمبر بروز ہفتہ کو مولانا سید محمد ثقلین عابدی، مولانا ظہیر عباس، مولانا سید امیر حسن عابدی، مولانا مرزا عمران حیدر اور مولانا سید فیروز حسین رضوی مجالس کو خطاب کریں گے۔

لکھنؤ عظیم فوجی پریڈ کے لیے تیار ہے

لکھنؤ۔15 جنوری کو لکھنؤ پہلی بار ایک عظیم آرمی ڈے پریڈ کی میزبانی کرے گا۔ ہندوستانی فوج کی سنٹرل کمانڈ، جسے سوریا کمانڈ بھی کہا جاتا ہے، 15 جنوری 2024 کو 11 گورکھا رائفلز رجمنٹل سنٹر لکھنؤ چھاؤنی میں 76 ویں آرمی ڈے پریڈ کا انعقاد کرے گی۔ آزادی کے بعد یہ دوسرا موقع ہے کہ دہلی کے باہر آرمی ڈے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ ہندوستانی فوج کی رجمنٹوں کے ہمارے بہادر سپاہیوں کے مارچ کرنے والے دستے جن میں گڑھوال رائفلز، جاٹ رجمنٹ، بنگال انجینئرز، سکھ لائٹ انفنٹری، آرمی ایئر ڈیفنس اور پیرا ٹروپرز کے ساتھ دیگر دستے بھی پریڈ میں حصہ لیں گے۔ پریڈ کے دوران ہندوستانی فوج کے گیلنٹری ایوارڈ جیتنے والوں کو بھی اعزاز سے نوازا جائے گا۔ آرمی ڈے کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر، سوریا اسپورٹس کمپلیکس، لکھنؤ چھاؤنی میں ایک فوجی ڈسپلے "شوریہ سندھیا" کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ لکھنؤ کے لوگوں کو ہندوستانی فوج کے سازوسامان اور جنگی مشقوں کا پہلا تجربہ ملے گا جو ہمارے فوجیوں کی مہارت اور بہادری کو ظاہر کرے گا۔ ہندوستانی فضائیہ کے فضائی اثاثے بھی اس تقریب میں فلائی پاسٹ میں شرکت کریں گے۔ ساتھ ہی ہندوستانی فوج کی موٹر سائیکل ٹیم کی جانب سے بہادری کا مظاہرہ بھی کیا جائے گا۔ تقریب میں اعلیٰ سول اور عسکری شخصیات کی شرکت متوقع ہے۔ اس عظیم الشان تقریب کے لیے سوریا کمان میں تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ اس تاریخی موقع کی مناسبت سے لکھنؤ میں سوریا کمان میں "اپنی فوج کو جانیں" فیسٹیول، ملٹری بینڈ کنسرٹ، خون کا عطیہ کیمپ، درخت لگانے کی مہم اور دیگر سرگرمیاں بھی منعقد کی جاری ہیں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے غم میں مجالس شروع

لکھنؤ۔ حضرت محمدؐ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کے غم میں مجلس کا سلسلہ عباس نگر مفتی گنج واقع عزاخانہ صغریٰ میں صبح دس بجے مجلس ہوگی کل جمعہ کو مجلس مولانا گلریز نقوی خطاب کریں گے۔ ہفتہ کو مولانا سبطین عباس اتوار کو مولانا محمد میاں عابدی خطاب کریں گے۔ امام باڑہ ام البنین منصور نگر میں مجلس کو مولانا اعجاز اطہر نے خطاب کیا۔ روضہ بیت الحزن رستم نگر بانی بیت الحزن عباس ناصر نے خطاب کیا۔ اسی روضہ میں جمعہ سے تین مجلسوں کا آغاز ہوگا۔ پہلی مجلس کو مولانا اعجاز عباس دوسری مجلس کو مولانا یعسوب عباس [illegible] رات 9 بجے اور تیسری مجلس کو مولانا محمد عسکری صبح 10 بجے خطاب کریں گے۔ اسی دن رات 12 بجے خواتین کی مجلس کے بعد تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔

دختر رسول کا ماتم و تابوت کی زیارت 17 کو

لکھنؤ۔ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے غم میں اتوار کا بارگاہ سکینہ رستم نگر میں دختر رسول کا ماتم عنوان سے ایک مجلس کا انعقاد رات 8 بجے کیا جائے گا۔ جس میں شہنشاہ خاں سوزخوانی اور فیض باقر مرثیہ خوانی کریں گے۔ اس موقع پر انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔ عزاخانہ مرحوم سعید صاحب حسن پوریہ جمیں اتوار کو رات 8 بجے خواتین کی مجلس کے بعد شہزادی حضرت فاطمہ زہرا کے تابوت کی زیارت کرائی جائے گی۔ تابوت شام 4 بجے سجادیا جائے گا۔

امام باڑہ سبطین آباد میں دو روزہ مجالس آج سے

امام باڑہ سبطین آباد حضرت گنج میں جمعہ و ہفتہ کو مجالس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جمعہ کو مولانا حمید الحسن اور ہفتہ کو مولانا کلب جواد شام ساڑھے 7 بجے خطاب کریں گے۔ یہ مجالس دفتر مجلس علمائے ہند کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ مجلس کے بعد مومنین کے لئے نذر حضرت فاطمہ زہراؑ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

مسجد امام مہدی عصمت کالونی دوبگا میں جمعہ سے تین مجلسیں ہوں گی۔ ان مجلسوں کو مولانا سید عابد شام 7 بجے خطاب کریں گے مجالس کا انعقاد مسجد کمیٹی نے کیا ہے۔

امام باڑہ سرکار حسین کشمیری محلہ میں بھی جمعہ سے ہونے والی پہلی و دوسری مجلس کو مولانا جاوید حیدر زیدی شام 7 بجے اور آخری مجلس کو شام 4 بجے خطاب کریں گے۔ اس کے علاوہ اتوار کو مولانا اختر حسین صبح 9 بجے ملوا نا قیصر مرزا صبح 11 بجے، مولانا راہب حسین دوپہر 1 بجے اور مولانا وصی الحسن جائسی شام 7 بجے مجلس کو خطاب کریں گے۔

امام باڑہ قائمہ خاتون سجاد باغ میں 15 سے 19 دسمبر تک پانچ مجالس کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان مجلسوں کو مولانا حمید الحسن، مولانا عازم باقری، ڈاکٹر اسد عباس، مولانا تقی رضا اور آخری مجلس کو مولانا عباس ارشاد ساڑھے 7 بجے شب میں خطاب کریں گے۔ مجلس کے بعد انجمنیں نوحہ خوانی کریں گی۔

امام بارگاہ ثانی زہرا سلام اللہ علیہامیں تین روزہ مجلس عزا

لکھنؤ: حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی دردناک شہادت کے موقع پر 15، 16، 17 دسمبر کو امام بارگاہ ثانی زہرا صلوات اللہ علیہا، پرانا توپ خانہ بالا گنج میں مجالس کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ جس میں پہلی مجلس 15 دسمبر کو عالی جناب مولانا سید میثم عباس زیدی صاحب (مظفر نگر) خطاب کریں گے۔ دوسری مجلس 16 دسمبر کو عالی جناب مولانا سید اطہر عباس زیدی صاحب (مظفر نگر) خطاب فرمائیں گے۔ تیسری مجلس 17 دسمبر کو عالی جناب مولانا سید سبط حیدر زیدی صاحب (مقیم بال مشہد مقدس) خطاب فرمائیں گے۔

شہزادی کونینؑ مجالس ۱۵، ۱۶ و ۱۷ دسمبر کو

۱۵ دسمبر لکھنؤ۔ آج دستہ خطیب الایمان کی جانب سے روضہ کاظمین میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں دستہ کے جنرل سکریٹری سبطین رضوی نے بتایا کہ شہزادیٔ کونین جناب فاطمہ زہراؑ کی شہادت کے سلسلے میں منعقد ہونے والی مجالیسوں کا یہ ۱۶واں دور ہوگا یہ مجلس (بتقید رویت ۲۹ جمادی الاول) ۲، ۱ و ۳ جمادی الآخر مطابق ۱۵، ۱۶ و ۱۷ دسمبر ۲۰۲۳ کو شب میں ۸ بجے روضہ کاظمین میں ہوگی۔ ان مجالسوں کی پہلی مجلس کو عالیجناب مولانا شبر حسین صاحب خطاب کریگے ۔دوسری اور تیسری مجلس کو عالیجناب مولانا میثم زیدی صاحب خطاب کریگے۔ ۳ جمادی الآخر مطابق ۱۷ دسمبر کی آخری مجلس کے بعد شہر کی مختلف انجمنیں اندرون روضہ کاظمین میں نوحہ خوانی کرکے آقا امام حسینؑ کو انکی ماں کا پرسہ پیش کرینگی۔ مجلس سے قبل قاری جناب دانش صاحب تلاوت اور جناب ہلال نقوی صاحب بارگاہ معصومین" میں نظرانہ عقیدت پیش کرینگے۔ نظامت کے فرائض جناب نیر مجیدی صاحب انجام دینگے۔ دستہ کے جنرل سکریٹری سبطین رضوی اور سکریٹری حفاظت حسین نے مومنین سے شرکت کی گزارش کی ہے۔

چلتی ٹرین سے گرگئی خاتون، آر پی ایف جوان نے بچائی جان

گونڈہ:14 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے گونڈہ ضلع میں چلتی ٹرین میں سوار ہونے کے دوران ایک خاتون کے گرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ گرنے کے بعد خاتون ٹرین اور پلیٹ فارم کے درمیان بری طرح پھنس گئی۔ تاہم وہاں موجود آر پی ایف ہیڈ کانسٹیبل نے فوری طور پر خاتون کو پلیٹ فارم پر کھینچ کر ایک بڑے حادثہ کو ٹال دیا۔ آپ کو بتادیں کہ بدھ کو لکھنؤ سے گورکھپور جانے والی ٹرین نمبر 12556 گورکھ دھام ایکسپریس گونڈہ جنکشن کے پلیٹ فارم نمبر 2 پر کھڑی تھی۔ سگنل ملنے کے بعد ٹرین پلیٹ فارم سے آہستہ آہستہ چلنے لگی۔ اسی دوران ایک خاتون مسافر نے چلتی ٹرین میں چڑھنے کی کوشش کی۔ ٹرین میں سوار ہوتے وقت خاتون گرگئی جس کی وجہ سے وہ ٹرین اور پلیٹ فارم کے درمیان بری طرح پھنس گئی۔ خاتون کو ٹرین اور پلیٹ فارم کے درمیان پھنسے دیکھ کر وہاں موجود آر پی ایف ہیڈ کانسٹیبل رام سندر جیسوار نے بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاتون مسافر کو پلیٹ فارم سے کھینچ کر بچالیا۔ یہ سارا واقعہ پلیٹ فارم پر نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں قید ہوگیا۔ ریلوے انتظامیہ اور مقامی لوگ ہیڈ کانسٹیبل کی بہادری کو سراہ رہے ہیں۔ اس پورے معاملے میں آر پی ایف انسپکٹر نریندر پال سنگھ نے بتایا کہ گورکھ دھام ایکسپریس ٹرین میں سوار ہوتے ہوئے ایک خاتون گرگئی تھی۔ خاتون کے گرتے ہی وہاں موجود آر پی ایف کانسٹیبل رام سندر جیسوار نے خاتون کی جان بچائی۔ خاتون کو معمولی چوٹیں آئیں۔ تاہم ٹرین روکنے کے بعد خاتون کو بٹھایا گیا۔

انٹیگرل یونیورسٹی اور سی ایس آئی آر-این بی آر آئی کے درمیان ایم او یو پر دستخط

لکھنؤ:14 دسمبر (پی این ایس) انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ نے 13 دسمبر 2023 کو کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (سی ایس آر آئی) -نیشنل بوٹینیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (این بی آر آئی) کے ساتھ ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ اس معاہدے پر لکھنؤ کی انٹیگرل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جاوید مسرت اور ڈاکٹر اجیت کمار ششانی، ڈائریکٹر نیشنل بوٹینیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ایس آر آئی) لکھنؤ نے دستخط کیے ہیں۔ وائس چانسلر پروفیسر جاوید مسرت نے کہا کہ ریسرچ اور علمی سرگرمیوں کے حوالے سے قومی لیبارٹریوں اور یونیورسٹیوں کے درمیان قریبی تعلقات قائم کرنے کے لیے دستخط کیے گئے ہیں۔ اس تعاون کا مقصد ایک مشترکہ ریسرچ پروگرام شروع کرنا ہے جہاں کلیدی ریسرچ سہولیات باہمی طور پر تیار کی جائیں گی یا CSIR-NBRI اور انٹیگرل یونیورسٹی میں تیار کی جائیں گی، اور سائنسدانوں کو یونیورسٹی میں سیکھنے کے مختلف پروگراموں میں حصہ لینے کے قابل بنایا جائے گا۔ اس موقع پر پروفیسر سید وسیم اختر، چانسلر، انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ، ڈاکٹر سید ندیم اختر، پرو چانسلر، انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ، شری ایم فوزان اختر، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، انٹیگرل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ، پروفیسر محمد حارث صدیقی، رجسٹرار، انٹیگرل یونیورسٹی، ڈاکٹر محمد عاطف صدیقی، چیئرمین، ایم او یو کوآرڈینیشن سیل، انٹیگرل یونیورسٹی اور C.S.I ڈاکٹر منیش ایس بھویر-NBRI کے سینئر سائنسدان بھی موجود تھے۔

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے جل پرہری ایوارڈ سے نوازے گئے

دیہی ترقیات کمشنر سمیت تمام افسران کو پیش کی مبارکباد

لکھنؤ: 14 دسمبر (پی این ایس) نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے پانی کے تحفظ کے شعبہ میں بہترین کام کرنے پر دیہی ترقیات کمشنر اور دیہی ترقیات محکمہ کی پوری ٹیم کی ستائش کی ہے۔ جناب کیشو پرساد موریہ نے جل پرہری ایوارڈ سے نوازے گئے تمام افسران کو مبارکباد دی ہے اور کہا ہے کہ محکمہ دیہی ترقیات نے کئی قابل ذکر کامیابیاں حاصل کی ہیں، جس کے لیے محکمہ کے افسران مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جل پرہری ایوارڈ تقریب 2023، آبی تحفظ پر ایک پہل پروگرام، نئی دہلی (بدھ) میں جل شکتی، آبی وسائل، دریا کی ترقی اور گنگا کی بحالی کے محکمے کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مختلف عوامی نمائندوں اور اعلیٰ عہدیداروں نے شرکت کی۔ پروگرام میں مہمانوں میں ڈاکٹر بھگوت کشن راؤ کراڈ، وزیر مملکت برائے خزانہ، جناب زمن کانت تیاگی، چیئرمین، بھارت ندی پریشد، جسٹس جناب ایس ایس چوہان، لوک سبھا کے رکن جناب پربھات بھائی پٹیل، رکن پارلیمان جناب امیش پاٹل، جناب پرویش صاحب سنگھ، راجیہ سبھا ممبر جناب بلبیر سنگھ سیچیوال، واٹر مین جناب راجندر سنگھ موجود تھے۔ پروگرام میں پانی کی حفاظت اور پانی کے بچاؤ کے شعبہ میں مثالی کام کرنے والے افسران کو جل پرہری ایوارڈ سے نوازا گیا۔ پروگرام میں، 2002 کے آئی اے ایس اور کمشنر، دیہی ترقیات محکمہ، اتر پردیش جناب جی ایس پریادرشی کو بھی پانی کے تحفظ اور موسمیاتی تبدیلی کے لیے اتر پردیش میں ان کے قابل ستائش کام کے لیے نوازا گیا۔ پروگرام میں، اس وقت کی چیف ڈیولپمنٹ آفیسر، کانپور دیہات سومیا پانڈے اور موجودہ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر، کانپور دیہات، محترمہ لکشمی ناگپن کو بھی پانی کے تحفظ اور فروغ کے لیے ان کے کام کے لیے جل پرہری ایوارڈ سے نوازا گیا۔ دہلی میں دیہی ترقیات کے کمشنر جی ایس پریہ درشی کو جل پرہری ایوارڈ ملنے کی خبر پر محکمہ میں خوشی کا ماحول ہے۔ محکمہ کے افسران اور اہلکاروں نے بھی دیہی ترقیاتی کمشنر کو مبارکباد دی ہے۔ واضح رہیکہ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ، دیہی ترقیات کے وزیر جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور ہدایت میں دیہی ترقیات کے محکمے کی پوری ٹیم بشمول دیہی ترقی کے کمشنر جناب جی ایس پریہ درشی نے اتر پردیش میں پانی کا تحفظ اور موسمیاتی تبدیلی کے شعبہ میں قابل ستائش اور قابل ذکر کام کیا ہے۔ ان کی کوششوں سے نہ صرف دیہی علاقوں میں مستقبل میں پانی کے بحران کو ختم کرنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ گاؤں والوں کو پینے کا صاف پانی بھی مل رہا ہے۔

نمو ایپ کے ذریعہ کارکنوں کو تیار کرے گی بھاجپا

ہر مستفیدین کو ترقی یافتہ بھارت کا امبیسڈر بنانے کی ہے تیاری

لکھنؤ 14 دسمبر (پی این ایس) لوک سبھا انتخابات سے پہلے بھارتیہ جنتا پارٹی نمو ایپ کے ذریعے کارکنوں کی ایک نئی فوج تیار کرے گی۔ پارٹی نے وکاس بھارت سنکلپ ابھیان کے ذریعے نئے ووٹروں سے لے کر وکاس بھارت امبیسڈر تک، مودی۔ یوگی حکومت کی اسکیم سے ہر ایک کو فائدہ اٹھانے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ 98 تنظیمی اضلاع کو دو لاکھ وکاس بھارت سفیر بنانے کا ہدف دیا گیا ہے۔ گومتی نگر میں واقع ایک اسکول کے آڈیٹوریم میں نمو ایپ پر منعقد ایک ورکشاپ میں ایپ کے ذریعے لوک سبھا انتخابات کی تیاریوں پر بات چیت ہوئی۔ ورکشاپ میں 98 تنظیمی اضلاع کے مختلف مہم کے ضلع صدور، ضلع انچارجز اور کوآرڈینیٹر دل سمیت سات سو کے قریب عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس میں نمو ایپ پیش کی گئی تھی۔ نمو ایپ کے قومی کنوینر کلجیت چہل نے کہا کہ یوپی میں نمو ایپ پر دو کروڑ وکاس بھارت امبیسڈر بنانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ کارکنوں اور عہدیداروں کی بڑی تعداد نے اس ایپ پر رجسٹریشن بھی کرایا ہے۔ ہر کارکن کے لیے نمو ایپ ڈاؤن لوڈ کرنا لازمی ہے۔ ہر عہدیدار اور بوتھ لیول کے کارکن کو عوام کے ساتھ سیلفی لینا چاہیے اور انہیں وکاس بھارت سفیروں کے طور پر نامزد کرنا چاہیے۔ اس کی ذمہ داری یووا مورچہ، مہیلا، کسان، ایس سی، ایس ٹی، او بی سی اور اقلیتی مورچہ کو بھی دی گئی ہے۔ کارکنان اس کے لیے وارڈوں اور دیہاتوں میں کیمپ لگائیں۔ انہوں نے کہا کہ ریجن کی سطح پر جنرل سکریٹریز اور ضلعی سطح پر مہم کا آرڈینیٹر بنائے جائیں گے۔ اسمبلی حلقہ کی سطح پر بھی ٹیمیں تشکیل دی جائیں گی۔ ورکشاپ کی نظامت ریاستی جنرل سکریٹری سنجے رائے نے کی۔ علاقائی صدر کملیش مشرا، ریاستی جنرل سکریٹری گووند شکلا، پریکا راوت، انوپ گپتا، راہل راج رستوگی بھی موجود تھے۔

ترقی میں پچھڑتا جارہا ہے یوپی، سرمایہ کاری کی تجویز کا دعوی پر کوئی نہیں لگا رہا ہے صنعت

لکھنؤ 14 دسمبر (پی این ایس) سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت میں اتر پردیش ترقی کے میدان میں مسلسل پیچھے ہے۔ حکومت کے پاس ریاست کی ترقی کا نہ کوئی وژن ہے اور نہ ہی ارادہ۔ سات سال سے مسلسل اقتدار میں رہنے کے باوجود بی جے پی حکومت نے آج تک عوامی مفاد میں ایک بھی کام نہیں کیا ہے۔ اپنے جاری ایک بیان میں اکھلیش نے کہا کہ ریاست کی ترقی کے لیے سرمایہ کار کانفرنس کی بنیاد ایس پی حکومت کے دوران رکھی گئی تھی۔ پھر آئی ٹی ہب چک گنجریا لکھنؤ میں بنایا گیا۔ ایچ سی ایل کمپنی کے ساتھ ساتھ دیگر آئی ٹی کمپنیاں بھی یہاں کام کر رہی ہیں۔ امول دودھ پلانٹ قائم کیا گیا۔ نوجوانوں کو بہت سے روزگار ملے، کئی فلم پروڈیوسرز ریاست میں آئے۔ انہوں نے کہا کہ اب ریاست میں امن و امان کی صورتحال ابتر ہوتی جارہی ہے۔ جو صنعتکار آنا چاہتے تھے وہ بھی نہیں آرہے ہیں۔ بی جے پی حکومت نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں 40 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئی ہیں، لیکن اب تک ایک بھی صنعت کہیں بھی قائم نہیں ہوئی ہے۔ حکومت تاجروں کو منصوبے لگانے کے لیے زمین فراہم کرنے کے قابل نہیں ہے۔

امریکہ اور اسرائیل: ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

ڈاکٹر سلیم خان

غزہ کی زمینی جنگ میں مجاہدین اسلام جہاں عزیمت کے چراغ روشن کررہے ہیں وہیں اسرائیلی فوجیوں کی بھی بہت بڑی تعداد جہنم رسید ہوچکی ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں فلسطینی خواتین اور بچوں کو بھی شہید کیا جاچکا ہے۔ اس کے ساتھ عالمی سطح پر رائے عامہ کا معرکہ بھی برپا ہے۔ اس کو ناپنے کا ایک پیمانہ اقوام متحدہ ہے۔ اس کی جنرل اسمبلی کے اجلاس دومرتبہ بدلتی عالمی رائے عامہ کی تصویر پیش کرچکا ہے۔ ابھی حال میں فوری جنگ بندی کی قرارداد 153 ملکوں کی حمایت سے منظور ہوگئی اور اس کے حامیوں میں ہندوستان بھی شامل تھا۔ پہلے تو یاہو کے ہندوستان کی غیر حاضری پر اعتراض تھا اب اس کھلی مخالفت پر اس کے ردعمل کا انتظار ہے۔ اس قرارداد کے خلاف امریکہ اور اسرائیل سمیت صرف 10 ممالک تھے جبکہ 193 میں سے 23 ملکوں نے خود کو الگ تھلگ کرلیا تھا۔ جنرل اسمبلی میں جنگ بندی کی قرارداد کی منظوری کو اقوام متحدہ میں فلسطین کے مندوب نے تاریخی ٹھہرایا۔ افسوس کہ اجلاس عام کی قرارداد پر عمل درآمد لازمی نہیں ہوتا یعنی اس پر عمل نہ کرنے والوں پر کارروائی نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ ایک دلچسپ پوسٹر میں لکھا گیا ہے کہ آپ جب بھی خود کو بے مصرف محسوس کریں تو یاد رکھیں کہ اقوام متحدہ موجود ہے۔

7/اکتوبر کے بعد 22ویں روز یعنی 28/اکتوبر 2023 کو بھی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اردن کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کے مسودے کو منظوری ملی تھی۔ اس وقت غزہ کی پٹی میں فوری اور مستقل جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس کی حمایت کل 120 ملکوں نے کی تھی اس میں 33/ممالک کا اضافہ ہوا ہے۔ مخالفین 14 ممالک تھے جس میں سے چار کم ہوئے اور جو 45 ملکوں نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا تھا ان میں سے بھی 22/کا ضمیر بیدار ہوگیا ہے۔ اس وقت اردن کے وزیر خارجہ ایمن الصفدی نے کہا تھا کہ یہ قدم سلامتی کونسل کی دو امریکی اور ایک روسی قراردادوں پر متفق ہونے میں ناکام ہونے کے بعد اٹھایا گیا بلکہ جملہ 4 کوششیں ناکام ہوئیں۔ 9دسمبر 2023 کو جب متحدہ عرب امارات نے سلامتی کونسل میں غزہ کے اندر انسانی بنیادوں پر فوری جنگ بندی کی قرارداد پیش کی تو 15 میں سے 13/ارکان نے قرارداد کی حمایت کی، جبکہ برطانیہ غیر حاضر رہا مگر امریکی مندوب نے اسے ویٹو کردیا۔ اس قرارداد کو پیش کرنے والے متحدہ عرب امارات نے اسے ویٹو کیے جانے پر اظہار مایوسی کیا تھا۔ اقوام متحدہ میں قطری مندوب عالیہ احمد سیف الثانی نے اپنے خلیج تعاون کونسل کے ارکان ممالک کی جانب سے اسرائیلی جارحیت کی مذمت کرتے ہوئے اسرائیل کو شہریوں بالخصوص خواتین اور بچوں کیخلاف جارحیت کرنے والا قانونی مجرم گردانا تھا۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے فوری طور پر جنگ بندی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ غزہ کے شہریوں کو اجتماعی سزا نہیں دی جاسکتی۔ ان ساری باتوں کے باوجود بمباری جاری رہی اور اقوام عالم تماشائی بنی رہیں۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں بھی ارکان کی حمایت و مخالفت میں خاصی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس سے قبل 17/اکتوبر (2023) کو جب پہلی بار روس نے غزہ میں اسرائیل اور حماس کے درمیان لڑائی میں انسانی بنیادوں پر 'جنگ بندی' کا مطالبہ کرنے سے متعلق قرارداد پیش کی تو اس کے حق میں پانچ اور مخالفت میں چار ووٹ آئے تھے جبکہ چھ ارکان نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اس طرح اس پر بحث ہی نہیں ہوسکی اور روس کے مندوب نے سلامتی کونسل کو "مغربی دنیا کی خود غرضی کا یرغمال" کہہ ڈالا۔ فلسطینی مندوب ریاض منصور نے بھی اپنے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ سلامتی کونسل فلسطینیوں کے قتل عام کو جائز قرار دیتی ہے اور مقتول کو مورد الزام ٹھہراتی ہے۔ ہم کسی شہری کا قتل نہیں چاہتے، خواہ فلسطینی ہو یا اسرائیلی۔ انہوں نے یاد دلایا تھا کہ اسرائیل غزہ میں قتل عام کررہا ہے اور مرنے والوں میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں۔ 17/اکتوبر سے 9 دسمبر کے نتائج کا موازنہ کریں تو سلامتی کونسل میں بھی اسرائیل کا آقا امریکہ یکا وتنہا نظر آرہا ہے۔

معروف امریکی روزنامہ نیویارک ٹائمز نے اعتراف کیا ہے کہ نیتن یاہو اور اس کی انتہا پسند حکومت کے حوالے سے بائیڈن کے بیانات 7/اکتوبر کے بعد سے مسلسل تبدیل ہوئے ہیں جو ان کے درمیان اختلافات کے غماز ہیں۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو پر کھل کر تنقید بھی کی ہے۔ بائیڈن نے زور دے کر کہا تھا کہ موجودہ سرکار اسرائیل کی تاریخ میں سب سے زیادہ سخت گیر حکومت ہے اور وہ دو ریاستی حل نہیں چاہتی۔ نیتن یاہو کو اپنی حکمت عملی بدلنی ہوگی۔ انہوں نے نشاندہی کی تھی کہ نیتن یاہو کو اسرائیل۔ فلسطین تنازعہ کا طویل مدتی حل تلاش کرنے کے لیے انہوں نے اسرائیلی سرکار کو موقف تبدیل کرنے کا حکم دیا۔ بائیڈن کے مطابق اسرائیل دنیا بھر میں حمایت کھونے لگا ہے۔ بائیڈن نے یہ اعتراف بھی کیا کہ "اسرائیل" کی حمایت کے سبب امریکہ اپنی اخلاقی حیثیت کھو رہا ہے۔ اس معاملے میں امریکہ یورپ کی حمایت پر بھروسہ کرسکتا تھا، لیکن اب یورپ کی پشت پناہی بھی اسرائیل کھونے لگا ہے یعنی یہ صورتحال پیدا ہوگئی ہے کہ 'ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے'۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے اپنے ماضی کی غلطیوں کا برملا اعتراف کرتے ہوئے اسرائیل کو پیغام بھیجا ہے کہ "وہ ایسی غلطیاں نہ کریں جو ہم نے 11 ستمبر کو کی تھیں۔ افغانستان پر قبضہ کرنے جیسے بہت سے کام کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ نیتن یاہو کو فلسطینی اتھارٹی کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں"۔ اسرائیل پر اس نصیحت کا اثر اسی وقت ہوسکتا ہے جب وہ اس کی پشت پناہی سے ہاتھ کھینچ لے ورنہ وہ ان باتوں کو نظر انداز کرتا رہے گا۔ بائیڈن کہتے ہیں کہ بن گویر اور اس کے ساتھی دو ریاستی حل کو مسترد کرکے تمام فلسطینیوں سے بدلہ چاہتے ہیں لیکن جب اس انتقامی خون خرابے کو روکنے کے لیے سلامتی کونسل میں کوئی قرارداد آتی ہے تو امریکہ اسے ویٹو کردیتا ہے۔ یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ نیتن یاہو سے کہتے ہیں کہ وہ مستقبل میں فلسطینی ریاست سے انکار نہیں کرسکتے۔ انتہا پسند صہیونی حکومت پر اپنی شدید تنقید کے باوجود جب جو بائیڈن کہتے ہیں کہ "اگر اسرائیل نہ ہوتا تو ہمیں ایک ایجاد کرنا پڑتا" تو ان کی ساری چکنی چپڑی باتوں کا اثر زائل ہوجاتا ہے۔ امریکی وال سٹریٹ جرنل نے بھی امریکی صدر جو بائیڈن اور اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی زبانی جنگ کو شدید اختلافات کا گواہ بتایا۔ اخبار نے نشاندہی کی کہ نیتن یاہو کا غزہ میں فلسطینی اتھارٹی کے کردار سے انکار کا مقصد ان کی بگڑتی ہوئی اندرونی حمایت کو مضبوط بنانے میں مدد کرنا ہے۔ اس بابت بائیڈن انتظامیہ پر عرب حکومتوں پر دباؤ بھی ہے۔

اسرائیلی بمباری کے دوران ہر روز صہیونی فوجیوں کے واصل جہنم ہونے کی خبریں موصول ہوتی رہتی ہیں لیکن اب تو بوکھلاہٹ میں وہ خود اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگے ہیں۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق غاصب فوج نے اعتراف کیا ہے کہ دوستانہ گولی باری اور انتظامی حادثات میں 20/فوجی ہلاک ہوگئے۔ اسرائیلی فوجی بیان کے مطابق 13 فوجی فرینڈلی فائرنگ میں مارے گئے اور دیگر اپنے ہی ڈرونز و ہیلی کاپٹر سے فائرنگ کی زد میں آگئے۔ ویسے اسرائیلی حکومت غزہ کی زمینی لڑائی میں اب تک صرف 105 فوجی مارے جانے کا اعتراف کرتی ہے مگر اس پر کسی کو اعتبار نہیں ہے۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ نے غزہ کی پٹی میں حماس کے ہاتھوں صہیونی فوج کو پہنچنے والے جانی اور مالی نقصانات کے بارے میں فوج کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کو مشکوک قرار دیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا کا کہنا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی فوج کو فلسطینی مزاحمت کاروں کے ہاتھوں بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے مگر فوج اپنے نقصانات چھپا رہی ہے۔ اسرائیل کے سب سے معتبر عبرانی اخبار 'ہارٹز' نے ایک رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں اسرائیلی فوجیوں کی ہلاکتوں، زخمیوں کی تعداد اور اسپتالوں میں علاج کے لیے لائے جانے والے اسرائیلی فوجیوں کی تعداد میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسرائیلی فوج غزہ میں زخمیوں کی جو تعداد بیان کررہی ہے وہ کم ہے جب کہ اسپتالوں میں ہزاروں کی تعداد میں فوجیوں کو زخمی حالت میں لایا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیلی فوج کے مطابق غزہ میں آپریشن شروع ہونے کے بعد اس کے 5ہزار فوجی زخمی ہوئے ہیں جب کہ اسپتالوں میں لائے گئے زخمی اسرائیلی فوجیوں کی تعداد 10 ہزار سے زیادہ ہے۔ اسرائیلی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ کی پٹی میں آپریشن شروع ہونے کے بعد 10ہزار 548 زخمی فوجیوں کو علاج کے لیے اسپتالوں میں لایا گیا۔ نہ تو یہ تعداد معمولی ہے اور نہ زخم بھرنے والے ہیں۔ آزادی کے چراغوں سے نکلنے والے ان شعلوں کی گرمی غلامی کی زنجیروں کو پگھلا کر حریت کی صبح نمودار کرے گا۔ ان شاء اللہ

☆☆☆

آرٹیکل 370: سپریم کورٹ نے مرکز کے ہاتھ میں صوبائی حکومتوں کو معزول کرنے کا ایک اور ہتھیار دے دیا ہے؟

افتخار گیلانی

اگست 2019 میں جموں و کشمیر کی آئینی خودمختاری ختم کرنے اور ریاست کو تحلیل کرکے دو مرکزی زیر انتظام علاقے بنانے کے خلاف دائر کی گئی درخواستوں پر سپریم کورٹ کا فیصلہ آگیا ہے اور پانچ رکنی بنچ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کے اس قدم کو جائز ٹھہرایا ہے۔ ویسے سپریم کورٹ میں 16 دنوں تک چلنی والی طویل بحث کے بعد کورٹ کی طرف سے اس کی خودمختاری کو بحال کرنے کے بارے میں کوئی خوش فہمی تو نہیں تھی، مگر امید تھی کہ ریاست کو دولخت کرنے اور اس کو مرکزی زیر انتظام علاقے بنانے کے لیے کورٹ حکومت کی سرزنش ضرور کرے گی، کیونکہ اس کی نظیر ہندوستان کے دیگر صوبوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ پچھلے ستر سالوں میں ہندوستان میں مرکزی حکومتوں نے مختلف وجوہات کی بنا پر 115 بار آئین کی دفعہ 356 کا استعمال کرتے ہوئے صوبائی حکومتوں کو معزول کیا ہے۔ اب مرکزی حکومت کو ایک اور ہتھیار مل گیا ہے۔ اپوزیشن کے زیر اقتدار کسی بھی صوبائی حکومت کو نہ صرف اب معزول کیا جاسکے گا، بلکہ اس ریاست کو پارلیامنٹ کی عددی قوت کے بل پر براہ راست مرکزی علاقے میں تبدیل کیا جاسکے گا اور صوبائی اسمبلی کے مشورہ کے بغیر ہی دولخت بھی کیا جاسکے گا۔

افضل گورو کو سزائے موت دینے کے فیصلہ کو اجتماعی ضمیر سے جوڑنے اور بابری مسجد کے معاملہ پر عجیب و غریب فیصلہ دینے کے بعد کشمیر کی خودمختاری کے سوال پر کسی مثبت فیصلہ کی شاید ہی کوئی امید تھی۔ خیر بابری مسجد پر خود کورٹ نے اپنے فیصلہ میں کہا تھا کہ اس کو نظیر نہیں بنایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں بابری مسجد کی زمین ہندو یا مسلم فریق کو دینے کے بجائے بھگوان رام للا کو دے دی گئی تھی اور کورٹ نے جو قانونی سوالات طے کیے تھے، فیصلہ کے وقت ان کو درکنار کردیا۔

دو اگست سے شروع ہونے والی سماعت ستمبر کے پہلے ہفتے کو مکمل ہوگئی تھی اور کورٹ نے فیصلہ کو محفوظ رکھا تھا۔ عدالت میں 13515 صفحات پر مشتمل دستاویزات کے علاوہ 28 جلدوں پر مشتمل 16111 صفحات پر مشتمل کیس فائلز دائر کی گئی تھیں۔ کئی شہرہ آفاق کتابیں دی فیڈرل کانٹریکٹ: اے کانسٹی ٹیوشنل تھیوری آف فیڈرل ازم اور دی ٹرانسفر آف پاور بھی کورٹ کے سپرد کردی گئی۔ چیف جسٹس چندر چوڑ کے علاوہ پانچ رکنی بنچ میں جسٹس ایس کے کول، جسٹس سنجیو کھنہ، جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس سوریہ کانت شامل تھے۔ یہ طے تھا کہ دسمبر کے وسط میں فیصلہ آئے گا، کیونکہ جسٹس کول دسمبر میں ہی ریٹائرڈ ہونے والے ہیں۔ وہ سپریم کورٹ کے واحد کشمیری جج ہیں۔

گو کہ پانچ ججوں نے متفقہ فیصلہ دیا، مگر تین الگ فیصلے لکھے گئے۔ ایک چیف جسٹس نے جسٹس گوئی اور جسٹس سوریہ کانت کے ساتھ مل کر تحریر کیا۔ جسٹس کول نے الگ سے اپنے تاثرات تحریر کیے۔ جسٹس سنجیو کھنہ نے دونوں فیصلوں سے اتفاق کیا اور صرف کچھ معاملات میں اپنی رائے رکھی۔ اس آئینی بنچ کے سامنے آٹھ معاملات تھے۔ ہندوستان آئین میں درج آرٹیکل 370 کی دفعات کو عارضی یا مستقل حیثیت حاصل ہے اور کیا دستاویز الحاق پر دستخط ہونے کے وقت مہاراجہ کشمیر کے کچھ اختیارات اپنے پاس رکھے تھے، جو ریاستی حکومت کو منتقل ہوگئے؟ کیونکہ یہی دفعہ جموں و کشمیر کے اپنے آئین کو تحفظ فراہم کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس خطے کی انفرادیت کو تحفظ دینے کے لیے شہریت کا الگ قانون تھا۔ دوسرا معاملہ تھا، چونکہ یہ قانون آئین ساز اسمبلی نے بنایا تھا اور طے تھا کہ قانون ساز اسمبلی ہی اس میں ترمیم کرسکتی ہے۔ اگست 2019 کو مودی حکومت نے پارلیامنٹ کو پہلے قانون ساز اسمبلی میں تبدیل کیا اور پھر اس کے ذریعے دفعہ 370 میں ترمیم کروائی۔ کورٹ کے سامنے سوال تھا کہ کیا آئین اس میکانزم کی اجازت دے سکتا ہے؟

تیسرا سوال تھا کہ کیا آرٹیکل 370(1)(ڈی) کے تحت طاقت کے ذریعے ہندوستان کا پورا آئین ریاست جموں و کشمیر پر لاگو کیا جاسکتا ہے۔ چوتھا سوال تھا کہ کیا آرٹیکل 370(3) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اور جموں و کشمیر کی آئین ساز اسمبلی کی سفارش کے بغیر ہندوستانی صدر آرٹیکل 370 کو منسوخ کرسکتا ہے؟ اس کے علاوہ دیگر سوالات جو فریم کیے گئے تھے، وہ تھے کہ کیا 2018 میں گورنر کی طرف سے قانون ساز اسمبلی کو تحلیل کرنا درست قدم تھا؟ اس کے چھ ماہ بعد کیا ریاست میں صدراتی راج کا نفاذ درست تھا؟ کیا جموں و کشمیر تنظیم نو ایکٹ 2019 کے تحت ریاست کو دولخت کرنا آئینی طور پر درست تھا؟ کیا ریاست کی حدود کو ریاستی اسمبلی کے مشورہ کے بغیر تبدیل کیا جاسکتا ہے؟ کیونکہ ابھی تک ہندوستان میں جو بھی نئے صوبے وجود میں آئے ہیں، ان کی سفارش مقامی اسمبلی نے مرکزی حکومت کو بھیجی تھی۔ اس کے علاوہ کیا کسی فعال صوبہ کو راتوں رات مرکزی زیر انتظام علاقہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے؟

پہلے سوال کے جواب میں عدالت نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 370 ایک عارضی انتظام تھا اور 1947 میں یونین آف انڈیا میں شمولیت کے وقت مہاراجہ نے کوئی اختیار اپنے پاس نہیں رکھا تھا، بلکہ تمام اختیارات حکومت ہند کو سونپ دیے تھے۔ نومبر 1949 کو اس وقت کے صدر ریاست ڈاکٹر کرن سنگھ کا حوالہ دیکر عدالت نے کہا کہ ہندوستانی آئین ریاستی آئین پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس لیے ریاست جموں و کشمیر کسی بھی ایسی داخلی خودمختاری کا دعویٰ نہیں کرسکتا ہے، جو دیگر صوبوں کو میسر نہ ہو۔ آرٹیکل 370(1)(ڈی) کے تحت صدر کی طرف سے جاری کردہ متعدد آئینی احکامات جو آئین کی مختلف دفعات کا ترامیم کا اطلاق کرتے ہیں اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ پچھلے ستر سالوں کے دوران، یونین اور ریاست نے باہمی تعاون کے ذریعے آئینی طور پر ریاست کو یونین کے ساتھ ضم کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ اچانک ستر سال بعد پورے ہندوستانی آئین کو لاگو نہیں کیا گیا بلکہ ریاست کے آئینی انضمام کا عمل جاری تھا۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں 3 جولائی 1947 کو سردار پٹیل کے ایک خط کا تذکرہ کیا ہے، جو انہوں نے مہاراجہ ہری سنگھ کو لکھا ہے۔ "کشمیر کے مفادات بغیر کسی تاخیر کے ہندوستانی یونین اور اس کی آئین ساز اسمبلی میں شامل ہونے میں مضمر ہیں اور یہ کہ اس کی ماضی کی تاریخ اور روایت اس کا تقاضہ کرتی ہے، اور ہندوستان آپ کی طرف دیکھتا ہے۔ اور آپ سے یہ فیصلہ کرنے کی توقع رکھتا ہے۔" اسی طرح 27 ستمبر 1947 کو نہرو نے سردار پٹیل پر زور دیا "پاکستانی حکمت عملی یہ ہے کہ اب کشمیر میں دراندازی کی جائے اور جیسے ہی کشمیر آنے والے موسم سرما کی وجہ سے کم و بیش الگ تھلگ ہوجائے کوئی بڑی کارروائی کی جائے۔" یعنی ان کا کہنا تھا کہ کشمیر کے الحاق پر جلد کارروائی کی جائے۔ ہندوستان میں جو لوگ نہرو کو کشمیر پر فیصلہ نہ کرنے کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں، اور پاکستان میں جو افراد قبائلی حملہ کو ہی کلی طور پر مسئلہ کشمیر کی پیداوار قرار دیتے ہیں، ان کے لیے شاید یہ انفارمیشن ہوگی کہ بساط اکتوبر سے بہت پہلے ہی بچھائی گئی تھی۔

سپریم کورٹ نے مزید کہا کہ چونکہ آئین کی تمام دفعات کو ریاست پر لاگو کرنے کے لیے آرٹیکل 370(1)(ڈی) کے تحت ریاستی حکومت کی رضامندی کی ضرورت نہیں تھی، اس لیے صدر نے ہندوستانی حکومت کی رضامندی حاصل کی۔ ریاستی آئین کی بحالی کے حوالے سے عدالت نے دلیل دی کہ ہندوستانی آئین کے کچھ حصوں کے عدم اطلاق سے جو خلا رہ گیا تھا اسے ریاستی آئین پورا کرتا تھا۔ اب آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد چونکہ پورے ہندوستانی آئین کا اطلاق اب ریاست پر ہوتا ہے اس لیے اب ریاستی آئین کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور یہ اب غیر فعال ہوگیا ہے۔ عدالت نے لداخ کو ایک علیحدہ مرکزی علاقہ تسلیم کیا، یعنی ریاست کے دولخت پر بھی مہر لگائی۔ مگر عدالت نے اس پر حکومت کو آڑے ہاتھوں لے کر سوال کیا کہ ریاست کو مرکز کے زیر انتظام علاقہ بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ سالیسٹر جنرل نے حکومت کی طرف سے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کیا جائے گا اور یہ کہ مرکزی زیر انتظام والی حیثیت عارضی ہے۔ عدالت نے پھر اس پر کوئی آرڈر نہیں دیا، بلکہ امید ظاہر کی کہ جلد ہی ریاستی حیثیت بحال کی جائے گی۔ مگر الیکشن کے حوالے اس اس نے الیکشن کمیشن کو حکم دیا کہ ریاست میں ستمبر 2024 تک اسمبلی کے انتخابات ہونے چاہیے۔ لداخ کی بطور یونین ٹریٹری حیثیت برقرار رہے گی۔ عدالت کا کہنا تھا کہ کسی بھی ریاست سے کسی بھی علاقے کو الگ کرکے یونین ٹریٹری بنانے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

جسٹس سنجے کشن کول، جو سپریم کورٹ کے واحد کشمیری جج، اور اس بنچ کے رکن تھے، نے الگ سے اپنے تاثرات درج کرتے ہوئے تسلیم کیا کہ اس خطے نے انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیوں کا سامنا کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تجویز دی کہ جنوبی افریقہ کی طرز پر ایک سچائی اور مفاہمت کا ایک کمیشن ترتیب دیا جائے، جہاں متاثرین اپنا دردبیان کرسکیں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ کشمیر میں زمینی سطح پر ایک پریشان کن صورت حال تھی جس کا بظاہر ازالہ نہیں کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس خطے میں زخموں کو بھرنے اور سماجی تانے بانے کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر سوال ہے کہ کیا اس مفاہمتی یا مصالحتی کمیشن کے سامنے فوج اور سیکورٹی سے وابستہ وہ افسران حاضر ہوں گے، جو علی الاعلان اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے؟ خیر یہ تجویز بری نہیں ہے، مگر اس کمیشن کا قیام پھر کسی آزاد ادارہ کے تحت ہونا چاہیے۔ کشمیر میں جو واقعات پچھلی تین دہائیوں میں رونما ہوئے، ان کو ریکارڈ کرنا از حد ضروری ہے۔ خیر سپریم کورٹ کے اس جج نے اس قدر تسلیم تو کیا کہ کشمیر میں انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیاں ہوئی ہیں۔ ☆☆

پارلیمنٹ پر پھر حملہ، کچھ اور سوال!

مودی حکومت میں کئی ایسے حملے ہوئے ہیں جو سیکوریٹی کی کوتاہی کا بڑا ثبوت ہیں، جیسے کہ پلوامہ اور اب یہ پارلیمنٹ حملہ۔ کیا کوتاہی کے مرتکبین کے خلاف کارروائی ہوگی یا پلوامہ ہی کی طرح یہ پارلیمنٹ 'حملہ' بھی فراموش کردیا جائے گا؟

شکیل رشید

بدھ کے روز پارلیمنٹ پر حملے کی ۲۲ویں برسی کے دن جو ہوا کیا اسے پارلیمنٹ پر ایک اور حملہ قرار نہیں دیا جاسکتا؟ یقیناً یہ پارلیمنٹ پر ایک حملہ ہی تھا، لیکن اس حملے اور اسی روز ۲۱/برس قبل کے حملے میں ایک فرق تھا، سابقہ حملے میں کئی افراد کی جانیں گئی تھیں لیکن اس حملے میں کوئی جان نہیں گئی۔ لیکن جان جاسکتی تھی! جو افراد پارلیمنٹ کے اندر گھس کر، ایوان میں گیس چھوڑنے والے کنستر لے کر داخل ہوئے تھے وہ زہریلی گیس لے کر بھی داخل ہوسکتے تھے۔ یہ تو شکر منائیں ممبران پارلیمنٹ اور سیکوریٹی اہلکار اور پارلیمنٹ کا عملہ کہ کوئی جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا۔ لیکن اس 'حملے' نے یہ تو ثابت ہی کردیا ہے کہ پارلیمنٹ کو اگر کوئی انتہا پسند اور دہشت گرد تنظیم یا چند جنونی نشانہ بنانا چاہیں تو یہ ناممکن نہیں ہے۔ 2001 میں جب 13 دسمبر کے روز پانچ دہشت گردوں نے پارلیمنٹ پر حملہ کیا تھا تب 9 افراد مارے گئے تھے، اور بدھ کے روز کے حملے میں تو چھ افراد ملوث تھے، دو وہ جو وزیٹرس گیلری سے ایوان کے اندر کود دے تھے، اور دو وہ جو پارلیمنٹ کے باہر موجود تھے۔ دو افراد مزید تھے۔ یہ سب ایک دوسرے کے واقف کار تھے اور ان سب نے مل کر پارلیمنٹ پر 'حملے' کی منصوبہ بندی کی تھی۔ ان کا مقصد کیا تھا؟ کیا یہ کسی تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیا ان کی منصوبہ بندی کا مقصد کسی کو نقصان پہنچانا یا کسی رکن پارلیمنٹ کو اغوا کرنا تھا؟ متعدد سوالات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، جن کے جواب تک پہنچنے کی پولس اور ایجنسیاں کوشش کررہی ہیں۔ لیکن اہم ترین سوال اس 'پاس' کا ہے جسے لے کر دو 'حملہ آور' پارلیمنٹ کے اندر داخل ہوئے تھے۔ پاس میسور سے تعلق رکھنے والے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ پرتاپ سمہا کے ذریعے حاصل کیے تھے! اس کا مطلب یہ ہے کہ جن دو افراد نے ایوان میں کود کر پیلے رنگ کی گیس چھوڑی تھی ان کا تعلق بی جے پی سے ہے، اگر ایسا نہیں ہے تو پرتاپ سمہا نے انہیں 'پاس' کیسے جاری کروائے! گھوم پھر کر شک و شبے کی سوئی پرتاپ سمہا کی جانب گھومتی ہے، ان سے ان افراد کے تعلق سے پوچھ گچھ کی جانی چاہیے تاکہ پتہ چلے کہ یہ افراد کون ہیں اور کیسے یہ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ سے تعلق میں آئے ہیں۔ اہم ترین سوالوں میں سے ایک سوال سیکوریٹی کی چوک پر ہے، پارلیمنٹ پر یہ 'حملہ' کوئی معمولی سا واقعہ نہیں ہے، وہاں ملک بھر کے نمائندے بیٹھتے ہیں اور ملکی و غیر ملکی معاملات پر بحث و مباحثے ہوتے ہیں، منصوبے بنتے ہیں اور قوانین کی منظوری ہوتی ہے، گویا یہ کہ ملک کا سارا کاروبار وہاں سے چلایا جاتا ہے، لہٰذا اس 'حملے' کو غیر معمولی سمجھتے ہوئے اس کی غیر معمولی انداز میں تفتیش لازمی ہے۔ نیز تفتیش یہ بھی ضروری ہے کہ سیکوریٹی میں چوک کیسے ہوئی، دونوں کیسے گیس کے کنستر ایوان میں لے گیے، کیوں جدید ترین سیکوریٹی آلات بھی ان کنستروں کو نہیں پکڑ سکے، کیا سیکوریٹی کے ہی کچھ اہلکاران کی ان افراد سے ملی بھگت تھی وغیرہ وغیرہ۔ جو حکومت اپنے ہی کسی حساس ادارے کی حفاظت نہ کرسکے تو اس پر سے عوام کا اعتماد ختم ہوجاتا ہے، مودی حکومت میں کئی ایسے حملے ہوئے ہیں جو سیکوریٹی کی کوتاہی کا بڑا ثبوت ہیں، جیسے کہ پلوامہ اور اب یہ پارلیمنٹ حملہ۔ کیا کوتاہی کے مرتکبین کے خلاف کارروائی ہوگی یا پلوامہ ہی کی طرح یہ پارلیمنٹ 'حملہ' بھی فراموش کردیا جائے گا؟

(ایڈیٹر، ممبئی اردو نیوز)

بچوں کے تعلیمی کیریر پر ٹی وی کے اثرات

ڈاکٹر مرضیہ عارف، بھوپال

☆آج کے دور کو سائنس کی ترقیات اور چمک و دمک کا دور کہا جاتا ہے اور اس کی ایجادات میں سب سے زیادہ اور تیزی کے ساتھ فروغ پانے والی ایجاد الیکٹرانک میڈیا (برقی ذرائع ابلاغ) ہیں جنکی ایک قسم ٹیلی ویژن ہے جو بذات خود تو بری نہیں لیکن اس کا بیجا استعمال ضرور نقصان دہ ہے، ٹیلی ویژن کے پھیلاؤ کا یہ عالم ہے کہ آج ہر گھر میں اس کی پہونچ ہوگئی ہے، کھاتے پیتے شہری ہی نہیں، جھگیوں اور مواضعات میں رہنے والے بھی ٹی وی دیکھ کر اپنی تفریح کا سامان کرلیتے ہیں خاص طور پر جب سے سیٹلائٹ چینل اور کیبل ٹی وی کا چلن بڑھا ہے ٹی وی کا دائرہ بڑھتا جارہا ہے، اب رات و دن ۲۴ گھنٹے اس کے مختلف پروگرام الگ الگ چینلوں میں دکھائے جاتے ہیں اور گھر کے سبھی ممبر چھوٹے ہوں یا بڑے، بچے ہوں یا بوڑھے، ان کو دیکھتے ہیں اور جب کوئی مقبول پروگرام آتا ہے تو گھر کے لوگ تمام کام و کاج چھوڑ کر ٹی وی اسکرین کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں یہاں تک کہ ضروری کاموں کی بھی انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔

گھر کے بڑے اور ذمہ دار تو پھر بھی اپنے ضروری کاموں کو انجام دیکر ٹی وی کی طرف رخ کرتے ہیں یا اپنے پسندیدہ پروگرام دیکھ کر کام کاج میں مصروف ہوجاتے ہیں لیکن بچوں کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ان کے ذہن خام ہوتے ہیں، اپنے لئے کیا اچھا ہے اور کیا برا اس کا بھی انہیں زیادہ لحاظ نہیں رہتا اس لئے ان کی نگرانی نہ کی جائے تو وہ اپنا زیادہ وقت ٹی وی اسکرین کے سامنے گزار کر ضائع کردیتے ہیں، پڑھنے لکھنے کی ذمہ داری سے منہ چراتے ہیں تفریحی پروگرام دیکھنے میں ہی وقت نہیں لگاتے بلکہ فلر کے طور پر اس کے درمیان میں جو اشتہارات دکھائے جاتے ہیں ان کو بھی نظریں گڑا کر دیکھتے ہیں، ان اشتہارات کا بچوں کی عام نفسیات پر برا اثر پڑ رہا ہے ایک سروے کے مطابق اونچے طبقہ کے ۶۸.۴۷ فیصد بچے، درمیانی طبقہ کے ۲۳.۶۲ فیصد بچے اور نچلے طبقہ کے ۵۵.۵۵ فیصد بچے روزانہ تین سے چار گھنٹے ٹی وی دیکھتے ہیں، ایک دوسرے سروے کے مطابق ان میں سے ۶۳ تا ۹۰ فیصد بچوں کو ٹی وی کے اصل پروگراموں کے مقابلہ میں اشتہار دیکھنے سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے، اس کا احساس مختلف استعمال کی اشیاء بنانے والے صنعتی اداروں کو بھی ہوگیا ہے اس لئے وہ اپنی مصنوعات کو بازار میں مقبول بنانے کے لئے خاص طور سے ایسے اشتہارات تیار کراتے ہیں جو بھولے بھالے دل و دماغ پر قبضہ کرسکیں کیونکہ انہیں وہ اپنے گاہکوں کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان اشتہارات کا سب سے زیادہ اثر بچوں کے اخلاق و کردار پر پڑ رہا ہے وہ اشتہارات کی نقل میں لکھنے و پڑھنے میں دل لگانے کے بجائے کھیل و کود اور کرتب بازی پر زیادہ دھیان دینے لگے ہیں، ان کی نظر میں اچھی ماں وہ ہے جو ان کی ہر خواہش کے آگے سر جھکادے اور شاندار باپ وہ ہے جو ان کی کسی فرمائش پر انکار نہ کرے۔

ہم کہتے تو یہ ہیں کہ بچے ملک و سماج کا مستقبل ہوتے ہیں لیکن اس مستقبل کی تعمیر و تشکیل پر توجہ نہیں دیتے، جو بچے خیالی تصورات و بے جا خواہشات میں مبتلاء ہو کر اپنا وقت ضائع کرتے ہیں بھلا وہ کیسے ہمارے مستقبل کا اثاثہ ثابت ہوسکتے ہیں، ہم مشرق کے لوگ مغرب اور اس کی ترقیات کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر ان کی نقل کرنا تو چاہتے ہیں لیکن مغربی ملکوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے پر دھیان نہیں دیتے، ٹیلی ویژن کے بچوں پر مضر اثرات کے شکار ہم سے کافی پہلے مغربی ممالک ہوچکے ہیں، اس لئے انہوں نے اس کا منصوبہ بند طریقہ سے مقابلہ بھی کیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ مغرب کے ان تجربات کو ہمارے یہاں بھی پیش نظر رکھا جائے اس سلسلے کی روشن مثال سویڈن اور ناروے وغیرہ نے پیش کی ہے جہاں بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو سامنے رکھ کر بنائے گئے اشتہارات پر روک لگادی گئی ہے، اسی طرح امریکہ میں بچوں کے ٹی وی دیکھنے کی حوصلہ شکنی کی جارہی ہے، ایک جائزہ کے مطابق ۱۹۸۰ کے بعد سے بچوں کی ٹی وی بینی میں بیس فیصد تک کمی آگئی ہے۔

مغربی ملکوں میں سب سے زیادہ تشویش اس بات کو لیکر ظاہر کی جارہی ہے کہ ٹی وی پروگرام بچوں کی تعلیم کو بہت متاثر کررہے ہیں، یوروپ و امریکہ کے ماہرین تعلیمات، نفسیات اور عمرانیات کی طرف سے جب اس پر خصوصی تحقیق کی گئی تو انہیں اندازہ ہوا کہ ٹی وی اسکرین کے سامنے زیادہ وقت صرف کرنے والے بچوں کی تعلیم ہی برباد نہیں ہوتی، والدین سے ان کے تعلقات میں بھی فرق آتا ہے، بچوں اور ان کے ماں باپ کے درمیان کا فاصلہ بڑھا ہے، پہلے بچے رات کو سوتے وقت اپنے بڑے بوڑھوں کے ساتھ ہنستے بولتے اور ان سے کہانیاں و قصے سنتے تھے، کئی وہ باتیں پوچھ لیتے تھے جو انہیں معلوم نہیں ہوتی تھیں، ان مواقع سے بچوں کو سیکھنے اور سمجھنے میں کافی مدد ملتی تھی، ان کا دماغ سوچنے اور عمل کرنے کے قابل بنتا تھا، اب والدین اور بچوں کا باہم مل بیٹھنا ٹی وی کی نذر ہوگیا ہے اور بچوں کے سیکھنے کے مواقع پر ٹی وی کی تفریحات غالب آگئی ہیں۔

پہلے بچے جو وقت اسکول کے علاوہ اپنے گھروں میں پڑھنے لکھنے اور اسکول کا ہوم ورک کرنے میں گزارتے تھے اب وہ ٹی وی دیکھ کر ضائع کررہے ہیں، نرسری اور پرائمری اسکولوں کے ٹیچروں نے ایسے بچوں کی عادت و اطوار کا مشاہدہ کیا تو انہیں اندازہ ہوا کہ پہلے بچوں میں خیال افروزی یعنی سوچنے و سمجھنے کی صلاحیت زیادہ تھی، وہ اپنے لئے کھیل خود ایجاد کرلیا کرتے تھے، کھلونے اپنے ہاتھ سے بناتے تھے، جب سے ٹی وی ان پر حاوی ہوا ہے وہ سوچنے اور اختراع کرنے کے بجائے وہی کرنے لگے ہیں جو ٹی وی ان سے کہتا ہے یا جو وہ ٹی وی پر دوسروں کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بچوں میں محنت و کوشش کی عادت بھی کم ہورہی ہے، جب وہ آدھے گھنٹے کے ٹی وی پروگرام میں بڑے سے بڑے مسئلہ کا اطمینان بخش حل نکلتا ہوا دیکھ لیتے ہیں تو اس سے ان میں کچھ کرنے اور آگے بڑھنے کے بجائے تساہلی پیدا ہوتی ہے جو ان کی جسمانی و ذہنی دونوں صحتوں کو نقصان پہونچا رہی ہے اور اس کے اثرات ان کے تعلیمی کیریر پر بھی پڑ رہے ہیں۔

آپ کہیں گے کہ میں یہاں ٹیلی ویژن کے صرف منفی پہلو گنارہی ہوں، بچوں کی تخلیقی و تعلیمی صلاحیتوں کو ٹی وی سے جو نقصان پہونچ رہا ہے اسی پر میرا اصرار زور ہے، جی نہیں ٹی وی کے کچھ مثبت پہلو بھی ہیں اور ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ بچے ٹی وی پروگرام دیکھ کر دنیا کے حالات و کوائف سے واقف ہوجاتا ہے، اس کی معلومات کے ساتھ ساتھ بولنے کی صلاحیت بڑھتی ہے، اس کے الفاظ کے ذخیرہ میں اضافہ ہوجاتا ہے، اگر وہ ٹی وی کے تعلیمی و تربیتی پروگراموں میں دلچسپی لے تو پڑھنے لکھنے میں اس کے لئے یہ مددگار ثابت ہوسکتے ہیں لیکن ٹی وی کے تعمیری نتائج کے مقابلہ میں نقصان دہ پہلو کچھ زیادہ ہیں اس لئے بہتر یہ ہوگا کہ ٹی وی کو بچوں کے لئے قطعی ممنوع قرار دینے کے بجائے اس کا استعمال محدود کردیا جائے، وہ اپنے فرصت کے لمحات میں اصلاحی سبق آموز اور صاف ستھرے تفریحی پروگرام دیکھیں، سرپرستوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ٹی وی کو بچوں پر حاوی نہ ہونے دیں، خود ساتھ بیٹھ کر اچھے ٹی وی پروگرام بچوں کو دکھائیں اور ان کے جو منفی پہلو ہو اس کے نقصانات بھی بچوں پر واضح کردیں، خاص طور پر بچوں کے مطالعہ یا اسکول کا ہوم ورک کرنے اور اسی طرح کے دوسرے ضروری کاموں کا جو وقت ہے اس میں بچوں سے ٹی وی کو دور رکھیں۔

یاد رکھئے! جن گھروں میں ٹیلی ویژن گھنٹوں چلتا رہتا ہے تو صوتی آلودگی سے بچوں کی سماعت پر اس کا برا اثر پڑتا ہے، امریکہ میں ۳۰ سے ۳۵ فیصد بچے اسی لئے بہرے پن کے شکار ہوگئے ہیں، کتنے ہی بچوں کی بینائی خراب ہوچکی ہے اور انہیں کم عمری میں عینک کا سہارا لینا پڑا ہے، حقیقت یہ ہے کہ بچے گیلی مٹی کی طرح ہوتے ہیں جس سانچے میں چاہیں، آپ انہیں ڈھال سکتے ہیں مگر اس کے لئے ان کے بڑوں کو بھی تھوڑا بدلنا پڑے گا، تبھی آپ ان کی صحیح نگرانی اور رہبری کرسکتے ہیں، اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی مشغول زندگی کا کچھ وقت بچوں کے لئے فارغ کریں اور ان کو ساتھ بٹھا کر ایسے ٹی وی پروگرام دیکھیں جو معیاری ہوں، اسی طرح بچوں کے تعلیمی کیریر پر ٹی وی کے مضر اثرات کا مقابلہ کرکے اس کی خوبیوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ بلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

اعتبار اور منافقت

فہیم اختر۔لندن

ایسی باتیں معاشرے میں عام طور دیکھی یا پائی جاتی ہیں، جہاں ہمیں اپنی منافقت کا علم ہی نہیں ہوتا ہے۔ ہم اکثر لوگوں سے کسی کے بارے میں پوچھ لیتے ہیں جو ہمارے لیے ضروری نہیں ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر مسجد سے نماز پڑھ کر جب میری ملاقات سلطان سے ہوئی تو سلام کے بعد حال چال پوچھا۔ یہ بھی پوچھا کہ نسیم کا کیا حال ہے، سلطان نے مسکرا کر جواب دیا کہ آج کل نسیم سے میری ملاقات نہیں ہوتی جبکہ کل ہی نسیم نے مجھے بتایا کہ وہ سلطان کے گھر گیا تھا اور دونوں نے ایک ساتھ ناشتہ کیا۔اب یہاں غور کیا جائے تو یہ بات صاف عیاں ہے کہ سلطان یا تو یہ چھپانا چاہ رہا ہے کہ وہ نسیم سے نہیں ملتا یا وہ دوسروں کی بات کرنے سے گریز کر رہا ہے۔ گویا یہاں دونوں معنوں میں سلطان کی بات غلط نہیں ہے۔

زندگی میں جب اعتبار کسی سے اٹھ جائے تو زندگی عذاب بن جاتی ہے۔اعتبار کا اٹھنا اور اٹھ جانا کئی معنوں میں ایک ایسا عمل ہے جس سے ہم سب دوچار ہوتے رہتے ہیں۔

مثلاً کوئی بات ہم نے کی اور اسی بات کو ہم نے کسی اور سے سنا۔جس سے ہمیں اس وقت ایک دھچکا لگتا ہے کہ آخر یہ بات اس بندے تک کیوں کر پہنچی۔اور پھر ان ہی باتوں سے ہمارے درمیان آپس میں نااتفاقی پیدا ہونے لگتی ہے۔ جو کبھی کبھی دوستی سے دشمنی میں تبدیل ہوجاتی ہے اور ایک پر اعتماد مضبوط رشتہ پل بھر میں شیشے کی طرح چور چور ہوجاتا ہے۔اسی دوران بات کہنے اور بات سننے والے کے درمیان ایک غلط فہمی بھی پیدا ہونے لگتی ہے۔تاہم ایسا بھی نہیں ہے بلکہ کبھی کبھار ہم باتوں باتوں میں سنی سنائی ہوئی بات کو جانے انجانے میں دورانِ گفتگو کہہ جاتے ہیں۔یہ بات سچ ہے کہ جب دو لوگ گفتگو کرتے ہیں تو عموماً گفتگو ماحول، حالات، یا پھر کسی فرد پر ہی مبنی ہوتی ہے۔جس میں اکثر ہم سب کسی کے بارے میں کسی بہانے گفتگو کر ہی جاتے ہیں۔

مذہبی نقطہ نگاہ سے منافق کے معنی عام طور پر یہ ہے کہ نفاق کرنے والا۔دو رخی کرنے والا۔یعنی زبان و قلب بظاہر مسلمان اور دل سے اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے والا منافق بھی کہا جاتا ہے اور جو کہ اسلام میں حرام ہے۔حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں سے ایک عادت ہو تو وہ بھی نفاق پر ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔وہ یہ ہیں کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے، جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب کوئی عہد کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑا کرے تو تو ناحق چلے (صحیح بخاری)۔

قرآن مجید میں منافقین کی علامات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور لوگوں میں سے بعض وہ (بھی) ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ اور یومِ قیامت پر ایمان لائے حالانکہ وہ (ہرگز) مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ کو (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں مگر (فی الحقیقت) وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ان کے دلوں میں بیماری ہے، پس اللہ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے زمین میں فساد بپا نہ کرو، تو کہتے ہیں: ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔آگاہ ہوجاؤ! یہی لوگ (حقیقت میں) فساد کرنے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) احساس تک نہیں۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (تم بھی) ایمان لاؤ جیسے (دوسرے) لوگ ایمان لے آئے ہیں، تو کہتے ہیں: کیا ہم بھی (اسی طرح) ایمان لے آئیں جس طرح (وہ) بیوقوف ایمان لے آئے، جان لو بیوقوف (درحقیقت) وہ خود ہیں لیکن انہیں (اپنی بیوقوفی اور ہلکے پن کا) علم نہیں۔اور جب وہ (منافق) اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم (بھی) ایمان لے آئے ہیں۔اور جب اپنے شیطانوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں، ہم (مسلمانوں کا تو) محض مذاق اڑاتے ہیں۔اللہ انہیں ان کے مذاق کی سزا دیتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے (تاکہ وہ خود اپنے انجام تک جا پہنچیں) سو وہ خود اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی لیکن ان کی تجارت فائدہ مند نہ ہوئی اور وہ (فائدہ مند اور نفع بخش سودے کی) راہ جانتے ہی نہ تھے۔ان کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جس نے (تاریک ماحول میں) آگ جلائی اور جب اس نے گرد و نواح کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کا نور سلب کر لیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا اب وہ کچھ نہیں دیکھتے۔یہ بہرے، گونگے (اور) اندھے ہیں پس وہ (راہِ راست کی طرف) نہیں لوٹیں گے۔یا ان کی مثال اس بارش کی سی ہے جو آسمان سے برس رہی ہے جس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک (بھی) ہے تو وہ کڑک کے باعث موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں۔اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔یوں لگتا ہے کہ بجلی ان کی بینائی اُچک لے جائے گی، جب بھی ان کے لئے (ماحول میں) کچھ چمک ہوئی ہے تو اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں، اور بصارت بالکل سلب کر لیتا، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(البقرہ: 20,8,2,)

ایسی باتیں معاشرے میں عام طور دیکھی یا پائی جاتی ہیں، جہاں ہمیں اپنی منافقت کا علم ہی نہیں ہوتا ہے۔ہم اکثر لوگوں سے کسی کے بارے میں پوچھ لیتے ہیں جو ہمارے لیے ضروری نہیں ہوتا ہے۔مثال کے طور پر مسجد سے نماز پڑھ کر جب میری ملاقات سلطان سے ہوئی تو سلام کے بعد حال چال پوچھا۔یہ بھی پوچھا کہ نسیم کا کیا حال ہے، سلطان نے مسکرا کر جواب دیا کہ آج کل نسیم سے میری ملاقات نہیں ہوتی جبکہ کل ہی نسیم نے مجھے بتایا کہ وہ سلطان کے گھر گیا تھا اور دونوں نے ایک ساتھ ناشتہ کیا۔اب یہاں غور کیا جائے تو یہ بات صاف عیاں ہے کہ سلطان یا تو یہ چھپانا چاہ رہا ہے کہ وہ نسیم سے نہیں ملتا یا وہ دوسروں کی بات کرنے سے گریز کر رہا ہے۔گویا یہاں دونوں معنوں میں سلطان کی بات غلط نہیں ہے۔کیونکہ ممکن ہے سلطان دوسروں کی بات کرنے سے گریز کر رہا ہو۔کیونکہ ہم اکثر لوگوں سے کسی کے متعلق بات کر کے اسے غیبت سمجھ بیٹھتے ہیں اور کبھی کبھی یہ باتیں غلط فہمی پیدا کر کے ہمارے درمیان تلخیاں پیدا کر دیتی ہیں۔اس طرح ایک دفعہ بابر جوں ہی مسجد کے دروازے پر پہنچا اس کا موبائل چیخنے لگا۔ بابر نے فوراً کہا 'ابھی میں کسی کے ساتھ ریسٹورینٹ میں ہوں۔بات نہیں کر سکتا'۔

مجھے لگتا ہے کہ دورانِ گفتگو کسی تیسرے بندے کے متعلق اتنا ہی بتائے جس کی ضرورت ہے۔جیسا کہ جو بات ہوئی وہی کہی جائے یا اس سے گریز کیا جائے۔اس سے زیادہ بتانا یا غلط بتانا ہی ہمیں منافقت کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی ہم تیسرے بندے کی بات کر کے اپنے دوست کو خوش یا آگاہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم اس کی نظر میں سرخرو ہو جائیں۔جس سے اعتبار تو ٹوٹتا ہی ہے اور منافقت کو بھی بڑھاوا ملتا ہے۔جو کہ ایک شرمناک بات ہے۔

دنیا کے جمہوری نظام کا اگر جائزہ لیا جائے تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ جمہوری نظام کی بنیاد ہی منافقت پر ہے۔ممکن ہے بہت سارے لوگ ہماری بات سے اتفاق نہیں کریں گے۔لیکن برطانیہ، امریکہ اور مغربی ممالک کے علاوہ چند عرب ممالک کی خارجہ پالیسی اس کی ایک عمدہ مثال ہے۔یوں بھی انگریز ہماری طرح دوسروں کی باتیں کر کے منافقت نہیں کرتا بلکہ اپنی دوہری پالیسی سے آپ کے خلاف محاذ کھول دیتا ہے۔تاہم سارے انگریزوں کو اس طرح کہنا بھی مناسب نہیں ہوگا۔کیونکہ بہت سارے انگریز اس فعل سے دور ہیں کیونکہ انہیں محسوس ہوتا کہ وہ منافقت نہیں کر سکتے اسی لیے وہ اس کا احتجاج بھی کرتے ہیں۔

منافقت میں ظاہر اور باطن کی بات بھی کافی اہم ہے۔ہم اکثر لوگوں کے خد و خال سے اپنے ذہن میں ایک خاکہ بنا لیتے ہیں۔جس سے ہمیں کبھی کبھار کافی دھوکہ ہوتا ہے۔ان میں سیاستدان، کاروباری، بابا، وغیرہ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔اس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمارا معاشرہ ایسے لوگوں کو ان کے عہدے، آن بان اور شان، شہرت، وقار، سوٹ بوٹ، رنگ و روپ اور جھوٹی تعریفوں سے ہی قدر کرتے ہیں۔تبھی تو ہم سب حقیقی باتوں سے ہٹ کر خواہ مخواہ زندگی کو عذاب بنائے پھرتے ہیں اور دھوکہ کھاتے رہتے ہیں۔

اعتبار اور منافقت کے متعلق آج ہم نے مختصر طور پر اپنا جائزہ لینا چاہا ہے۔یوں بھی ہمیں ہمیشہ اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہیے۔ہماری روزمرہ کی زندگی میں ہر انسان خود کو اعلیٰ و برتر اور دوسروں کو کمتر یا حقیر سمجھتا ہے۔جس سے ہم سب دوچار ہیں۔لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم منافقت سے بچیں اور ایک اچھا انسان بن کر سادگی سے زندگی بسر کرے تاکہ ہم اپنا اعتبار ان لوگوں پر نہ کھوئے جو سماج میں اعتبار کے قابل ہوتے ہوئے بھی غلط فہمی کے شکار ہو جاتے ہیں۔

www.fahimakhter.com

عذابِ الٰہی، کل اور آج

ڈاکٹر سلیم خان

ارشادِ ربانی ہے: ''اور مدین کی طرف ہم نے اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا اُس نے کہا اے میری قوم کے لوگو، اللہ کی بندگی کرو اور روزِ آخر کے امیدوار رہو اور زمین میں مفسد بن کر زیادتیاں نہ کرتے پھرو'' مگر انہوں نے اسے جھٹلا دیا آخر کار ایک سخت زلزلے نے انہیں آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں پڑے کے پڑے رہ گئے''۔ان آیات میں مدین والوں کا تکذیبِ حق اور انجامِ بد بیان کیا گیا ہے۔قرآن حکیم کا ایک موضوع باغی اور طاغی قوموں کا رویہ اور ان کا عبرتناک انجام بھی ہے۔اس کی حکمت یہ ہے کہ آگے چل کر اہل ایمان کا اگر ان جیسے لوگوں سے سابقہ پیش آئے تو وہ مرعوب یا مایوس نہ ہوں۔اللہ تبارک و تعالیٰ پر توکل و اعتماد کر کے ناساعد حالات میں بھی عزم و حوصلہ اور حکمت و موعظت کے ساتھ اپنا فرض منصبی نبھاتے رہیں۔سورۂ عنکبوت میں قدرے تفصیل سے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کی قوم کے بعد مختصراً مدین والوں کے فسادی بن کر دنیا والوں پر ظلم و زیادتی کا ذکر کیا گیا ہے۔سنتِ الٰہی ہر زمانے کا ظالم اسی انجام تک پہنچا دیتی ہے جس سے ماضی کی مفسد قومیں دوچار ہوئی ہیں۔

قرآن حکیم میں بنی اسرائیل پر ظلم ڈھانے والوں کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے کہ: ''اور قارون و فرعون و ہامان کو ہم نے ہلاک کیا موسیٰؑ اُن کے پاس بیّنات لے کر آیا مگر انہوں نے زمین میں اپنی بڑائی کا زعم کیا حالانکہ وہ سبقت لے جانے والے نہ تھے۔آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ میں پکڑا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آ لیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور کسی کو غرق کر دیا اللہ اُن پر ظلم کرنے والا نہ تھا، مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے''۔عصرِ حاضر کا طاغوت بھی طاقت کے گھمنڈ میں غزہ پر ظلم کیے جا رہا ہے لیکن بالآخر اسے بھی عذابِ الٰہی کا مزہ چکھنا پڑے گا۔ بنی اسرائیل کا معاملہ یہ ہے کہ وہ ماضی بعید میں فرعونیوں کی تعذیب کا شکار ہوئی اور پچھلی صدی کے اندر ظالمان کی جان کا دشمن ہو گیا۔ان پر ظلم و ستم کا پہاڑ توڑنے والے عبرتناک انجام کو پہنچے مگر ان لوگوں نے اپنے مخالفین کے انجام سے سبق سیکھ کر خود کو اس سے بچانے کے بجائے انہیں کے تباہ کن راستے کو اختیار کر لیا۔ اب حال یہ ہے کہ وہ غزہ میں فرعونیوں یا نازیوں کو شرمسار کر رہے ہیں۔ایسا اس لیے ہوا کیونکہ وہ بھی فرعون کی مانند غرور و انکبار میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

اس سرکشی کی دوسری مثال حضرت صالحؑ کی قوم میں موجود ہے۔ارشادِ قرآنی ہے: ''اور عاد و ثمود کو ہم نے ہلاک کیا، تم وہ مقامات دیکھ چکے ہو جہاں وہ رہتے تھے اُن کے اعمال کو شیطان نے اُن کے لیے خوشنما بنا دیا اور انہیں راہِ راست سے برگشتہ کر دیا حالانکہ وہ ہوش گوش رکھتے تھے''۔یہاں ان کی یہ خصوصیت بتائی گئی کہ وہ ہوش مند لوگ تھے مگر ابلیس لعین نے ان کے برے اعمال کو ان کی نظر میں خوشنما بنا کر انہیں راہِ راست سے بھٹکا دیا تھا۔فی زمانہ شیطان کے اس کام میں سب سے بڑا معاون و مددگار میڈیا ہے۔وہ ان کی کارستانیوں کو خوشنما بنا کر پیش کر حواریوں سمیت انہیں تباہی و بربادی کی جانب ہانکے جا رہا ہے۔ فرعون نے سرکشی میں ربوبیت کے دعویٰ کر دیا۔وہ بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کروا کر ان پر بے حد و حساب مظالم کرتا تھا۔حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے دربار میں بلا کم و کاست توحید کی دعوت پیش کی اور پوری قوم کے سامنے ید بیضا اور عصا کے معجزات پیش کیے مگر ان سب نے انکار کر دیا تو انہیں پہلے مرحلے میں دنیوی عذاب کے ذریعہ خبردار کیا گیا۔

فرمانِ قرآنی ہے: ''ہم نے فرعون کے لوگوں کو کئی سال تک قحط اور پیداوار کی کمی میں مبتلا رکھا کہ شاید ان کو ہوش آئے''۔اس سے بھی نہیں مانے تو: ''آخر کار ہم نے ان پر طوفان بھیجا، ٹڈی دل چھوڑے، سرسریاں پھیلائیں، مینڈک نکالے، اور خون برسایا، یہ سب نشانیاں الگ الگ کر کے دکھائیں، مگر وہ سرکشی کیے چلے گئے اور وہ بڑے ہی مجرم لوگ تھے''۔بی بی سی نے جب حال میں اسرائیلی فوج کے اندر پھیلنے والی ایک پراسرار بیماری کی خبر دی تو بے ساختہ مذکورہ بالا عذابِ الٰہی کی یاد تازہ ہو گئی۔اسرائیلی ڈاکٹروں کے مطابق غزہ کے زمینی حملے میں حصہ لینے والے کچھ فوجی 'شگیلا' نامی معدے کی بیماری کا شکار ہو رہے ہیں۔یہ بیماری غزہ کے جنگ زدہ علاقے میں حفظانِ صحت کی خراب صورتحال اور غیر محفوظ خوراک کے نتیجے میں پھیل رہی ہے۔اس خرابی کی پوری ذمہ داری اسرائیل پر ہے جس نے غزہ میں اسپتال، پانی اور بجلی سب برباد کر دیا۔

شگیلا نامی بیکٹیریا کے جسم میں داخل ہونے پر بخار، خونی یا طویل اسہال، پیٹ میں شدید درد یا مروڑ، پانی کی کمی، کمزور قوت مدافعت اور خراب صحت کی ایڈس جیسی جسمانی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔یہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتی ہے مگر مرنے سے بچ جانے والے ایچ آئی وی، ذیابیطس، کینسر یا کمزوری کا شکار بن سکتے ہیں۔یہ وبائی مرض متاثرہ شخص کے فضلے سے براہِ راست یا بالواسطہ رابطے کے ذریعے تیزی سے پھیلتا ہے۔شگیلا اکثر بے گھر افراد، بین الاقوامی مسافروں اور ہم جنس مردوں میں پایا جاتا ہے۔اس سے صیہونی فوجیوں کی اخلاقی حالت کا بھی اشارہ ملتا۔اس وبا کے پھیلنے کی وجہ غزہ میں فوجیوں کو بھیجا جانے والا اسرائیلی شہریوں کا پکا ہوا کھانا بتایا گیا ہے۔ دوسروں کے منہ سے نوالہ چھیننے والے فوجیوں کو یہ مرض ڈائریا میں مبتلا کر کے، دوسرے افراد میں منتقل ہونے لگتا ہے اس لیے انہیں الگ تھلگ کر کے علاج کے لئے واپس بھیج دیا جاتا ہے۔سوال یہ ہے کہ بدترین حفظانِ صحت کے حالات میں رہنے والے اہلیانِ غزہ اور مجاہدینِ اسلام اس بیماری سے کیونکر محفوظ ہیں اور کس طرح صیہونی فوجوں کا قافیہ تنگ کر رہے ہیں؟ اس میں سرکش اسرائیل کے لیے تنبیہ ہے کہ وہ عبرت پکڑے یا اس سے ابتر عذابِ الٰہی کا شکار ہونے کے لیے تیار ہو جائے۔

☆☆☆☆

جنت یا جہنم کے دروازے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، قَالَ الرَّجُلُ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ (۱۴)

یعنی جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں اللہ کا فرمانبردار رہا تو اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے ہوتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرے تو جنت کا ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔اور جس نے اپنے والدین کے حقوق کی ادائیگی میں اللہ کی نافرمانی کی، اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق حسن سلوک نہ کیا تو اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھلے رہتے ہیں اور اگر والدین میں ایک زندہ ہو اور اس کے ساتھ بدسلوکی کرے تو جہنم کا ایک دروازہ کھلا رہتا ہے۔کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی! اگرچہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا: اگرچہ والدین نے ظلم کیا ہو۔

شعب الایمان: ۶/ ۲۰۶، رقم الحدیث: ۷۹۱۶

اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا، محبوب نہیں رکھتا، کیا آپ ظالم ہیں؟

ابونصر فاروق

(۱) حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔(لقمان: ۱۳)

اللہ کے سوا کسی اور کو غیبی مددگار سمجھنا، اُس سے دعا مانگنا اور فریاد کرنا شرک ہے جو سب سے بڑا ظلم ہے۔غیبی مدد کے لئے اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرنا شرک ہے۔دنیا میں اپنے حق سے زیادہ لینا ظلم ہے۔کسی کو اُس کے حق سے کم دینا یا کسی کا حق مار لینا ظلم ہے۔شرک اور ظلم ایسا گناہ ہے کہ بندہ جب تک اس کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ نہیں دے گا اور جو گناہ پہلے ہو چکا ہے اُس کے لئے اللہ تعالیٰ سے برابر توبہ استغفار نہیں کرتا رہے گا یہ گناہ معاف نہیں ہوگا۔آج کل لوگ شرک، ظلم اور حق تلفی کر رہے ہیں اور اس کو گناہ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔اس لئے وہ توبہ بھی نہیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی کی فریاد بھی نہیں کرتے۔ایسے لوگوں کی کوئی دعا یا عبادت قبول نہیں ہوتی ہے۔دعا کرنے اور اس کی تعلیم دینے والے لوگوں کو اوپر لکھی ہوئی باتیں بتاتے ہی نہیں ہیں۔

(۲) ......اور (خوب جان لو کہ) ظالموں سے اللہ ہرگز محبت نہیں کرتا۔(آل عمران: ۵۷) یہاں بتایا جا رہا ہے کہ جیسے ہی کوئی فرد ظالم ہو جاتا ہے وہ اللہ کی محبت اور رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔اور جو آدمی اللہ کی محبت اور رحمت سے محروم ہو گیا اُسے شیطان اچک لیتا ہے اور اُس آدمی کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ و برباد کر دیتا ہے۔کیا ایسے مسلمان کی جو اللہ کے نزدیک ظالم بن چکا ہے نماز، دعا یا کوئی بھی عبادت قبول ہوگی؟

(۳) کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا انہیں ہدایت بخشے جنہوں نے ایمان کی نعمت پا لینے کے بعد پھر کفر اختیار کیا، حالانکہ وہ خود اس بات پر گواہی دے چکے ہیں کہ یہ رسول حق پر ہے اور اُن کے پاس روشن نشانیاں بھی آ چکی ہیں۔اللہ ظالموں کو تو ہدایت نہیں دیا کرتا۔(آل عمران: ۸۶)

یہاں کافر و مشرک کے متعلق نہیں مسلمانوں کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ جو لوگ ایمان کی نعمت پا چکے اور چمکتی ہوئی نشانیاں دیکھ کر اس بات پر خود گواہی دے چکے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات حق ہے پھر بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کرنے کو تیار نہیں ہیں تو ایسے لوگ ظالم ہیں اور ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔اللہ جس کو ہدایت نہ دے اُس کو دنیا کی کوئی طاقت ہدایت نہیں دے سکتی اور ایسے آدمی کا جہنم میں جانا یقینی ہے۔

(۴) ......اور اگر تم نے اس علم کے بعد، جو تمہارے پاس آ چکا ہے، اُن (ظالموں) کی خواہشات کی پیروی کی، تو یقیناً تمہارا شمار ظالموں میں ہوگا۔(البقرہ: ۱۴۵) اللہ نے جو علم بھیجا ہے وہ سارا کا سارا قرآن کے اندر آج بھی ویسے ہی موجود ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔جو لوگ قرآن پڑھ کر اُس کا علم حاصل کرنا نہیں چاہتے اور اللہ کے احکام کی پیروی کرنے کی جگہ اپنے فرقے کے سرداروں کی خواہشوں کی پیروی کر رہے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ ظالم قرار دے رہا ہے۔کتنے ایسے مسلمان ہیں جو اپنے آپ کو بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث اور خانقاہی کہنے کی جگہ صرف مسلمان کہہ رہے ہیں؟

(۵) ......پھر اُس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کی طرف منسوب کر کے جھوٹی بات کہے تاکہ علم کے بغیر لوگوں کی غلط رہنمائی کرے۔یقیناً اللہ ایسے لوگوں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔(الانعام: ۱۴۴)

یہاں اُن عالموں اور مولویوں کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ قرآن اور حدیث میں دین کی جو سچی باتیں بتائی گئی ہیں اُن کی تعلیم عام لوگوں کو نہیں پہنچا کر اپنی من گھڑت باتوں کو دین کی باتیں بتا کر اپنے پیچھے چلنے والوں سے اُن کی پیروی کرا رہے ہیں۔ان لوگوں کے پیچھے چلنے والے قیامت میں اللہ تعالیٰ سے کیا کہیں گے یہاں پڑھیے: ''وہاں یہ کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ذرا ہمیں دکھا دے اُن جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا۔ہم انہیں پاؤں تلے روند ڈالیں گے، تاکہ وہ خوب ذلیل و خوار ہوں۔'' (حم السجدہ: ۲۹)

آج کے یہ دنیادار اور دولت کی پجاری نام نہاد رہنما کسی دوسرے کو سیدھی راہ کیا دکھائیں گے اللہ خود اُن کو سیدھے راستے پر چلنے سے محروم کر دیتا ہے۔ظاہر میں یہ لوگ عالم اور فاضل سمجھے جاتے ہیں لیکن ان آیات کی روشنی میں اللہ کے نزدیک دراصل شیطان کے ساتھی بنے ہوئے ہیں۔

(۶) حقیقت یہ ہے کہ اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرتا، لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔(آج یہ دنیا کی زندگی میں مست ہیں) اور جس روز اللہ ان کو اکٹھا کرے گا تو (یہی دنیا کی زندگی انہیں ایسی محسوس ہوگی) جیسے یہ صرف ایک گھڑی بھر آپس میں جان پہچان کرنے کو ٹھہرے تھے (اُس وقت ثابت ہو جائے گا کہ) اصل میں سخت گھاٹے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی ملاقات کو جھٹلایا اور ہرگز وہ سیدھی راہ پر نہ تھے۔(یونس: ۴۴/ ۴۵)

(۷) پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ بہتر انسان وہ ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد خدا کے خوف اور اُس کی رضا کی طلب پر رکھی ہو یا وہ جس نے اپنی عمارت ایک وادی کی کھوکھلی بے ٹھہرتے والی کگار پر اٹھائی اور وہ اُسے لے کر سیدھی جہنم کی آگ میں جا گری؟ ایسے ظالم لوگوں کو اللہ کبھی سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔(التوبہ: ۱۰۹)

دنیا میں ہر آدمی اپنی رہائشی عمارت بناتا ہے۔ایک آدمی کا محل پکی زمین پر ہے جہاں اُس کے گرنے کا کوئی ڈر نہیں اور ایک آدمی دریا کنارے پانی سے کٹنے والی زمین پر مکان بناتا ہے، جو سیلاب کے پانی میں بہہ جائے گا۔جو لوگ اللہ کی رضا، خوشنودی اور فرماں برداری کی زندگی گزار رہے ہیں وہ اپنی پکی مستحکم مضبوط عمارت بنا رہے ہیں اور جو لوگ اللہ کو بھول کر دنیاداری میں لگے ہوئے ہیں اُن کا سارا کام دریا کے کگار پر مکان بنانے جیسا ہے جس کو ایک نہ ایک دن برباد ہو ہی جانا ہے۔

دنیا کی زندگی میں انسان آخرت کو بھولا ہوا ہے۔اور شیطان اُس کو بہلاوے میں ڈالے ہوئے ہے۔نادان انسان سمجھ رہا ہے کہ جیسے اُس کو موت آنی ہی نہیں ہے۔قیامت تک جینے کے منصوبے بنا رہا ہے اور زمین پر ہی شداد کی طرح اپنی جنت بنانے میں لگا ہوا ہے۔لیکن جب موت اُس کو اپنے پنجے میں کس کر دنیا سے لے جائے گی اور قیامت برپا ہونے کے بعد جب اُس کو اپنی ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم والی زندگی کا سامنا ہوگا تب اُس کی سمجھ میں آئے گا کہ اس آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کتنی چھوٹی اور مختصر تھی۔اُس وقت یہ سوچے گا کہ کاش میں نے اس حقیقت کو سمجھا ہوتا تو آج یہ انجام نہ دیکھنا پڑتا۔لیکن اُس وقت اُس کا ایسا سوچنا اُس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔کاش دنیا میں ہی اس ناسمجھ اور نادان انسان کو عقل اور ہوش آ جائے۔ جو لوگ ظالم بن کر آج زندگی گزار رہے ہیں دنیا میں تو وہ اللہ کی رحمت، برکت، فضل اور اجر و انعام سے محروم ہیں ہی، ان کی آخرت بھی تباہ و برباد ہو جائے گی اور اُس وقت اپنی نادانی کا احساس ہوگا کہ ایک گھڑی بھر کی دنیا کے عیش و عشرت کے لئے ہم ہمیشہ ہمیشہ کی جنت سے محروم ہو گئے۔

(۸) ...... کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکراتِ موت میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں، اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ لاؤ نکالو اپنی جان، آج تمہیں اُن باتوں کے بدلے میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت لگا کر ناحق بکا کرتے تھے، اور اُس کی آیات کے مقابلے میں سرکشی (بغاوت) دکھاتے تھے۔(الانعام: ۹۳)

یہاں بتایا جا رہا ہے کہ کافر و مشرک اور ظالم لوگوں اور اُن کے جیسے بن جانے والے مسلمانوں کی موت کا وقت جب آتا ہے تب کاش تم اُن کی بے بسی کی حالت دیکھ سکو۔وہ مرنا نہیں چاہتے لیکن موت کے فرشتے زبردستی اُن کی روح ویسے ہی قبض کرتے ہیں جیسے کوئی آدمی اپنا مال بچانے کی کوشش کر رہا ہو اور طاقت ور جستی اُس کا مال زبردستی اُس سے چھین کر لے جا رہی ہو۔اللہ سے بغاوت کرنے والے ایسے سب لوگوں کو ذلیل کرنے والا عذاب قبر میں بھی اور جہنم میں بھی دیا جاتا رہے گا۔

(۹) کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی مجاوری کرنے کو اس شخص کے کام کے برابر ٹھہرا لیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور جس نے جاں فشانی کی اللہ کی راہ میں، اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔(التوبہ: ۱۹)

دین کے نام پر نماز، روزے اور حج کا دکھاوا کرنا ویسا ہی ہے جیسے ایک آدمی ٹھنڈے ٹھنڈے آرام سے حاجیوں کو پانی پلا رہا ہے یا خانہ کعبہ کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ایسا آدمی اللہ کے نزدیک اُس آدمی جیسا نہیں ہو سکتا جو اپنی جان سے اور مال سے اللہ کی راہ میں دن رات جہاد میں لگا ہوا ہے۔دکھاوا کرنے والا مشرک بن کر ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔آج وہ جہاد نہیں ہو رہا ہے جہاں میدانِ جنگ میں لوگ دشمنوں سے لڑ کر اپنی جان دیا کرتے تھے۔آج علمی اور عقلی بنیادوں پر اسلام دینِ حق اور امن و سکون و سلامتی کا علمبردار ہے یا یہ اپنے ماننے والوں کو ظالم، انسان دشمن اور دہشت گرد بناتا ہے اس پر بحث ہو رہی ہے۔آج علمی بنیاد پر اور اپنے اعلیٰ کردار و اخلاق سے دین کو دنیا والوں کے مفید اور بہتر ثابت کرنے کا جہاد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

(۱۰) اور جب فیصلہ چکا دیا جائے گا تو شیطان کہے گا: حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کئے تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے جتنے وعدے کئے ان میں سے کوئی بھی پورا نہ کیا۔میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ اپنے راستے کی طرف تم کو دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا، اب مجھے ملامت نہ کرو اپنے آپ ہی کو ملامت کرو، یہاں نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری۔اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا، میں اُس سے بری الذمہ ہوں۔ایسے ظالموں کے لیے تو دردناک سزا یقینی ہے۔(ابراہیم: ۲۲)

جو لوگ آج قرآن و سنت کی براہ راست تعلیم حاصل کر کے اُن کی پیروی کرنے کی جگہ دکھاوا اور نام نہاد رہنماؤں کی باتوں پر عمل کر رہے ہیں وہ دراصل اللہ اور رسول کی باتوں کا انکار کر رہے ہیں یا ان باتوں کو نیچا دکھانے کا جہاد کر رہے ہیں۔اور شیطان کو خدا کی خدائی میں شریک بنائے ہوئے ہیں۔جس شیطان کی یہ پیروی کرنے میں لگے ہوئے ہیں وہ شیطان قیامت میں اپنے آپ کو مجرم نہیں مان کر انسانوں کو ہی الزام دے گا کہ ہم نے تم پر کوئی زور زبردستی کی تھی؟ تم تو خود اپنی ناپاک خواہشات کی پیروی کرنے کی وجہ سے اللہ اور رسول کی باتوں کی جگہ میرے اور میرے شاگردوں کی باتوں کی خوشی خوشی پیروی کر رہے تھے، اس لئے آج مجھ کو یہ الزام نہ دو کہ شیطان نے ہمیں گمراہ کر دیا تھا۔دراصل تم خود انتہائی گمراہ لوگ تھے۔

مسلمانوں کو تعلیم میں پانچ فیصد ریزرویشن دیا جائے: سارنگ

ناگپور، 14 دسمبر (یو این آئی) مہاراشٹر میں آل انڈیا علماء بورڈ کے وقف ونگ کے قومی صدر سلیم سارنگ نے سرمائی اسمبلی اجلاس کے دوران مسلم کمیونٹی کے لئے تعلیم میں پانچ فیصد ریزرویشن بحال کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے جمعرات کو یہاں ایک بڑے دھرنے کی قیادت کی۔ مسٹر سارنگ کی قیادت میں ایک وفد نے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار سے ملاقات کی، جنہوں نے ان کے مطالبے پر مثبت غور کرنے کا یقین دلایا۔ شہر کے یشونت اسٹیڈیم میں منعقد ہونے والے دھرنے سے پہلے مسٹر سارنگ نے سینکڑوں کارکنوں کے ساتھ دیکشا بھومی میں آئین کے معمار ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مسٹر سارنگ نے شکایت کی کہ بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے مسلم کمیونٹی کے لئے تعلیم میں پانچ فیصد ریزرویشن کو منظوری دینے کے بعد بھی مہاراشٹر میں آج تک اسے نافذ نہیں کیا گیا ہے۔ مسٹر سارنگ نے کہا، یہ ہندوستان میں جمہوریت کے لیے خطرناک ہے کہ حکومت نے عدالت سے منظور شدہ ریزرویشن کو نافذ نہیں کیا۔

سوال پوچھنے پر اپوزیشن کے ممبران پارلیمنٹ معطل

مودی حکومت جمہوریت کا کر رہی ہے قتل

نئی دہلی، 14 دسمبر (یو این آئی) کانگریس نے جمعرات کو کہا کہ پارلیمنٹ میں سکیورٹی کے مسائل پر سوال پوچھنے پر پارٹی ممبران پارلیمنٹ کو معطل کرنا جمہوریت کے خلاف ہے اور اس طرح کے قدم اٹھا کر مودی حکومت جمہوریت کا قتل کر رہی ہے۔ کانگریس تنظیم کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ جب کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ نے 13 دسمبر کو پارلیمنٹ کی سکیورٹی میں ہونے والی کوتاہیوں کے خلاف آواز اٹھائی تو حکومت نے انہیں آج معطل کر دیا۔ انہوں نے کہا، پارلیمنٹ میں سکیورٹی کی خلاف ورزیوں پر حکومت سے جواب مانگنے کے لیے اپوزیشن کے اراکین پارلیمنٹ کو معطل کرنا ایک غلط اور غیر جمہوری قدم ہے۔ ایک طرف پارٹی کے ممبران پارلیمنٹ کو احتساب کا مطالبہ کرنے پر معطل کیا جاتا ہے، وہیں دوسری طرف شرپسندوں کو داخل ہونے میں مدد کرنے والے بی جے پی ممبر پارلیمنٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے حکومت کے اس قدم کو جمہوریت کا قتل قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ جمہوریت کا قتل ہے۔ بی جے پی حکومت نے پارلیمنٹ کو ربڑ سٹیمپ میں تبدیل کر دیا ہے۔ اب جمہوری عمل دکھاوے کے لیے بھی نہیں رہا۔

کانگریس نے پارلیمنٹ کی سکیورٹی کی خلاف ورزی سے توجہ ہٹانے کی کوشش کرنے پر بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنایا

نئی دہلی: کانگریس نے جمعرات کو بی جے پی آئی ٹی سیل پر 13 دسمبر کو پارلیمنٹ کی سکیورٹی کی خلاف ورزی سے توجہ ہٹانے کا بے تابی سے انتظار کرنے کا الزام عائد کیا اور کہا کہ حیران کن طریقہ سے لوک سبھا کی سکیورٹی میں نقب لانے والے دراندازوں کو میسور سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ پرتاپ سمہا پارلیمنٹ تک رسائی فراہم کی تھی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں کانگریس جنرل سکریٹری (مواصلات) جے رام رمیش نے کہا،"بی جے پی آئی ٹی سیل دو حقائق سے توجہ ہٹانا چاہتی ہے، پارلیمنٹ کی سکیورٹی میں بہت سنگین خلاف ورزی ہوئی ہے اور یہ کہ سکیورٹی میں نقب لگانے والے دراندازوں کو میسور سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ پرتاپ سمہا نے رسائی فراہم کی تھی۔" ان کے تبصرے بی جے پی کے آئی ٹی سیل کے سربراہ امت مالویہ کے بدھ کی رات پوسٹ کی ایک سیریز کے بعد سامنے آئے، جس میں انہوں نے "نیلم آزاد سے ملئے، وہ خاتون جس نے آج پارلیمنٹ کی سکیورٹی کی خلاف ورزی کی۔ وہ ایک سرگرم کانگریس/ انڈیا اتحاد کی حامی ہے۔ وہ ایک 'آندولن جیوی' ہے، جسے کئی احتجاجی مظاہروں میں دیکھا گیا ہے۔" انہوں نے مزید لکھا، "سوال یہ ہے کہ اسے کس نے بھیجا؟ اس نے پاس حاصل کرنے کے لئے میسور سے بی جے پی ایم پی کا ہی کیوں انتخاب کیا؟ اجمل قصاب نے بھی لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کلاوا پہنا تھا۔ یہ بھی ایسی ہی چال ہے۔ یاد رکھیں کہ اپوزیشن کسی قیمت باز نہیں آئے گی۔ ہماری جمہوریت کے سب سے بڑے ادارے پارلیمنٹ کی بھی توہین کی جا رہی ہے۔" لوک سبھا میں زیرو آور کی کارروائی کے دوران سامعین کی گیلری سے دو لوگوں کے چھلانگ لگانے کے ایک دن بعد یہ تبصرے سامنے آئے۔

میوزک کنڈکٹر بیرن بوئم اور امن کارکن علی عواد اندرا گاندھی امن انعام سے سرفراز

نئی دہلی: میوزک کنڈکٹر ڈینیل بیرن بوئم اور امن کارکن علی ابو عواد کو مشترکہ طور پر اندرا گاندھی پرائز برائے امن، تخفیف اسلحہ اور ترقی سال 2023 سے نوازا گیا ہے۔ بیرن بوئم اور عواد کو سابق چیف جسٹس آف انڈیا ٹی ایس ٹھاکر کی سربراہی میں بین الاقوامی جیوری نے اس انعام کے لیے منتخب کیا۔ پریس کا جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اندرا گاندھی پرائز برائے امن، تخفیف اسلحہ اور ترقی 2023 مشترکہ طور پر دو شخصیات کو دیا جا رہا ہے جو اسرائیل۔فلسطین تنازعہ کو عدم تشدد کے ذریعے حل کرنے کے لیے اسرائیل اور عرب دنیا کے نوجوانوں اور دیگر کو یکجا کرنے کی کوششیں کرنے میں شامل رہے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ دونوں نے سیاسی اور انسانی تنازعات کو حل کرنے اور موسیقی اور امن مکالمے کے ذریعے پرامن عوامی تعاون قائم کرنے میں سماجی اور ثقافتی افہام و تفہیم کو فروغ دینے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔

بیرن بوئم اور عواد کو سابق چیف جسٹس آف انڈیا ٹی ایس ٹھاکر کی سربراہی میں بین الاقوامی جیوری نے سال 2023 کے لیے اندرا گاندھی امن ایوارڈ

کون ہیں بیرن بوئم؟

بیرن بوئم ایک ارجنٹائن میں پیدا ہونے والے ممتاز کلاسیکی پیانو پلیئر اور کنڈکٹر ہیں، جو دنیا بھر میں معروف آرکسٹرا میں سے کچھ کے ساتھ پرفارم کرنے اور ان کے انعقاد کے لیے مشہور ہیں۔ اپنی موسیقی کی کامیابیوں کے علاوہ، انہیں مغربی ایشیا میں امن اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے موسیقی کو استعمال کرنے کی کوششوں کے لیے بھی جانا جاتا ہے۔ بیرن بوئم 1992 سے جنوری 2023 تک برلن اسٹیٹ اوپیرا کے جنرل میوزک ڈائریکٹر اور اس کے آرکسٹرا، اسٹیٹس کیپل مسترہ چکے ہیں۔ بیرن بوئم کو متعدد ایوارڈز سے نوازا گیا ہے، جن میں جرمنی کا گریٹ کراس آف میرٹ، اسپین کا پرنس آف آسٹوریاس ایوارڈ، اور فرانس کا کمانڈر آف دی لیجن آف آنر شامل ہیں۔

علی ابو عواد کون ہیں؟

علی ابو عواد ایک ممتاز فلسطینی امن کارکن ہیں، جو مغربی ایشیا میں جاری تنازعات کے پرامن حل کے لیے فلسطین اور اسرائیل کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ وہ 1972 میں پیدا ہوئے۔ ان کی پرورش مہاجر خاندان میں ہوئی تھی۔ عواد اور ان کی والدہ، جو تین سال قید کے دوران ایک دوسرے سے نہیں مل سکے، نے ملاقات کی اجازت ملنے سے پہلے 17 دن کی بھوک ہڑتال کی تھی۔ یہ کامیابی ابو عواد کے عدم تشدد کے عمل کے احساس میں ایک اہم لمحہ تھا کہ گاندھیائی اصول آزادی اور وقار کے مقصد کو حاصل کرنے کا راستہ ہو سکتے ہیں۔

اتراکھنڈ حکومت کو راحت

ہائی کورٹ نے کان کنی کیلئے مشینری کے استعمال پر عائد پابندی ہٹائی

نینی تال، 14 دسمبر (یو این آئی) اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے جمعرات کو جاری اپنے اہم فیصلے میں ریاستی حکومت کو راحت دیتے ہوئے دریاؤں سے ڈریجنگ پالیسی کے تحت کان کنی کے لیے مشینوں کے استعمال کی اجازت دے دی۔ عدالت نے حکومت کو کان کنی کے نام پر چلنے والے جنگل راج کے خلاف زبانی طور پر تنبیہ کی اور غیر قانونی کان کنی کو روکنے اور اس کی نگرانی کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔ عدالت کے اس فیصلے سے ریاستی حکومت کو بڑی راحت ملی ہے۔ اس سے قومی اہمیت کے منصوبوں کی تعمیر میں حائل ایک بڑی رکاوٹ بھی دور ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے ریل وکاس نگم اور ریاستی حکومت کا مطالبہ مان لیا۔ آج قائم مقام چیف جسٹس منوج کمار تیواری اور جسٹس وویک بھارتی شرما کی ڈبل بنچ میں ریاستی حکومت اور ریل وکاس نگم کی جانب سے دائر درخواستوں پر سماعت ہوئی۔ ریل وکاس نگم کی طرف سے داخل کی گئی درخواست میں کہا گیا تھا کہ ہائی کورٹ کی طرف سے دریاؤں کے کناروں پر ڈریجنگ کے لیے مشینوں کے استعمال پر پابندی کے سبب ریاست میں چلائے جا رہے قومی اہمیت کے پراجیکٹس لٹک رہے ہیں۔ دوسری طرف ایڈوکیٹ جنرل ایس این بابلکر اور چیف اسٹینڈنگ ایڈوکیٹ سی ایس راوت نے ریاستی حکومت کی جانب سے عدالت میں پیش ہوتے ہوئے کہا کہ کان کنی اور ڈریجنگ کان کنی میں فرق ہے۔ دونوں کے لیے مختلف پالیسیاں اور قواعد بنائے گئے ہیں۔ ڈریجنگ کے دوران نکالی گئی معدنیات کو قومی اہمیت کے منصوبوں کی تعمیر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مشینوں کے استعمال کے بغیر ڈریجنگ ممکن نہیں۔ دستی کان کنی کے لیے مزید کارکنوں کی ضرورت ہوگی جو ممکن نہیں ہے۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ اس نے غیر قانونی کان کنی کو روکنے کے لیے ایک معیاری آپریٹنگ پروسیجر (ایس او پی) تشکیل دیا ہے۔ اس کے تحت ریاستی اور ضلعی سطح پر دو کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ مائننگ کمپنیوں اور ایجنسیوں کے لائسنس منسوخ کرنے، سیکیورٹی منی ضبط کرنے اور انہیں بلیک لسٹ کرنے کا بھی انتظام ہے۔ درخواست گزار مشینوں کے خلاف کوئی ٹھوس حقائق پیش نہیں کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی عدالت نے ریل وکاس نگم کی مداخلت کی عرضی کو قبول کرتے ہوئے اپریل 2024 میں سماعت کی تاریخ مقرر کر دی۔ خیال رہے کہ 19 دسمبر 2022 کو ہائی کورٹ نے گگن پراشر بنام ریاستی حکومت کے معاملے میں ایک حکم جاری کیا تھا، جس میں ندی کے کناروں سے ڈریجنگ کے تحت کان کنی کے لیے مشینوں کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے حکومت کو کئی مسائل کا سامنا کرنا شروع ہو گیا۔ ندیوں کا بہاؤ رک جانے سے سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس کے علاوہ قومی اہمیت کے بڑے منصوبے تعطل کا شکار ہیں۔

فخر سے کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں

جہاں مرضی عبادت کروں گا، مجھے کون روکے گا! محمد سمیع کا بیان

نئی دہلی: ہندوستانی فاسٹ بولر محمد سمیع نے آئی سی سی ون ڈے ورلڈ کپ 2023 میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ وہ پہلے 4 میچوں میں نہیں کھیل سکے تھے۔ لیکن اس کے بعد جب انہیں موقع ملا تو انہوں نے ٹورنامنٹ کے باقی 7 میچوں میں تہلکہ مچا دیا۔ انہوں نے 5.26 کی اوسط سے سب سے زیادہ 24 وکٹیں حاصل کیں۔ محمد سمیع نے سری لنکا کے خلاف میچ میں زبردست بولنگ کی۔ اس میچ کی ایک ویڈیو کافی وائرل ہوئی تھی، جس میں سمیع 5 وکٹیں لینے کے بعد زمین پر جھک رہے تھے۔ تب کچھ لوگوں پاکستانیوں نے سوشل میڈیا پر کہا تھا کہ سمیع ایک ہندوستانی مسلمان ہے، سجدہ کرنا چاہتے تھے، لیکن خوفزدہ تھے اور ہندوستان میں خوف کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکے۔ ایسی باتوں کے پر سمیع کا کہنا تھا کہ "میں فخر سے کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں، جہاں مرضی ہوگی عبادت کروں گا، مجھے کون روکے گا!" خیال رہے کہ محمد سمیع بدھ (13 دسمبر) کو آج تک کے ایک پروگرام میں شریک تھے، جہاں انہوں نے یہ بیان دیا۔

سمیع نے کہا "یار! اگر کوئی سجدہ کرنا چاہے تو کون روکے گا؟ اگر میں یہ کرنا چاہتا ہوں تو میں یہ کروں گا۔ میں مسلمان ہوں، میں فخر سے کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ میں ایک ہندوستانی ہوں اس لیے میں فخر سے کہتا ہوں کہ ہاں میں ہندوستانی ہوں۔ اس میں حرج کیا ہے؟ مجھے کوئی مسئلہ تھا تو بھائی مجھے یہاں انڈیا میں نہیں رہنا چاہیے تھا۔ اگر مجھے سجدہ کرنے کے لیے کسی کی اجازت درکار ہوتی تو میں یہاں کیوں رہوں گا؟" اسٹار فاسٹ بولر شامی نے کہا "میں نے انسٹاگرام پر وہ تمام چیزیں بھی دیکھی ہیں جنہیں میں سجدہ کرنا چاہتا تھا اور نہیں کیا۔ ارے بھائی کیا میں نے پہلے کبھی ایسا کیا ہے؟ میں اس سے قبل بھی 5 وکٹیں لے چکا ہوں۔ میں نے سجدہ نہیں کیا لیکن جس دن مجھے سجدہ کرنا ہوگا تو بتائیے کہ کہاں کروں؟ میں اسے ہندوستان کے ہر پلیٹ فارم پر کروں گا۔ اور مجھ سے کوئی سوال پوچھ کر تو دکھائے۔ یہ لوگ صرف پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ وہ کسی سے محبت نہیں کرتے۔"

سمیع نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "یہ چھٹا اوور تھا اور 3 پہلے ہی آؤٹ ہو چکے تھے۔ یہاں سے، میرے ذہن میں اگلے 3-4 اوورز میں 5 وکٹیں لینا تھا۔ اس وقت میں پوری کوشش کر رہا تھا، 200 فیصد، اپنی صلاحیت سے زیادہ اور میں تھک چکا تھا۔ جب میں نے 5 وکٹیں لیں تو میں گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔ لوگوں نے اس کے میمز بنائے۔ لوگ اتنے فارغ ہیں کہ ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔" خیال رہے کہ ہندوستانی ٹیم اس وقت جنوبی افریقہ کے دورے پر ہے۔ یہاں دونوں ٹیموں کے درمیان 3 ٹی ٹوئنٹی، 3 ون ڈے اور 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز کھیلی جانی ہے۔ ٹی ٹوئنٹی سیریز کے 2 میچ مکمل ہو چکے ہیں۔ جس میں ہندوستان 0-1 سے پیچھے ہے۔ شامی کو افریقہ کے دورے پر ٹیسٹ سیریز کھیلنی ہے۔ لیکن اس کے لیے انہیں اپنی فٹنس ثابت کرنا ہوگی۔ اس سوال پر سمیع نے آج تک کے ایجنڈے میں کہا، میں تیار ہوں لیکن اگر کوئی تکلیف نہ ہو۔ مجھے کافی عرصے سے ایڑی میں درد ہو رہا ہے۔ اسے اپنا چیک اپ کروانے کی ضرورت ہے۔ اگر سب کچھ ٹھیک ہو گیا تو میں جاؤں گا۔ اگر مجھے ٹیم کے لیے کھیلنا ہے، چاہے میری ٹانگ کٹ جائے، میں کھیلتا ہوں۔

ڈبروگڑھ ہوائی اڈے کا نام چاؤلنگ سوکاپھا رکھنے کا مطالبہ

نئی دہلی، 14 دسمبر (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ممبر امار گریٹا نے جمعرات کو راجیہ سبھا میں آسام کے ڈبروگڑھ ہوائی اڈے کا نام خطے کے مقبول شہنشاہ چاؤلنگ سکاپھا کے نام پر رکھنے کا مطالبہ کیا۔ ایوان میں وقفہ سوال کے دوران، مسٹر مار گریٹا نے "چیئر کی اجازت سے اٹھائے گئے معاملے" کے دوران کہا کہ آسام میں اہوم سلطنت کے بانی چاؤلنگ سکاپھا بھی شہنشاہ اشوک اور چندر گپت موریہ کی طرح شاندار اور عظیم تھے۔ شہنشاہ چاؤلونگ سوکاپھا نے جدید آسام کی تشکیل کی ہے۔ بی جے پی رکن نے کہا کہ ان کی یاد کو برقرار رکھنے اور ان کے احترام کے لیے مرکزی شہری ہوابازی کی وزارت کو ڈبروگڑھ ہوائی اڈے کا نام شہنشاہ چاؤلونگ سوکاپھا ہوائی اڈہ رکھ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک چھوٹا سا قدم ہوگا لیکن دنیا کو شہنشاہ چاؤلنگ سوکاپھا کے بارے میں بتانے کا ایک بہتر طریقہ ہوگا۔

نکسلیوں کے آئی ای ڈی دھماکے میں بی ایس ایف کا سپاہی شہید

کانکیر، 14 دسمبر (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے کانکیر ضلع کے نکسل متاثرہ پرتاپور تھانہ علاقہ کے مہالہ جنگلات میں نکسلیوں نے آج ایک آئی ای ڈی دھماکہ کر دیا جس کی وجہ سے بی ایس ایف کا ایک سپاہی شہید ہو گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ دیویانگ پٹیل نے واقعہ کی تصدیق کی ہے۔ مہالا بی ایس ایف کیمپ سے سپاہیوں کا ایک دستہ گشت پر روانہ ہوا تھا۔ اس دوران نکسلیوں نے جنگل کے درمیان میں فوجیوں کو نشانہ بنایا اور آئی ای ڈی دھماکہ کیا، جس میں بی ایس ایف سپاہی اکھلیش رائے دھماکے کی زد میں آ گئے۔ فوجی کو تشویشناک حالت میں پکھنجور سول اسپتال لے جایا جا رہا تھا لیکن وہ راستے میں ہی دم توڑ گیا۔ علاقے میں سرچ آپریشن تیز کر دیا گیا ہے۔

کرناٹک: کانگریس کے عشائیہ میں 3 بی جے پی اراکین اسمبلی کی شرکت کے بعد سیاسی ہلچل شروع

کرناٹک میں ایک نئی سیاسی ہلچل شروع ہو گئی ہے جو بی جے پی کے لیے پریشان کرنے والی ہے۔ دراصل کانگریس قانون ساز پارٹی کی میٹنگ کے بعد بدھ کی شب عشائیہ کا نظم تھا جس میں بی جے پی کے تین اراکین اسمبلی کی شرکت ہوئی۔ اس خبر کے پھیلتے ہی کرناٹک میں سیاسی ہلچل بڑھ گئی اور کرناٹک بی جے پی صدر بی وائی وجیندر کا بیان بھی منظر عام پر آیا۔ انھوں نے کانگریس کے عشائیہ میں اپنے تین اراکین اسمبلی کے شامل ہونے کو سنگین معاملہ قرار دیا ہے۔ صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ وہ ان اراکین اسمبلی سے وضاحت مانگیں گے جو کانگریس کے عشائیہ میں شامل ہوئے تھے۔ اس معاملے میں کانگریس کے ریاستی صدر اور کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ انھوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ بی جے پی اراکین اسمبلی نے کانگریس قانون ساز پارٹی کی میٹنگ میں حصہ نہیں لیا تھا، وہ ان کی دعوت پر بدھ کی شب صرف عشائیہ میں ہی شامل ہوئے تھے۔

رام رحیم کو پیرول مل رہا ہے تو حکومت دیگر قیدیوں کی درخواستوں پر بھی غور کرے، ہائی کورٹ کی ہدایت

نئی دہلی: شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی (ایس جی پی سی) نے ڈیرا سچا سودا کے سربراہ گرمیت رام رحیم کو ہریانہ حکومت کی طرف سے پیرول پر رہا کیے جانے کے خلاف پنجاب۔ہریانہ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ اس پر سماعت کے دوران عدالت نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ جن قوانین کے تحت رام رحیم کو پیرول مل رہی ہے، حکومت باقی قیدیوں کی درخواستوں پر بھی غور کرے۔ ٹائم آف انڈیا کے مطابق، ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ یہ بتائے کہ کیا رام رحیم جیسے جرائم والے جیل کے قیدیوں کو قواعد کے تحت پیرول دی گئی ہے۔ اس حوالے سے عدالت نے قیدیوں کی درخواستوں پر حکام کی جانب سے کیے گئے فیصلوں سے متعلق رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ قائم مقام چیف جسٹس ریتو بہری اور جسٹس ندھی گپتا کی ڈویژن بنچ نے ایس جی پی سی کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کرتے ہوئے یہ احکامات جاری کئے۔ فروری میں داخل کی گئی ایس جی پی سی کی عرضی کے مطابق، اسی مہینے میں رام رحیم کی پیرول کے لیے منظور کیے گئے ڈویژنل کمشنر کے حکم پر ایک نظر ڈالنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں ایک ایسے معاملے میں عارضی رہائی دی گئی تھی جس میں انہیں سزا سنائی گئی تھی۔ جس کے بارے میں کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔ رام رحیم کو قتل کے دو الگ الگ مقدمات میں مجرم قرار دیا گیا تھا جس کے لیے اسے 17 جنوری 2019 اور 18 اکتوبر 2021 کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ دریں اثناء رام رحیم ریاستی حکومت کی طرف سے دی گئی 21 دن کی فرلو حاصل کرنے کے بعد بدھ کو روہتک کی سنار یا جیل پہنچ گئے۔ اس سے پہلے وہ کل 70 دنوں کے لیے جیل سے رہا ہو چکے ہیں۔

حسنین مسعودی نے لوک سبھا میں کئی معاملات اُجاگر کئے

سری نگر، 14 دسمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر کے رکن پارلیمان برائے جنوبی کشمیر جسٹس (ر) حسنین مسعودی نے لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے دوران مرکزی وزیر برائے شہری ہوابازی سے کہا کہ ماضی میں سرینگر سے شارجہ براہ راست پروازیں جایا کرتی تھیں لیکن بدقسمتی سے اس سروس کو بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سرینگر سے شارجہ کے ساتھ ساتھ اُن دیگر مقامات پر براہ راست ہوائی سروس بحال کی جائے جہاں مسلمانوں کے مقدس اور بابرکت مقامات واقع ہیں۔ اس کے علاوہ مسعودی نے مطالبہ کیا کہ وادی اور جموں کے اُن علاقوں میں ماضی کی طرح ہیلی کاپٹر سروس شروع کی جائے جو موسم سرما کے دوران برفباری کی وجہ کٹ کر جاتے ہیں۔ ایوان میں موجود وزیر موصوف نے یقین دہانی کرائی کہ دونوں معاملات کو حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ حسنین مسعودی نے لوک سبھا میں زور دے کر کہا کہ طویل صدارتی راج اور منتخب حکومت کی عدم موجودگی کے نتیجے میں جموں وکشمیر میں گورننس بہت بہت زیادہ متاثر ہو کر رہ گئی ہے۔ مسعودی نے کہا کہ افسر شاہی کے منفی اثرات صحت اور خاندانی بہبود جیسے سرکاری محکموں میں عملے کی شدید کمی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ انہوں نے جیالوجی اینڈ مائننگ محکمے میں افرادی قوت کے بحران کا سوال بھی اُٹھایا۔ ایوان میں موجودہ کانوں کے وزیر پرہلاد جوشی نے اپنے جواب میں خالی آسامیوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے اعتراف کیا کہ محکمے میں مختلف زمروں میں 50 فیصد سے زیادہ آسامیاں خالی ہیں اور ان آسامیوں کو پُر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسعودی نے نشاندہی کی کہ افرادی قوت کا بحران غیر قانونی کان کنی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور لائیوں کی طرف سے مائننگ لیز میں غیر مجاز اور یکطرفہ اضافہ یا توسیع، جیسا کہ کھریو۔کھموہ کے علاقے اور دریائے جہلم میں ریت کی کان کنی میں رپورٹ کیا گیا ہے۔ انہوں نے وزیر سے کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ الاٹ شدہ کی صحیح حد بندی کی جائے۔ مسعودی نے یہ بھی شکایت کی کہ جموں وکشمیر انتظامیہ معدنی ترقی کے فنڈ کے انتظام کے لئے گورننگ کونسل تشکیل دینے میں ناکام رہی ہے اور فنڈ میں سے بڑی رقم قانونی قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور حکومتی ہدایات کی پرواہ کئے بغیر غیر مجاز طریقے سے خرچ کی گئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گورننگ کونسل بنایا جائے اور فنڈ کا انتظام کیا جائے۔ مسعودی نے محکمہ میں کام کرنے والے ڈیلی ریٹیڈ ورکرز کو مستقل کرنے اور جے کے سی ایل کے 51 ڈیلی ریٹیڈ ورکرز کو محکمہ میں پہلے سے تعینات دیگر جے کے سی ایل ورکرز کی طرح تعینات کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

حاجی عرفات شیخ، مسجد محمد بن عبداللہ ڈیولپمنٹ کمیٹی کے چیئرمین نامزد

ممبئی 14 دسمبر (یو این آئی) ہندوستان کی سب سے بڑی مسجد یعنی بابری مسجد جس کا نام اب مبینہ طور پر محمد بن عبداللہ رکھا گیا ہے اس مسجد کے چیئرمین کے عہدے پر مہاراشٹر مائناریٹی کمیشن کے سابق چیئرمین حاجی عرفات شیخ کو نامزد کیا گیا ہے۔ اتر پردیش سنی وقف بورڈ کے چیئرمین ظفر فاروقی نے اس عہدے پر حاجی عرفات کو منتخب کرتے ہوئے اس مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ اسکی تعمیر اور تزئین کی باگ ڈور بھی اُنکے ہاتھوں میں سونپ دی ہے۔ اس موقع پر حکومتی حکام اعلیٰ عہدیداران کے ساتھ ساتھ مسجد انتظامیہ کے ٹرسٹی عبداللہ ابن اثمر، ڈاکٹر عابد سید، مولانا محمد مدنی عبدالرب بھی موجود تھے۔

اتر پردیش سنی وقف بورڈ کے چیئرمین ظفر فاروقی کے مطابق مسجد محمد بن عبداللہ ڈیولپمنٹ کمیٹی کا چیئرمین حاجی عرفات شیخ کو نامزد کرنے کا اصل مقصد یہی ہے کہ مسجد کی تعمیر کو سنجیدگی سے پائی تکمیل تک پہنچایا جائے۔ حاجی عرفات شیخ کو مسجد محمد بن عبداللہ ڈیولپمنٹ کمیٹی اور انڈو اسلامک کلچر کا ٹرسٹی اور ایڈوائزر کے عہدے پر منتخب کرتے ہوئے ہمیں بہت خوشی ہو رہی ہے کہ اسلامک شعبوں میں سرگرم رہنے والا ایک باشعور نوجوان کو ہم نے یہ ذمہ داری سونپی ہے ہمیں امید۔ ہی نہیں کامل یقین ہے کہ حاجی عرفات شیخ اس ذمہ داری کو بخوبی نبھائیں گے اور مسلمانوں کے اہم مذہبی معاملہ کو عملی جامہ پہنانے میں اہم رول ادا کریں گے۔ حاجی عرفات شیخ نے اس معاملہ میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے لیے باعث فخر ہے کہ جو مسئلہ جو ایک طویل مدت سے تعطل کا شکار تھا وہ نہ صرف حل ہوا بلکہ اس مقام پر جو مسجد تعمیر کی جائیگی اسکی ذمہ داری کے اہل سمجھتے ہوئے مجھ پر ایک ذمہ دار محکمہ کے اعلیٰ افسر نے اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یہ نیک کام میرے سپرد کیا ہے۔ انشاء اللہ میں ضرور اس مسجد کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں گا۔ انہوں نے بتایا کہ اس کار نیک میں ہندستان کے سارے عالم دین مذہبی رہنما، اسلامک اسکالر سمیت ہر مسلک اور ہر شعبے سے وابستہ افراد سے گفتگو ہوئی اور ان کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ مجھے ان کا عملی تعاون بھی حاصل رہے گا۔ میں میڈیا کے ذریعے یہ کہنا چاہونگا کہ تمام شرعی پہلوؤں پر غور و خوض کے بعد ہی مسجد تعمیر کی جائیگی۔ میرا دعویٰ ہیں کہ یہ مسجد اور ادارہ ہندستان میں دعا اور دوا کا اہم مرکز رہیگا۔ اسکی تعمیر و تزئین اللہ کے حکم سے اتنی دلکش و دیدہ زیب ہوگی کہ اسکے بعد کوئی تاج محل دیکھنے نہیں جائے گا مگر ہماری مسجد محمد بن عبداللہ کی ایک جھلک دیکھنے ضرور آئیگا۔۔۔ اس مسجد کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ہندستان کی پہلی مسجد ہوگی جو اسلام کی پانچ فرائض کی تعمیر پر مبنی ہوگی پانچ مینار تعمیر ہوں گے۔

پنجاب یونیورسٹی میں ’اردو اور فارسی کا باہمی رشتہ‘ کے موضوع پر خصوصی خطبہ

پروفیسر ڈاکٹر زین العبا نے پنجاب میں فارسی کی آمد اور پنجابی زبان و ادب اور تہذیب پر فارسی کے اثرات پر گفتگو کی

چنڈی گڑھ: پنجاب اردو اکیڈمی، مالیر کوٹلہ (حکومت پنجاب) کے اشتراک سے شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ میں "اردو اور فارسی کا باہمی رشتہ" کے عنوان پر ایک خصوصی خطبے کا انعقاد کیا گیا جس میں شعبہ فارسی، دہلی یونیورسٹی کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر زین العبا نے طلبا سے خصوصی خطاب میں پنجاب میں فارسی کی آمد اور پنجابی زبان و ادب اور تہذیب پر فارسی کے اثرات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب فارسی زبان و ادب کی آبیاری کے لیے ایک سازگار مقام رہا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے چند تاریخی کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ اسلامی دور سے قبل فارسی زبان پنجاب میں آ چکی تھی۔ اردو اور فارسی کے رشتے پر گفتگو کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ اردو ادب کی اکثر اصناف سخن فارسی سے اردو میں آئی ہیں۔ جن میں غزل، قصیدہ، مرثیہ، مثنوی، رباعی، داستان وغیرہ کا خصوصی طور سے ذکر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو ہی نہیں بلکہ برصغیر کی کئی زبانوں کی نشو و نما میں فارسی زبان نے اہم رول ادا کیا ہے۔ پروفیسر زین العبا نے فارسی اور اردو کے رشتے کو ایک فطری رشتہ بتاتے ہوئے کہا چونکہ فارسی زبان ہند ایرانی کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے اسی نسبت سے اردو اور فارسی میں فطری رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ دونوں زبانوں کی اصطلاحات اور مرکبات میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ نیز انہوں نے طالب علموں کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ اردو زبان نے عربی کے مقابلے میں فارسی زبان کا رنگ و آہنگ زیادہ قبول کیا ہے۔ مہمانانِ خصوصی کا تعارف کراتے ہوئے شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر علی عباس نے اردو اور فارسی زبانوں میں پائی جانے والی لفظیاتی مماثلتوں پر خصوصی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں داخل ہو کر کس طرح اپنے اصطلاحی اور لغوی معنی سے جدا ہو کر نئی زبان کا حصہ بن جاتے ہیں، اسی لیے اردو میں بولے جانے والے الفاظ خواہ وہ عربی الاصل ہوں یا فارسی، اب ان کی شناخت اردو الفاظ ہی کی حیثیت سے ہے۔ پروفیسر ریحانہ پروین صاحبہ نے پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے اپنے صدارتی کلمات میں اردو اور فارسی کی باہمی رشتے پر مختصر اور جامع گفتگو کی۔ شعبے کے چند طالب علموں نے اردو اور فارسی کے اشعار بھی پڑھے۔ واضح ہو کہ اس پروگرام کی نظامت کے فرائض شعبہ کے ریسرچ اسکالر خلیق الرحمان عوان نے انجام دیے۔ آخر میں شعبہ فارسی کے استاد ڈاکٹر ذوالفقار علی نے تمام شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

دھگا، گھمن حامیوں کے ساتھ شرومنی اکالی دل میں شامل

امرتسر، 14 دسمبر (یو این آئی) شرومنی اکالی دل کے صدر سکھبیر سنگھ بادل کی فرقہ وارانہ اتحاد کی اپیل سے متاثر ہو کر پارٹی کے دو سابق سینئر لیڈروں نے جمعرات کو اپنے حامیوں کے ساتھ اپنی اصل پارٹی میں دوبارہ شمولیت اختیار کی۔ جو پہلے پارٹی چھوڑ کر یونائیٹڈ اکالی دل میں شامل ہو گئے تھے۔ سابق چیف پارلیمانی سکریٹری دیس راج دھگا اور آل انڈیا سکھ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے سابق صدر جسویر سنگھ گھمن سمیت سینئر لیڈروں کو آج مسٹر بادل نے سری دربار صاحب کے احاطے میں تیجا سنگھ سمندری ہال میں دوبارہ اکالی دل میں شامل کیا۔ بعد میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، دونوں لیڈروں نے کہا کہ اکالی دل کی پنتھک اتحاد کی اپیل کے ساتھ ساتھ پچھلی اکالی دل حکومت کے دوران توہین کے واقعات کے لیے مسٹر بادل کی معافی نے ان کے دلوں کو چھو لیا تھا۔

غفلت سے باہر آئیں حق وصداقت کی بات کریں

کانگریس کواپنا وجود بچانے کیلئے سڑکوں پر نکل کر ظلم اور نفرت کیخلاف آواز اٹھانی ہوگی

سہارنپور (احمد رضا) یہ کڑوا سچ ہے کہ نفرت اور ظلم وجبر کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے کانگریس ہی واحد راستہ ہے اس خاص ایشو پر لگاتار دس دن سے ہم نے کمشنری کے تین درجن سے زائد علاقوں میں سات سو سے زیادہ افراد کے نظریات کو باریکی کے ساتھ پرکھا اور نتیجہ اخذ کیا کہ زیادہ تر لوگ یہی مانتے ہیں کہ سابق وزیر اعظم ہند راجیو گاندھی کے دور اقتدار میں ایک سازش کے تحت بھاجپا کے وفادار منظم افراد نے خد کو کانگریس کا پکا سچا قائد ثابت کر کے ایودھیا میں بابری مسجد گیٹ پر لمبے عرصے سے لگا تالہ کھلوا کر مسلم طبقہ کو کانگریس سے دور کرنے کا 1942 سے کبھی پورا نہیں ہونیوالا آر ایس ایس کا خطرناک خواب پورا کر دکھایا اور مسلم طبقہ کانگریس کے خلاف اور بابری مسجد کی آزادی کے لئے سڑکوں پر آ ڈٹا بھاجپا کے سرپرست چاہتے یہی تھے کہ جب مسلم طبقہ کانگریس سے دور ہوگا تبھی بھاجپا مرکز میں طاقتور بن کر خد ہی ابھر جائیگی یہ ایک کڑوا سچ ہے کہ آج مسلم طبقہ کو کانگریس سے دور کرنے میں کامیاب بھاجپا دس سال سے مرکز میں بیٹھی ہوئی ہے لگاتار ہندو ووٹرس کو لبھانے کے لئے مسلم طبقہ پر ظلم اور ستم ڈھائے جا رہے ہیں آج سازش کے تحت 1947 جیسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں مسلم طبقہ ہر میدان میں ظلم اور فرعونیت کا شکار ہے یہ کانگریس کو کمزور کرنے کا نتیجہ ہے اگر مسلم طبقہ کانگریس کا ساتھ نہیں چھوڑتا اور صبر کا مظاہرہ کرتا تو نہ ہی بابری مسجد شہید ہوتی اور نا ہی آج ملک میں بھاجپا منظم ہوکر مسلم طبقہ کے افراد پر اور مذہبی مقامات پر شکنجہ کس پاتی مسلم طبقہ جوش میں ہوش کھوکر اپنے آپ کو اور اپنی ہمدرد سیاسی جماعتوں کو کمزور کرنے میں مصروف ہے اسی کمزوری کا فائدہ حاصل کرکے بھاجپا طاقت بن کر ابھری ہے بھاجپا اور آر ایس ایس مسلم طبقہ کے جوش اور جوش کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک بھر کے ہر اہم ترین اثاثہ پر قبضہ جماتی آ رہی ہے اور من مانی کرنے کے خطرناک مقصد سے آئین ہند میں ترمیم کرنے کا بہانہ تلاش کر رہی ہے اگر وقت رہتے صاف ستھرے ذہن والی سیاسی جماعتوں اور کانگریس کے ہاتھوں کو مضبوط نہیں کیا جاتا تو آنے والا وقت ملک کے امن چین کے ساتھ ساتھ ملک کی سالمیت کو بھی داغدار بنا کر رکھ دیگا سیکولر نظریات والے افراد کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے مقدس آئین کی حفاظت اور جمہوری نظام کی بقاء کے لئے سر جوڑ کر بیٹھیں اور ملک کو درپیش خطروں سے محفوظ رکھنے کا اپنا وعدہ پورا کریں یہی سچی وطن پرستی کی سچی مثال ہوگی! حالیہ مقامات پر اسمبلی انتخابات کے نتائج آپ سبھی نے دیکھ ہی لیئے ہیں کہ کس ٹیکنک سے مشینوں میں گڑبڑی کرتے ہوئے افسران کی مفاد پرست حکمت عملی کے چلتے بھاجپا سے زائد ووٹ حاصل کرنے والی کانگریس کو پچھاڑتے ہوئے تین ریاستوں پر بھاجپا کا ہی قبضہ جما دیا ہے اس طرح کا کھیل ہوتا دیکھ مسلم طبقہ آج بھی عقل سے کام نہیں لے رہا ہے غفلت سے بیدار نہیں ہو رہا ہے یاد رکھیں کہ اکھلیش یادو کا اثر صرف اتر پردیش میں ہے جبکہ مایاوتی مسلم ووٹ کی طاقت سو کتنی مرتبہ وزیر اعلیٰ کی کرسی پر بیٹھ چکی ہے آج مسلم طبقہ کی بربادی پر بھاجپا کے ساتھ بیٹھ کر مسلم طبقہ کی بربادی کا تماشا دیکھ رہی ہے بھاجپا پریم میں مایاوتی نے کنور دانش علی کو بھاجپا کے خلاف زبان درازی کرنے پر بسپا سے باہر کر کے مسلم طبقہ کو اسکی حیثیت دکھا دی ہے؟ تین دسمبر کو چار ریاستوں میں ہوئے انتخابات میں بھلے ہی بی جے پی نے تین ریاستوں میں کامیابی حاصل کرلی ہے مگر بھاجپا کے پاس آج بھی کبھی ریاستوں میں ہوئے ووٹنگ میں بھاجپا کے حق میں ووٹ پول کم ہوئے ہیں جبکہ کانگریس کے حق میں زیادہ ریکارڈ پول کیا گیا یہی کانگریس کی مقبولیت کا بڑا راز ہے سنجیدہ جائزہ کے مطابق ان اسمبلی انتخابات میں بھاجپا نے بھاری بھرکم دولت اور سرکاری مشینری کی کل طاقت کا اعلانیہ استعمال کیا مگر اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی آج بھی کانگریس کو بی جے پی سے 10 لاکھ زیادہ ووٹ ملے جو سمجھدار ووٹرز کے لئے راحت بھرا پیغام ہے اور یہی نتیجہ عوام کے دلوں میں کانگریس کی بڑھتی مقبولیت کا زندہ جاوید ثبوت ہے اگر آپ آج پورے ملک میں سیاسی سطح پر ووٹ کی دستیابی پر نظر ڈالیں تو خد بہ خد معلوم ہوگا کہ ملک بھر میں علاقہ در علاقہ کانگریس آج بھی بھاجپا سے کافی آگے ہے! آپکو بتاتے چلیں کہ پوری سیاسی سرکاری اور دولت کی بہتات کے ساتھ اسسال بی جے پی نے یہ الیکشن وزیر اعظم کے چہرے پر لڑا تھا جبکہ کانگریس نے محض وزیر اعلیٰ کے چہرے پر مقابلہ کیا ہے اس پورے انتخابی عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام نے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس کا ساتھ دینے کا پکا ذہن بنا لیا ہے اسمبلی انتخابات میں کانگریس کے مایوس کن کردار پر اپنا رخ پیش کرتے ہوئے ریاستی صدر اجے رائے نے کہا کہ کانگریس اصول پر مبنی پاک شفاف سیاست کی حامی ہے ظلم اور فرعونیت سے کانگرس پارٹی کوسوں دور ہے کانگریس نے سالوں پہلے کہا تھا بی جے پی حکومت کی جانب سے این آر سی کو لاگو کرنے کی کسی بھی کوشش کو وہ کامیاب نہیں ہونے دے گی مسٹر اجے رائے نے کہا کہ ہم 2024 میں بھاجپا کا امن سکھ اور چھینے جا رہے ہیں ووٹ آج بھی ہمارے ساتھ ہیں انشاء اللہ فتح کانگریس کے حصہ میں آئیگی اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے قومی سکریٹری / انچارج توقیر عالم نے کہا کہ پورے ملک میں صرف کانگریس ہی کھل کر بی جے پی کی فرقہ وارانہ پالیسیوں کی مخالفت کر رہی ہے اس لیے مسلمانوں نے پہلے کرناٹک اور پھر تلنگانہ میں علاقائی پارٹیوں کو چھوڑ کر کانگریس کا ساتھ دیا یہ سلسلہ آگے بھی جاری رہیگا اتر پردیش اقلیتی کانگریس کے چیئرمین شاہنواز عالم نے کہا کہ مودی حکومت کانگریس حکومت کے بنائے گئے وقف قانون میں تبدیلیاں کر کے مسلمانوں کو ان کی جائیداد سے بے دخل کرنا چاہتی ہے جس کی کانگریس ہر ممکن طریقے سے مخالفت کرے گی انہوں نے یہ بھی کہا کہ صرف راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے سی اے اے این آر سی مخالف تحریک پر پولیس کے جبر کے خلاف آواز خوب آواز اٹھائی تھی کانگریس آج بھی سی اے اے کے خلاف ہے جبکہ اعلانیہ سی اے اے کی مخالفت کرنے میں کانگریس دیگر سبھی جماعتوں سے کافی آگے ہے سچ تو یہی ہے کہ سی اے اے کے معاملے پر سبھی جماعتیں اپنے اپنے مفاد کی خاطر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں شاہنواز عالم نے مودی حکومت پر عبادت گاہوں کے ایکٹ 1991 کو ناکارہ اور کمزور کرنے کی سازش رچنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ یہ سرکار مسلم طبقہ کے خلاف ظلم اور ستم ڈھانے میں سر فہرست ہے سہی معنوں میں آج بی جے پی حکومت دستور کے دیباچہ سے سیکولر اور سوشلسٹ الفاظ کو ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے جو دستور ہند پر سیدھا حملہ ہے اس سازش کو کانگریس کسی بھی صورت کامیاب نہیں ہونے دے گی لکھنؤ کے اس اہم پروگرام میں موجود لوگوں نے کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے کو مکمل تعاون کا یقین دلایا کچھ لوگوں نے ان سے سوالات بھی پوچھے جنکا اجے رائے نے بہتر طور سے جواب بھی دیا کچھ کارکنان نے اپنی تجاویز بھی صدر محترم کے سامنے رکھی جس پر جلد ہی غور وفکر کرنے کا وعدہ کیا اس کانفرنس میں کانگریس لیڈران کے حوصلہ بلند نظر آئے سبھی لیڈران نے میڈم سونیا گاندھی راہل گاندھی، پرینکا گاندھی اور قومی صدر کھڑگے کی قیادت پر اپنا مکمل اعتماد دہرایا اور کسی بھی آنے والے انتخاب میں کانگریس پارٹی کے امیدواروں کو جتانے کا عزم لیا!

املو میں مجالس عزائے فاطمیہ کا انعقاد

املو مبارکپور، اعظم گڑھ۔ مثل سالہائے گزشتہ اس سال بھی بتاریخ ۱۵ / ۱۷ / ۱۹ دسمبر بروز جمعہ، سنیچر، اتوار بوقت ۸ بجے شب بمقام عزاخانہ ابوطالب محلہ محمود پورہ املو مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (اتر پردیش) ہندوستان میں ہاشمی گروپ املو کی جانب سے سہ روزہ مجالس عزائے فاطمیہ کا انعقاد ہوگا جس میں پہلی مجلس مولانا سید عباس ارشاد لکھنؤ، دوسری مجلس مولانا سید محمد حسنین باقری جوراسی لکھنؤ، تیسری مجلس مولانا سید یوسف احمد لکھنؤ خطاب فرمائیں گے۔ ہاشمی گروپ املو کی جانب سے مومنین سے کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل کی گئی ہے۔

علیگڑھ پولیس کی گولی لگنے سے زخمی خاتون کی علاج کے دوران موت

علیگڑھ: 14 دسمبر (پی این ایس) ضلع علیگڑھ نگر کوتوالی میں گذشتہ 8 دسمبر کے روز پاسپورٹ کی انکوائری کے لیے داروغہ کے بلانے پر تھانے جانے والی تقریباً 55 سالہ خاتون عشرت نگار کے سر پر داروغہ منوج شرما کی سرکاری بندوق سے چلی گولی لگ گئی تھی۔ جس کو فوراً پولیس نے ہی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے جواہر لال نہرو میڈیکل کالج واسپتال میں علاج کے لیے داخل کروایا تھا، جہاں شدید زخمی خاتون کا علاج چل رہا تھا، علاج کے دوران آئی سی یو میں گزشتہ دیر رات خاتون کی موت ہوگئی۔ جس کی اطلاع علیگڑھ ایس ایس پی نے بیان جاری کرکے دی ہے۔ خاتون کی موت کی خبر سن کر خاتون کو دیکھنے کے لیے میڈیکل کالج میں زبردست بھیڑ ہوگئی تھی، مستقل لوگوں کا آنا جاری رہا تھا جب تک باڈی کو پوسٹ مارٹم کے لیے پوسٹ مارٹم ہاؤس نہیں لے جایا گیا تھا، موقع پر بڑی تعداد میں پولیس کو تعینات کردیا گیا ہے۔ علیگڑھ ایس ایس پی کلاندھی نیتھانی نے ایک بیان جاری کیا جس میں انہوں نے کہا کہ افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ عشرت جہاں جن کو گزشتہ 8 / دسمبر 2023 جمعہ کو کوتوالی نگر علیگڑھ میں منوج شرما داروغہ کی سرکاری پستول سے گولی لگی تھی۔ جن کا علاج جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج میں علاج چل رہا تھا علاج کے دوران پچھلے روز موت ہوگئی ہے، پوسٹ مارٹم کے لیے انہیں لے جایا جا رہا ہے، ہم خاتون کے گھر والوں کے ساتھ ہیں اور فرار داروغہ کی تلاش کی جا رہی ہے۔ سابق رکن اسمبلی حاجی ضمیر اللہ نے خاتون کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا اور فرار داروغہ کو گرفتار نہیں کیے جانے پر اس کو پولیس کی ناکامی بتایا۔ فرار داروغہ کو قاتل قرار دیتے ہوئے فوراً گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا، علیگڑھ انتظامیہ اور ریاست اتر پردیش کی حکومت سے سوال کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ پولیس کی وردی میں تعینات اس طرح کے قاتلوں کی تلاش کر کے ان کو گرفتار کیا جائے ورنہ یہ اسی طرح گھومتے رہیں گے۔ انہوں نے فرار داروغہ کو جلد سے جلد گرفتار کرکے اس کو سزا سنا کر بے قصور خاتون کو انصاف دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ فرار داروغہ منوج شرما جس پر 20 ہزار روپے کا انعام ہے، ابھی تک اپنے خاندان کے ساتھ فرار ہے۔ جس کو تلاش کرنے اور گرفتار کرنے میں علیگڑھ پولیس ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ دو روز قبل زخمی خاتون کے سر کے آپریشن کے بعد ان کی بیٹی شائلہ نے فرار داروغہ کو گرفتار نہیں کرنے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے پولیس کی کارروائی اور ان کی نیت پر بھی سوالات اٹھائے تھے اور حملہ کرنے والے داروغہ کو قاتل قرار دیا تھا۔ اطلاع کے مطابق 55 سالہ عشرت نگار کی تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں، شوہر کی اکثر طبیعت خراب رہتی ہے، ایک بھائی صحافی ہے۔ جس کے مطابق بہن کی تدفین علیگڑھ شہر شاہ جمال کے قبرستان میں 11 بجے صبح کی جائے گی، فی الحال خاندان والوں کی جانب سے کوئی تحریر نہیں دی گئی ہے، آج تدفین کے بعد دی جائے گی۔

جمادی الآخر کا چاند طلوع عرس شیخ العالم 28 / دسمبر کو

ایودھیا / جمادی الثانی کے چاند کی رویت کا اعلان ہوتے ہی شاہ محمد علی عارف عرف صبو میاں سجادہ نشین خانقاہ حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ ردولی شریف نے 607 واں عرس حضور شیخ العالم کے تعلق سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یوں تو عرس کا آغاز 11 / جمادی الثانی سے باضابطہ ہوجاتا ہے لیکن شیخ العالم کانفرنس و زیارت تبرکات بڑا آخرقہ شیخ العالم قل شریف قمری ماہ کی چودہ تاریخ کو منعقد ہوتا ہے جس میں آنے کے لئے ملک کے مختلف صوبوں سے لوگوں کو فلائٹ ٹرین میں سیٹ بک کرانی ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ چاند کی رویت پر قدیم خانقاہ شیخ العالم میں منعقد ہونے والیں مختلف تقریبات بھی منحصر ہوتی ہیں اس لیے چاند کی رویت پر ہی عرس کی جملہ تقریبات کی تاریخ کا اعلان ہوتا ہے جد امجد حضور شیخ العالم علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں بلا تفریق مذہب وملت کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوتے ہیں اور سب کے لئے قیام وطعام کا انتظام خانقاہ کے زیر اہتمام ہوتا ہے ان شاء اللہ عرس کی ساری تقریبات حسب روایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوں گی۔

سلمان عارفی ندوی کو پی ایچ ڈی تفویض

سمریاواں، سنت کبیر نگر (پریس ریلیز) مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن سمریاواں سنت کبیر نگر یوپی کے سابق طالب علم مولانا سلمان عارفی ندوی کو جواہر لال نہرو یونیورسٹی کی طرف سے عربی زبان میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے پر والدین، اساتذہ، احباب اور متعلقین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے، ہر طرف سے انھیں مبارکباد اور دعائیں مل رہی ہیں، ان کے محسن استاد مولانا منیر احمد ندوی مہتمم مدرسہ اور سابق صدر مدرس مولانا محمد رضوان ندوی، موجودہ صدر مدرس مولانا غفران احمد ندوی، مفتی محمد عاصم ندوی، مفتی نجم الہدیٰ قاسمی، محمد نسیم ندوی، سینئر صحافی ظہیر علی کرخی، اعجاز منیر، ضیاء الرحمن ضیاء، فیضان نسیم ندوی، عبد الوحید ندوی سمیت دیگر اساتذہ اور ساتھیوں نے اس غیر معمولی کامیابی پر ان کو مبارکباد پیش کیا اور خوشی ومسرت کا اظہار کیا ہے۔ جے این یو کے ریسرچ اسکالر سلمان عارفی ندوی کو مرکز برائے عربی وافریقی مطالعات، جواہر لال نہرو یونیورسٹی کی طرف سے عربی زبان میں پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی، ان کے ریسرچ کا عنوان ادب اطفال میں عالمی تنظیم "رابطہ ادب اسلامی کی خدمات" تھا، عالمی تنظیم برائے ادب اسلامی کی سنگ بنیاد ملک کے معروف ومشہور عالم دین، عربی زبان وادب کے شاہکار مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا تھا، اس عالمی تنظیم سے دنیا بھر کے اسکالر خصوصاً عرب ممالک کے بے شمار ادباء وشعراء منسلک ہوئے اور اسلامی نشر واشاعت میں غیر معمولی خدمات انجام دی، واضح رہے کہ ریسرچ اسکالر سلمان عارفی ندوی نے اپنا پی ایچ ڈی مقالہ پروفیسر ڈاکٹر محمد اجمل کی نگرانی میں مکمل کیا۔

ناجائز تجاوزات کے خلاف کارروائی: سڑک پر قابض سبزی وپھل فروشوں کو ہٹایا

دیوبند، 14 دسمبر (ایچ ایف خان) تجاوزات ہٹاؤ مہم کے تحت ڈی ایم وشیش چندر کی ہدایت پر ایس ڈی ایم دیوبند انکر ورما کی سرپرستی میں نگر پالیکا پریشد دیوبند کے عملے نے پولیس فورس کی موجودگی میں بھائلہ روڈ، ایم بی ڈی چوک، اناج منڈی اور تحصیل روڈ پر قابض سبزی وپھل فروشوں کو ہٹایا اور دکانداروں کی جانب سے دکانوں کی حدود کے باہر لگے سامان ودیگر ناجائز تجاوزات کو ہٹایا گیا اور دوکانداروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ اپنی دکانوں کی حدود کے باہر سامان نہ لگائیں۔ اس کے علاوہ نالیوں کے اوپر سے بھی سامان کو ہٹایا گیا اور نالیوں پر سامان لگانے سے بھی منع کیا گیا تاکہ بروقت نالیوں کی صفائی کی جا سکے اور نالیوں کے بلاک ہونے سے پانی کی نکاسی میں خلل پیدا نہ ہو۔ اس دوران ایس ڈی ایم انکر ورمانے وارننگ کے باوجود تجاوزات نہ ہٹانے والے دوکان داروں سے تین ہزار روپے کا جرمانہ بھی وصول کیا جبکہ کئی دکاندار خود ہی سڑک پر پھیلے اپنے سامان کو ہٹاتے ہوئے نظر آئے۔ اس موقع پر ایس ڈی ایم انکر ورمانے وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر دوکان داروں نے دکانوں کی حدود کے باہر پھر سے سامان لگایا تو ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔ اس دوران نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ، ای او دھیرندر رائے، صفائی انچارج پوپن کمار، وکاس چودھری، محمد تابش، اکبر، سندر لال اور سفیان وغیرہ موجود تھے۔

آر کے پبلک اسکول دیوبند میں کھیل مقابلوں کا انعقاد

دیوبند، 14 دسمبر (ایچ ایف خان) آر کے پبلک اسکول دیوبند میں جاری کھیل مقابلہ کے آخری روز طلبہ وطالبات نے ریس اور کھوکھو میں شاندار کھیل صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاضرین کے دل جیت لئے۔ اسکول کی معاون پرنسپل مونیکا کپور نے بتایا کہ طالبات کی سو میٹر ریس میں آرادھیہ تیاگی، ریلے دوڑ میں ادیے، دو سو میٹر دوڑ میں ادھم اور ونش نے پہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ کھوکھو میں ونش کی ٹیم فاتح رہی جنہیں اسکول انتظامیہ کی جانب سے انعامات سے نوازا گیا ہے۔ اس دوران طلبہ وطالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسکول کی پرنسپل رینو شرما نے کہا کہ جس طرح نصابی تعلیم ذہنی صلاحیتیں اور بہتر کردار پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اسی طرح کھیل مقابلے بھی نظم ونسق، احساس ذمہ داری اور قائدانہ صلاحیتوں کے لئے راہ ہموار کرتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ وطالبات کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ کھیل کود کے علاوہ انہیں صحت بخش غذاؤں کو بھی اپنی خوراک کا حصہ بنانا چاہئے تاکہ جسم اور دماغ کو طاقت ملتی رہے۔ اس موقع پر راجیش چوہان، کلدیپ رانا اور سمن سمیت جملہ اسکول اسٹاف موجود تھا۔

فریقین میں مارپیٹ چار افراد زخمی

دیوبند، 14 دسمبر (ایچ ایف خان) دیوبند تحصیل کے گاؤں کھیڑا مغل میں گاؤں ہی کے ایک ہی خاندان کے دو فریقوں کے درمیان ہوئی معمولی کہاسنی جھگڑے میں تبدیل ہوگئی جس کے نتیجہ میں چار افراد زخمی ہو گئے۔ زخمی فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف تھانہ دیوبند میں شکایت درج کراتے ہوئے پولیس سے کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ اطلاع کے مطابق کھیڑا مغل گاؤں میں واقع مدرسہ کے نزدیک جھولا لگائے جانے کو لیکر ایک ہی خاندان کے دو گروپس میں کہاسنی ہوگئی جو دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل ہوگئی، معاملہ اتنا بڑھا کہ دونوں فریق لاٹھی ڈنڈے لیکر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوگئے جس کے سبب ایک فریق سے شیر داد، مرتضیٰ جبکہ دوسرے فریق سے عزیز اور عظیم زخمی ہو گئے۔

مظفر نگر ڈسٹرکٹ جیل کے احاطے میں خون عطیہ کیمپ

مظفر نگر، 14 دسمبر (پی این ایس) ریاست کے ضلع مظفر نگر میں واقع مڈن ٹاؤن میں روٹری کلب کی جانب سے ڈسٹرکٹ جیل کے احاطے میں ایک خون عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی ڈاکٹر مہاویر سنگھ فوجدار چیف میڈیکل افسر تھے۔ اور مہمان خصوصی پی کے تیاگی، بلڈ بینک آفیسر اور سیتارام شرما، جیل سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کیمپ میں 50 سے زائد لوگوں نے خون کا عطیہ دیا خون کا عطیات دینے والوں میں زیادہ تر مظفر نگر ڈسٹرکٹ جیل کے پولیس اہلکار تھے۔ کلب کے صدر روپر گئی کمار نے بتایا کہ روٹری کلب مظفر نگر مڈ ٹاؤن مختلف قسم کے سماجی خدمات انجام دیتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ روٹری مستقبل میں بھی سماجی خدمت میں اس طرح کے کام کرتی رہے گی۔ پروگرام کے پراجیکٹ چیئرمین امیت گھل، دیپک سنگھل، نریش شرما رہے۔ سینئر روٹیرین سنیل اگروال نے کہا کہ خون کا عطیہ ایک عظیم عطیہ ہے۔

اے ایم یو میں معمول کے مطابق سرگرمیاں انجام پائیں

امتحانات خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد ہوئے

علی گڑھ، 14 دسمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں جمعرات کو معمول کے مطابق کام ہوا اور امتحانات خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ غیر تدریسی ملازمین نے جمعرات کو ہڑتال کا اعلان کیا تھا۔ اس کے باوجود تقریباً 26 امتحانی مراکز شعبہ جات میں سمسٹر امتحانات وقت پر منعقد ہوئے۔ اساتذہ نے امتحانات کے دوران بھی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے حالات کو خوش اسلوبی سے سنبھالا۔ دو شفٹوں میں سبھی امتحانات مقررہ شیڈول کے مطابق ہوئے۔ وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز نے ان حالات میں امتحانات کے انعقاد میں اساتذہ کی کاوشوں کو سراہا۔ مختلف اقامتی ہالوں میں ڈائننگ ہال کی سہولیات معمول کے مطابق جاری رہیں جہاں پرووسٹ اور وارڈن صاحبان براہ راست خدمات کی نگرانی کر رہے تھے۔ پرووسٹ اور وارڈن متعلقہ اقامتی ہالوں میں تعینات رہے اور انھوں نے خود طلباء کو کھانا بھی پیش کیا۔ میڈیکل کالج میں ڈاکٹر اور سینئر کنسلٹنٹس مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے مستعد رہے اور طبی خدمات معمول کے مطابق جاری رہیں۔ یونیورسٹی پراکٹر کی سربراہی میں پراکٹوریل ٹیم مسلسل کیمپس کے چکر لگا کر صورتحال کی نگرانی کر رہی تھی۔ طلباء نے بھی اپنے تعلیمی مفاد میں امتحانات کے بروقت اور معمول کے مطابق انعقاد کو سراہا۔ وائس چانسلر پروفیسر گلریز نے ان تمام کاوشوں کو سراہتے ہوئے اساتذہ، انتظامی عہدیداروں اور غیر تدریسی عملے کے ان اراکین کا شکریہ ادا کیا جو ہڑتال کے اعلان کے باوجود آگے آئے اور صورتحال کو سنبھالنے کے لئے اپنی ڈیوٹی پر موجود تھے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یونیورسٹی تمام متعلقہ افراد اور عہدیداروں کے تعاون سے اپنے طلباء کی فلاح وبہبود کے لیے متحد ہو کر کام کرے گی۔ قبل ازیں وائس چانسلر، رجسٹرار اور کنٹرولر آف امتحانات نے صورتحال کا جائزہ لیا اور یونیورسٹی کے کام کاج میں رکاوٹ نہ پیدا ہو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے میٹنگیں کیں، جن میں فیکلٹیوں کے ڈین اور مختلف شعبہ جات کے سربراہان بھی شریک ہوئے۔ پرنسپل، جے این میڈیکل کالج، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے بھی طبی خدمات کی نگرانی کی۔

لوک سبھا انتخابات سے قبل ڈھول لیکر امیدوار نے شروع کی انوکھی مہم

مظفر نگر، 14 دسمبر (پی این ایس) ملک کی دوسری ریاستوں کی طرح اتر پردیش میں بھی اگلے سال ہونے والے لوک سبھا انتخابات کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہے۔ اسی درمیان لوک سبھا انتخابات سے پہلے ڈھول بجا کر ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے میں مصروف یہ شخص شوبھاش چند بھارتی مظفر نگر کے جانسٹھ علاقے کا رہنے والا ہے۔ شوبھاش چند بھارتی نے مظفر نگر کے گاؤں گاؤں اور شہر میں لوک سبھا انتخابات کے لیے اپنے حق میں ووٹروں کی حمایت حاصل کرنے کا ایک انوکھا طریقہ تلاش کیا ہے۔ شوبھاش چند بھارتی بطور آزاد امیدوار اپنی انتخابی مہم چلا رہے ہیں۔ لیکن وہ چاہتے ہیں کہ بھارتیہ جنتا پارٹی انہیں مظفر نگر لوک سبھا انتخابات میں اپنا امیدوار بنائے۔ اگر سبھاش چند بھارتی کی مانیں تو وہ ہندوستانی ثقافت کو بچانے کے لیے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ 57 سالہ سبھاش چند بھارتی کا تعلق والمیکی برادری سے ہے اور وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے ٹکٹ پر مظفر نگر لوک سبھا سے الیکشن لڑ کر ملک میں پھیلی برائیوں کو دور کر کے معاشرے اور سیاست کو پاک کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری دنیا میں بھارتیہ جنتا پارٹی سے بڑی کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے اور ہمارے وزیر اعظم نریندر مودی سے بڑی کوئی شخصیت نہیں ہے۔ کیونکہ نریندر مودی کی قیادت میں ملک میں جرائم اور بدعنوانی پر لگام لگا دی گئی ہے اور ہندوستان دنیا میں عالمی لیڈر بنتے جا رہا ہے۔ سبھاش چند بھارتی اپنی انتخابی مہم کو پھیلانے کے لیے ہاتھوں میں ڈھول لے کر روزانہ 25 کلومیٹر پیدل سفر کر رہے ہیں اور ووٹر کی حمایت حاصل کر رہے ہیں اور مظفر نگر میں ان دنوں سرخیوں میں ہیں۔

الہ آباد سنٹرل یونیورسٹی کے ہاسٹل میں طالب علم بنا رہا تھا بم

دھماکے کے دوران شدید زخمی، اسپتال میں داخل

پریاگراج: 14 دسمبر (پی این ایس) الہ آباد سنٹرل یونیورسٹی کے پی سی بی ہاسٹل کے کمرہ نمبر 68 میں بم دھماکہ ہوا۔ بم پھٹنے سے پربھات نامی طالب علم زخمی ہوگیا۔ اس کے ایک ہاتھ کا پنجہ اڑ گیا اور اس کے سینے میں بم کے چھرے لگ گئے۔ طالب علم پی سی بی کے اس کمرے پر قبضہ کر کے غیر قانونی طور پر رہائش پذیر تھا۔ کرنل گنج تھانہ پولیس موقع پر پہنچ کر تحقیقات میں مصروف ہے۔ زخمی طالب علم کو علاج کے لیے ایس آر این اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بم دھماکے کے بعد وہاں کہرام مچ گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ طلباء کی مدد سے زخمی طالب علم کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پولیس معاملے کی تفتیش میں مصروف ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس کے مطابق پی سی بنرجی ہاسٹل میں رہنے والا ایک طالب علم بدھ کے روز مبینہ طور پر بم بناتے ہوئے دھماکے سے اس کے دائیں ہاتھ پر بری طرح زخمی ہوگیا۔ پولیس کی طرف سے دی گئی معلومات کے مطابق اسے تشویشناک حالت میں ایس آر این اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اسسٹنٹ پولیس کمشنر (شیوا کوٹی) راجیش کمار یادو نے بتایا کہ الہ آباد یونیورسٹی میں ایم اے کا طالب علم پربھات یادو پی سی بنرجی ہاسٹل میں رہتا ہے اور آج شام وہ مبینہ طور پر بم بنا رہا تھا کہ اچانک دھماکے میں وہ شدید زخمی ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ طالب علم کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ افسر نے بتایا کہ اس واقعہ میں ایک اور طالب علم کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شکایت کی بنیاد پر پولیس پربھات یادو کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرے گی۔ تاہم پولیس اب اس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ خیال رہے کہ الہ آباد یونیورسٹی میں ماضی میں بھی ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں۔ کئی طلبہ گروپوں پر ہاسٹل میں غیر قانونی سرگرمیوں کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔

www.avadhnama.com
AVADHNAMA
شہر نامہ
اودھ نامہ
لکھنؤ، جمعہ، ۱۵ دسمبر، ۲۰۲۳

'دنیا میں ہندوستان کی عزت بڑھی ہے'

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اعظم گڑھ ضلع کے گاؤں اکبیل پور میں مودی گارنٹی وین کا فیتہ کاٹ کر وکاس بھارت سنکلپ یاترا کا کیا افتتاح

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج اعظم گڑھ ضلع کے گاؤں اکبیل پور میں مودی گارنٹی وین کا فیتہ کاٹ کر وکاس بھارت سنکلپ یاترا کا افتتاح کیا۔ وزیر اعلیٰ نے مختلف اسکیموں سے استفادہ کرنے والوں کو علامتی سرٹیفکیٹ، گھر کی علامتی چابیاں اور گولڈن کارڈ پیش کیے۔ مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں سے استفادہ کرنے والوں نے وزیر اعلیٰ کے ساتھ اپنے تجربات کا تبادلہ کیا۔ وہاں موجود لوگوں کو چیف منسٹر کے سامنے خود کفیل ہندوستان کی تعمیر کا حلف دلایا گیا اور وکاس بھارت سنکلپ یاترا سے متعلق صدر اور وزیر اعظم کے ویڈیو پیغامات دکھائے گئے۔ وزیر اعلیٰ نے وکاس بھارت سنکلپ یاترا کے تحت مختلف محکموں کے عوامی فلاحی اسکیموں سے متعلق اسٹالوں کا معائنہ کیا۔ رکن پارلیمنٹ شری دنیش لال یادو نیرہوا نے وزیر اعلیٰ کو ایک یادگار کے طور پر شری رام دربار پیش کیا۔ اس سے پہلے وزیر اعلیٰ نے خواتین کے بے بی شاور اور بچوں کے انا پرشن میں شرکت کی۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ ساڑھے 9 سالوں میں ملک میں جو تبدیلیاں آئی ہیں اس کا تجربہ ہر شخص کو ہوتا ہے۔ دنیا میں ہندوستان کی عزت بڑھی ہے۔ ملک میں بڑے ترقیاتی منصوبے شروع کیے گئے ہیں۔ سب کا ساتھ، سب کا وکاس کے جذبے کے ساتھ غریبوں کی فلاح و بہبود کی اسکیموں کا فائدہ گاؤں، غریبوں، کسانوں، نوجوانوں، خواتین اور سماج کے ہر طبقے تک بغیر کسی امتیاز کے پہنچ رہا ہے۔ اسکیموں کے استفادہ کنندگان کو 100% سیچوریشن کے ساتھ فائدہ پہنچانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس ویژن کے ساتھ ترقی یافتہ ہندوستان سنکلپ یاترا گاؤں گاؤں جا رہی ہے۔ اس کے لیے ریاست کے اضلاع میں 536 ویڈیو وین چل رہی ہیں۔ سرکاری اسکیموں اور صحت میلوں کے اسٹال لگائے جا رہے ہیں۔ لوگوں کو اسکیموں سے فائدہ اٹھانے کے لیے فارم بھی بھرے جا رہے ہیں۔ ڈبل انجن حکومت ضرورت مندوں کے مفادات کو پورا کرنے کے عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ تبدیلی کا نتیجہ ہے کہ سرمایہ کار ریاست میں لاکھوں کروڑوں روپے کی تجاویز لے کر آ رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک میں چار کروڑ غریب خاندانوں کو گھر دیے گئے ہیں۔ ان میں سے 55 لاکھ مکانات صرف اتر پردیش میں فراہم کیے گئے ہیں۔ پہلے یہ ایک تخیل تھا لیکن آج یہ حقیقت پر اترتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت ملک کے 50 کروڑ لوگ 5 لاکھ روپے کا ہیلتھ انشورنس کور حاصل کر رہے ہیں۔ ریاست کے 10 کروڑ لوگ اس اسکیم سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ملک کے 80 کروڑ لوگوں کو پچھلے ساڑھے تین سالوں سے مفت راشن کی سہولت مل رہی ہے۔ یہ مفت راشن کی سہولت ہر غریب خاندان کو اگلے 05 سال تک دستیاب رہے گی۔ اس کی ضمانت وزیر اعظم کی ضمانت کے ذریعے مل گئی ہے۔ اعظم گڑھ کے برتنوں اور نظام پور کی ساڑیوں کے اسٹال ہیں۔ اعظم گڑھ میں مختلف محکموں کی طرف سے کئی پروگرام نافذ کیے گئے ہیں۔ ضرورت مندوں کو ان اسکیموں کا فائدہ مل رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اعظم گڑھ ضلع کی قسمت بہتر ہوئی ہے۔ یہاں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہیں۔ اب اعظم گڑھ خوف اور دہشت کی آماجگاہ نہیں ہے بلکہ یہاں ترقی کے حسین موسیقی کی آوازیں گونج رہی ہیں۔ یہاں ہریہر پور میوزک کالج تعمیر کیا جا رہا ہے۔ ہری ہر پور گھرانہ پھر سے ملک اور دنیا میں گونجتا نظر آئے گا۔ مہاراجہ سہیل دیو اسٹیٹ یونیورسٹی کا تعمیراتی کام جنوری کے مہینے میں مکمل ہونے کا امکان ہے، اس کے افتتاح کی تیاری کے لیے کام کیا جا رہا ہے۔ اعظم گڑھ میں ہوائی اڈہ بن رہا ہے۔ پوروانچل ایکسپریس وے اعظم گڑھ سے گزرتا ہے، یہ اعظم گڑھ کو 04 لین کنیکٹیویٹی سے جوڑتا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اعظم گڑھ ضلع میں 1 لاکھ 9 ہزار سے زیادہ غریب لوگ پردھان منتری آواس یوجنا کے فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ ضلع میں پردھان منتری کسان سمان ندھی یوجنا کے 07 لاکھ سے زیادہ مستفیدین ہیں۔ ضلع میں پردھان منتری غریب کلیان انا یوجنا کے تحت ہر ماہ 35 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو مفت راشن کی سہولت مل رہی ہے۔ ضلع میں 03 لاکھ غریب لوگوں کو مفت بیت الخلاء ملے ہیں۔ ان خوابوں کو سچ کرنے کے لیے مودی گارنٹی وین آج آپ کے گاؤں اکبیل پور پہنچ گئی ہے۔ پروگرام میں موجود لوگوں کو یقین دلاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مودی جی کی گارنٹی ہے جو 100 فیصد لاگو ہوگی۔ آزادی کے امرت مہوتسو کے موقع پر وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے پنچ پران کے بارے میں بات کی تھی۔ ہم ہندوستانیوں کو یہ عزم کرنا چاہیے کہ ہمارا ملک 2047 تک دنیا کی ایک بڑی طاقت کے طور پر قائم ہو جائے۔ ملک کو مضبوط بنانے کے لیے دہشت گردی، نکسل ازم، ذات پرستی اور بدعنوانی کو ختم کرنا ہوگا۔ سرکاری اسکیموں کا فائدہ بلاتفریق ضرورت مندوں تک پہنچنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سوامتو یوجنا کے ذریعے دیہی علاقوں کے لوگوں کو بنائے گئے مکانات کے مالکانہ حقوق فراہم کرنے کے کام کو آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ملکیتی اسکیم کے تحت اب تک 75 لاکھ خاندانوں کو سرٹیفکیٹ فراہم کیے جا چکے ہیں۔ 50 لاکھ لوگوں کو سرٹیفکیٹ فراہم کرنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ جن لوگوں کو اسکیموں کا فائدہ نہیں ملا ہے، انہیں 100 فیصد سیچوریشن کے ساتھ فائدہ پہنچانے کا کام کیا جا رہا ہے، یہ مودی جی کی گارنٹی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وکاس بھارت سنکلپ یاترا ہر شخص کی زندگی میں تبدیلی لانے کے لیے آئی ہے۔ اس کے تحت نوجوانوں کو روزگار ملے گا، کسانوں کو ان کی پیداوار کی ضمانت ملے گی اور ہر دستکاری کے فن کو عزت ملے گی۔ ہر تاجر اور اس کی بیٹیوں کو تحفظ کی ضمانت دی جائے گی۔ گڈ گورننس اور سیکورٹی خوشحالی کی راہ ہموار کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے پروگرام میں موجود لوگوں سے کہا کہ وہ یہاں منعقدہ نمائش کا دورہ کریں۔ یہاں محکمہ صحت کے اسٹال پر آیوشمان بھارت اسکیم کے استفادہ کنندگان اپنے نام چیک کر کے کارڈ بنوا سکتے ہیں۔ اگر نام نہیں ہے تو آپ اس کے بارے میں سوالات کر سکتے ہیں۔ اگر آپ پنڈال میں جا کر اپنا مسئلہ بتائیں اور فارم بھریں تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے اعظم گڑھ میں زیر تعمیر مہاراجہ سہیل دیو اسٹیٹ یونیورسٹی کا سائٹ پر معائنہ کیا۔ انہوں نے اکیڈمک بلاک 01 اور 02 کا معائنہ کیا اور تعمیراتی کاموں کی پیش رفت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے بوائز اور گرلز ہاسٹل کا تعمیراتی کام دسمبر تک مکمل کرنے کی ہدایات دیں۔ اس موقع پر وزیر زراعت شری سوریہ پرتاپ شاہی کے ساتھ دیگر عوامی نمائندے اور حکومت اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔

اجولا اسکیم کے تحت پانچ لوگوں کو دیا گیا گیس سلنڈر اور چولہا

اے کے شرما نے وکاس بھارت سنکلپ یاترا میں استفادہ کنندگان سے خطاب کیا

لکھنؤ۔ ریاست کے شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے شرما نے کہا کہ ہمارا ملک وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں سال 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان بن جائے گا۔ مودی جی نے ملک کو ایک ترقی یافتہ قوم بنانے کا آغاز کیا ہے اور اس کے لیے معاشرے کے غریبوں، محروموں، انتہائی پسماندہ اور پسماندہ لوگوں کو سہولیات فراہم کرنے کا آغاز کیا ہے۔ اس کے لیے انہیں بغیر کسی تفریق کے سرکاری اسکیموں کے فائدے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ مودی جی کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وکاس بھارت سنکلپ یاترا ان کی تحریک سے 15 نومبر 2023 سے ملک بھر میں شروع کی گئی تھی اور یہ 26 جنوری 2024 تک ملک کے کونے کونے میں کروڑوں لوگوں تک پہنچ جائے گی اور ملک کے لوگوں میں حب الوطنی کا جذبہ بیدار کرے گی۔ یہ حب الوطنی، ثقافت اور شہداء کے لیے احترام کے ساتھ باہمی بھائی چارے کو فروغ دے گا۔ اس کے علاوہ غریبوں، محروموں اور متاثرین تک سرکاری اسکیموں کا فائدہ پہنچانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ مودی جی کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک اور ریاست میں تبدیلی کی ہوائیں چل رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ غریبوں اور محروموں کی زندگیوں میں بھی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے شرما جمعرات کو لکھنؤ کے جانکی پورم 1 کے رام لیلا میدان مدیانو میں وکاس بھارت سنکلپ یاترا کی آمد کے موقع پر منعقدہ پروگرام میں بطور مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ مودی جی متحدہ ہندوستان کے وژن کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں اور ان کی قیادت میں ملک خود کفیل ہو رہا ہے۔ پوروانچل کی ریاستوں میں غیر ملکی دراندازی کی وجہ سے ایک مسئلہ تھا جسے حل کر لیا گیا۔ کورونا دور کے مشکل حالات میں بھی ملک ادویات، ویکسین کٹس، ماسک وغیرہ بنا کر خود کفیل ہو گیا۔ یہاں تک کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی اپنے ملک میں یہی کورونا کی دوا لی تھی۔ کسی زمانے میں فوجی ساز و سامان، یونیفارم، جوتے، عینک، ٹارچ وغیرہ بیرون ملک سے آتے تھے، لیکن آج وہ ملک میں ہی بن رہے ہیں۔ اے کے شرما نے کہا کہ عوامی بہبود کی اسکیموں کے بارے میں معلومات کی کمی کی وجہ سے اہل لوگ اس کے فوائد حاصل نہیں کر پا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو معلومات فراہم کرنے اور انہیں فائدہ پہنچانے کے لیے مودی جی کے عزم کے ساتھ وکاس بھارت سنکلپ یاترا شروع کی گئی ہے۔ جس میں اسکیموں کے بارے میں گھر گھر جا کر جانکاری دی جا رہی ہے اور راشن کارڈ، آیوشمان کارڈ، اجولا اسکیم، مکان وغیرہ سے بھی اہل لوگوں کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے غریبوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے کا عزم کیا ہے اور 5 سال تک مفت اناج فراہم کرنے کی ضمانت لی ہے۔ اس سے پہلے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے گوداموں میں لاکھوں میٹرک ٹن اناج سڑ جاتا تھا لیکن غریبوں تک نہیں پہنچتا تھا۔ ایک سال میں اتنا اناج سڑ جائے گا کہ ہم بہار اور شمال مشرقی ریاستوں کو ایک سال اور اتر پردیش کو چھ مہینے کھلا سکیں گے۔ لیکن مودی جی نے غریبوں کو پیٹ بھر کر کھانا دیا۔ ترقی یافتہ ہندوستان بنانے کی طرف یہ ان کا پہلا قدم ہے۔ مودی جی ایسا ترقی یافتہ ہندوستان بنانا چاہتے ہیں کہ آنے والی نسلوں کو بہتر سہولیات اور صاف ستھرا ماحول ملے، ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے سنکلپ یاترا کا یہی مقصد ہے۔ شہری ترقی کے وزیر نے کہا کہ وزیر اعظم ملک کو ترقی یافتہ ممالک کے زمرے میں لے جانے کے لیے بغیر کسی امتیاز اور ذات پات کے سب کا ساتھ، سب کا وکاس مکمل کر رہے ہیں۔ ملک کا عالمی امیج بدل گیا ہے اور دنیا میں اہل وطن کی عزت میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں اپنے 75 سالہ دور حکومت میں ترقی یافتہ ہندوستان کی ضمانت صرف مودی جی نے دی ہے۔ ملک بھر میں خوشحالی اور ترقی کا ماحول ہے۔ اپوزیشن صرف اپنے خاندان کی کفالت کے لیے سیاست کر رہی ہے۔ مودی جی تین ریاستوں میں وزیر اعلیٰ بنا کر خاندان پرستی کی اس سیاست کو ختم کر رہے ہیں، جن کے بارے میں پہلے کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ وزیر اعلیٰ بنیں گے۔

ڈاکٹر فریدی کے سیاسی نظریات پر چلنا اہمیت کا حامل

112/ویں یوم پیدائش کے موقع پر قیصر باغ میں سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ 14 دسمبر (پریس ریلیز) بانی آل انڈیا مسلم مجلس قائد ملت ڈاکٹر عبدالجلیل فریدی صاحب کے 112 ویں یوم پیدائش کے موقع پر دفتر مسلم مجلس بحکیہ پیر جلیل قیصر باغ لکھنؤ میں پارٹی کے ریاستی صدر محمد ندیم صدیقی ایڈووکیٹ کی صدارت میں ایک سمینار کا انعقاد ہوا جس میں فریدی صاحب کی غیر معمولی شخصیت اور ان کی طبی، سماجی، تعلیمی اور سیاسی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے شرکاء اجلاس نے کہا کہ فریدی صاحب ایک عظیم انسان تھے جو نہ صرف مسلمانوں بلکہ بلاتفریق مذہب وملت سبھی مظلوم طبقوں کی معاشی، تعلیمی، اقتصادی اور سیاسی حالات کو بہتر بنانے کیلئے تاحیات کوشاں رہے۔ فریدی صاحب ملک گیر شہرت یافتہ ٹی بی کے ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ہی بہترین سیاستدان تھے وہ سوشلسٹ پارٹی سے ودھان پریشد کے ممبر و لیڈر حزب اختلاف رہے لیکن جب ہاؤس میں ہندی میں ساری کارروائی ہونے لگی تو ڈاکٹر صاحب کے بار بار اصرار کرنے کے باوجود اردو میں بھی کارروائی کرنے سے انکار کر دینے پر انہوں نے اپنے عہدے و ممبری سے استعفیٰ دے دیا اور مسلم مجلس مشاورت کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا لیکن مشاورت کے پلیٹ فارم سے اٹھائی جانے والی آواز پر حکومت نے مسلم مسائل کے حل کیلئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ تو فریدی صاحب نے اپنے دور کے اہل رائے سے مشورہ کر کے 3 جون 1968 کو مسلم مجلس کی تشکیل کر کے نعرہ دیا کہ مسائل خوش آمد و چاپلوسی سے حل نہیں ہو سکتے بلکہ سیاسی طاقت سے حل ہوتے ہیں اور انہوں نے مسلم پسماندہ دلت طبقے کو جمع کر کے ملک کی سیاست کو نئی جہت عطا کی اور آج ملک میں اتحاد کا جو دور چل رہا ہے اس کی بنیاد 1974 کے ریاستی انتخاب میں مجلس، سوشلسٹ پارٹی و چرن سنگھ جی کی پارٹی ایک مورچہ بنا کر فریدی صاحب نے کیا تھا۔ اجلاس میں فریدی صاحب کی طرح بے لوث، غریب، مظلوم طبقے کے مسائل کیلئے جدوجہد کرنے والی لیڈرشپ کی آج ملک کو سخت ضرورت ہے۔ اجلاس میں مہاراشٹرا مسلم مجلس کے کنوینر محمد جنید صاحب نے کہا کہ 1974 میں شیوبینا آر ایس ایس کی طرف سے پانچ جنیہ اخبار میں ڈاکٹر صاحب کو دوسرا جناح لکھا گیا تھا جبکہ ان سے بڑا محب الوطن پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ جلسے میں خاص طور سے سید توفیق علی جعفری، محمد جنید خان، عرفان خان قادری، غیاث احمد شیروانی، قمر سیتاپوری، جمال اشرف خان، محمد محسن خان، شعیب بن حبیب، محمد منصور، محمد فہیم، محمد عظیم، اعظم قادری، اطہر علی، محمد عظیم بابو، توفیق احمد فیض احمد، شعیب خان ایڈووکیٹ وغیرہ شریک رہے۔

شہر کی لڑکی نے لکھنؤ کو عالمی نقشے پر ڈال دیا

لکھنؤ۔ امبیڈکر یونیورسٹی، لکھنؤ کی پی ایچ ڈی اسکالر ماہیہ کلثوم ان چار نوجوانوں کے مندوبین میں شامل ہیں جنہیں دبئی میں 28 COP سمٹ میں ہندوستانی نوجوانوں کی نمائندگی کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ ایک ماہر ماحولیات کے طور پر اس کا سفر اس وقت واپس شروع ہوا جب وہ 6-7 کلاس میں پہلی بار موسمیاتی تبدیلی کا مطالعہ کر رہی تھی۔ جیسے جیسے وہ بڑی ہوئی، اس نے صفر ضائع کرنے والا طرز زندگی اپنایا اور اپنی صلاحیت کے مطابق کام کرنا شروع کیا۔ وہ طرز زندگی میں تبدیلیوں کی وکالت کرتی ہے جس سے ذہن سازی کی پیداوار اور کھپت ہوتی ہے۔ آگہی پھیلانے اور موسمیاتی تبدیلیوں اور اس کے اثرات کے بارے میں حساسیت پیدا کرنے کے لیے، اس نے اسکولوں اور رہائشی علاقوں میں کلین ایئر مہم، میرا کارٹن میری زمری جیسی مختلف مہمیں چلائی ہیں۔ اس نے CSR سپانسر شدہ شجرکاری اور صفائی مہم میں بھی حصہ لیا ہے تاکہ فضلہ کی علیحدگی اور گرین ارتھ کے بارے میں بات پھیلائی جا سکے۔ وہ zerowasteprojectindia کی ایک زیرو ویسٹ کنسلٹنسی ہے اور لوگوں کو ایک پائیدار طرز زندگی کو اپنانے کے لیے برتھ ڈے، شادیوں اور بوٹ کیمپ وغیرہ جیسے صفر ضائع ہونے والے پروگراموں کے انعقاد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اس کے سفر کی آخری جذبے سے ترقی تک کے سفر کے طور پر کی جا سکتی ہے جو کہ نوجوانوں کی مقامی کانفرنس (LCOY) کے لیے ٹیگ لائن تھی۔ اس کی کوششوں نے ایک اثر پیدا کیا اور اسے ینگ کلائمیٹ لیڈر کے طور پر شارٹ لسٹ کیا گیا جس کی تائید یونیسیف یووا نے MOEFCC کے تعاون سے کی۔ بڑی بینائی والی جوان آنکھوں کے لیے، یہ وہ لمحہ تھا جو اس نے ظاہر کیا تھا 28 COP دبئی میں RewirEd سمٹ میں، ماہیا یونیسیف کے جنریشن انلمیٹڈ کے گرین رائزنگ اقدام کا حصہ ہے، جو وزارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے تعاون سے شروع کیا گیا ہے۔ اس اقدام کی اہمیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، ماہیہ کلثوم نے ایک انٹرویو میں کہا، ہم یہاں دبئی میں COP 28 میں دنیا بھر کے نوجوان ماحولیاتی رہنماؤں سے ملاقات کر رہے ہیں۔ یہ میرا خواب تھا جو پورا ہو گیا۔ ہم نے مختلف شعبوں میں کام کیا ہے۔ میری خاصیت زمینی پانی کی آلودگی اور صفر فضلہ طرز زندگی سے آتی ہے۔ ایک زیرو ویسٹ کنسلٹنٹ کے طور پر، اور لکھنؤ میں مختلف مہمات چلانے کے بعد، جس شہر سے میرا تعلق ہے، میں نے محسوس کیا ہے کہ زمینی خلا کے لیے ایک، بہت بڑی لیب موجود ہے جسے پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس حیرت انگیز موقع نے مجھے عالمی سطح پر ہونے والی ہر چیز کو سمجھنے کی گنجائش فراہم کی ہے اور یہ تمام اسباق لینے اور انہیں زمینی سطح پر نافذ کرنے میں میری مدد کرے گا۔ ماہیہ اور تین دیگر نوجوان رہنماؤں نے LCOY میں حصہ لینے والے 130+ سے زیادہ نوجوان آب و ہوا کے شائقین کا تیار کردہ نیشنل یوتھ اسٹیٹمنٹ بھی پیش کیا جس میں انہوں نے اقوام متحدہ کے جنرل کو پیش کیے گئے گلوبل یوتھ اسٹیٹمنٹ کے حصے کے طور پر قومی اور عالمی سطح پر موسمیاتی کارروائی کے لیے اپنا ایجنڈا بیان کیا۔ سیکرٹری انتونیو گوتیرس۔ قومی نوجوانوں کا بیان موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کے لیے حکومت کی قومی اور عالمی کوششوں میں شراکت کے لیے ہندوستانی نوجوانوں کی بصیرت اور عزم کو اجاگر کرتا ہے۔

شاہی عیدگاہ کے سروے کا حکم عبادت گاہوں کے ایکٹ 1991 کی خلاف ورزی ہے: شاہنواز عالم

لکھنؤ، 14 دسمبر 2023۔ اقلیتی کانگریس کے ریاستی صدر شاہنواز عالم نے متھرا میں شاہی عیدگاہ کے سروے کے الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کو عبادت گاہوں کے قانون 1991 کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس معاملے میں شری کرشنا سیوا سنستھان نے 1968 میں ہی مسلم فریق کے ساتھ معاہدہ کر کے فیصلہ کیا تھا کہ مذکورہ زمین پر مندر اور مسجد دونوں ہی رہیں گے۔ دونوں جماعتوں کے اس فیصلے کی وجہ سے اب تک امن قائم ہے۔ اب اگر عدالت کی مدد سے یہ امن خراب ہوتا ہے تو اس سے زیادہ افسوسناک اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

کانگریس ہیڈکوارٹر سے جاری پریس ریلیز میں شاہنواز عالم نے کہا کہ عبادت گاہوں کے قانون 1991 میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ 15 اگست 1947 تک جو بھی عبادت گاہ اس کی تحویل میں تھی وہ برقرار رہے گی، اس کے کردار میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ جا سکتے ہیں۔ اس کو چیلنج کرنے والی کوئی بھی درخواست کسی عدالت، کسی اتھارٹی یا کسی ٹریبونل میں قبول نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ اس ہدایت کے باوجود ملک دیکھ رہا ہے کہ نچلی عدالتیں مسلسل اس کی خلاف ورزی کر رہی ہیں اور سپریم کورٹ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔

شاہنواز عالم نے کہا کہ سپریم کورٹ نے بابری مسجد۔رام جنم بھومی کیس میں اپنے فیصلے میں یہ بھی کہا ہے کہ عبادت گاہوں کا قانون 1991 ہمارے آئین کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ کی سب سے بڑی آئینی بنچ نے خود فیصلہ دیا ہے کہ آئین کے بنیادی ڈھانچے میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی ہے۔ ایسے میں اگر پہلے بنارس کی گیانواپی اور پھر بدایوں کی جامع مسجد، اگر نچلی عدالتوں کے ذریعے متھرا کی شاہی عیدگاہ کے کردار کو بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور سپریم کورٹ اس پر خاموش ہے تو یہ اس بات کا اشارہ ہے۔ غیر آئینی طریقے استعمال کیے جا رہے ہیں، آئین کے بنیادی ڈھانچے میں تبدیلی کے لیے راستہ تیار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تناظر کو اس حقیقت سے الگ تھلگ نہیں دیکھا جا سکتا کہ بی جے پی کے دو ممبران پارلیمنٹ راجیہ سبھا میں ایک پرائیویٹ ممبر بل لائے ہیں جس میں آئین کے دیباچے کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے اور نائب صدر جگدیپ دھنکر نے بھی آئین کے بنیادی ڈھانچے کو تبدیل کرنے کی بات کی ہے۔ آئین۔ کر چکے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ چیف جسٹس کے دور میں جموں و کشمیر کے اس وقت کے چیف جسٹس پنکج متل نے پلیس آف ورشپ ایکٹ 1991 کو کمزور کرنے کی مسلسل کوششیں کیں جنہوں نے اس کی تمہید میں لفظ سیکولر کی موجودگی کو قرار دیا۔ آئین کو بدنما داغ، سپریم کورٹ کا جج بننا، یا مسلمانوں کی مخالفت میں اضافہ اور عیسائیوں کے خلاف نفرت انگیز تقاریر کرنے والی چنئی کی بی جے پی مہیلا مورچہ کی لیڈر وکٹوریہ گوری، ہائی کورٹ میں جج بننا، صدر کو حق دینے میں آنے والے فیصلے۔

آل انڈیا سنی یوتھ فیڈریشن کا اظہار تعزیت

لکھنؤ: 14 دسمبر (پی این ایس) آل انڈیا سنی یوتھ فیڈریشن کے بانی و کنوینر حاجی مشرف حسین، خالد حلیم خان اور دیگر اراکین نے نوجوان صحافی اور ملی و سماجی کارکن محمد غفران نسیم کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر دل کی گہرائیوں سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ حاجی مشرف حسین، خالد حلیم خاں، سعد الدین خان حسن، احمد نبیل اور دیگر اراکین نے تعزیت مسنونہ کرتے ہوئے مرحومہ کے لیے بلندی درجات کی دعا کی اور تمام متعلقین سے عمومی طور پر اور تمام پسماندگان کے لیے اس بڑے صدمہ کے موقع پر خصوصی طور پر صبر اور تحمل، استقامت کی دعا کی ہے۔ اس کے علاوہ حج کمیٹی آف انڈیا کے سابق ممبر حافظ حاجی نوشاد احمد اعظمی، وسیم حیدر، ارشد اعظمی، ڈاکٹر کوثر عثمان صدیقی، ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام ٹرسٹ کے چیئرمین عبدالنصیر ناصر، معراج حیدر، ڈاکٹر طارق قمر، ڈاکٹر متین خان، ریاض علوی، احمد ابراہیم علوی، وقار علوی، ایاز احمد، محمد معروف خاں، مولانا جنید قریشی ندوی، نیا دور کے ایڈیٹر سید ریحان عباس، مولانا اطہر رضا مبارکپوری، وغیرہ نے بھی گھر پہنچ کر متعلقین سے تعزیت مسنونہ کیا۔ نیز یونانی ڈائرکٹریٹ کے سبکدوش ڈائرکٹر ڈاکٹر سکندر حیات صدیقی، سائنسداں ڈاکٹر محمد اقتدار حسین فاروقی، نیا دور کے سابق ایڈیٹر ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی وغیرہ نے اظہار تعزیت کیا ہے۔

اجودھیا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا نام بدل کر 'انٹرنیشنل رامائن اینڈ ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اجودھیا' کرنے کا فیصلہ: جیویر سنگھ

لکھنؤ 14 دسمبر (پی این ایس) اجودھیا ضلع واقع اجودھیا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو بین الاقوامی شکل دینے کے لیے ریاستی حکومت نے فوری اثر سے اس انسٹی ٹیوٹ کا نام بین الاقوامی رامائن اور ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، اجودھیا رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اجودھیا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، جو اتر پردیش کے محکمہ ثقافت کے زیر انتظام 18 اگست 1986 سے کام کر رہا ہے۔ چونکہ رامائن کی بنیاد ساتن ثقافت ہے، جس کی جڑیں ویدک دور اور اس سے بھی پہلے کی ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ویدک سائنس اور ادب پر تفصیلی تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں ریاستی حکومت نے اس ادارے کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ اطلاع آج یہاں ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے نئے نام کے بارے میں پرنسپل سکریٹری سیاحت، ثقافت اور چیئرمین جناب مکیش میشرام نے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا ہے۔ بین الاقوامی رامائن اور ویدک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو تبدیل کرنے کا مقصد پوری دنیا میں بھگوان شری رام سے متعلق رام کتھا ادب پر سنجیدہ مطالعہ اور تحقیقی کام کرنا ہے۔ پوری دنیا کو متحد کرنے کا واحد راستہ ثقافتی اتحاد ہے۔ لہٰذا، عالمی سطح پر رام لیلا کے انعقاد کے مقصد سے، ثقافتی تبادلے کو آسان بنانے کے لیے، ان ممالک کی رام لیلا اجودھیا میں منائی جائے گی اور اجودھیا کے ثقافتی ورثے کو پوری دنیا میں فروغ دیا جائے گا۔ مسٹر جیویر سنگھ نے کہا کہ اس انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ رام کتھا اور رامائن روایت سے جڑے اسکالر اور عظیم لوگوں کے لیکچر اور خطبات وغیرہ کے ذریعہ اس روایت کو مستقل کیا جائے گا۔ بین الاقوامی رام لیلا اسٹیج سے وابستہ فنکاروں کو ایک دوسرے کی ثقافت سے روشناس کرانے اور انہیں بین الاقوامی سطح کا اسٹیج فراہم کرنے کے لیے کام کیا جائے گا۔ اس طرح رام لیلا کے انعقاد سے وابستہ لوگوں کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا ویدک علم پوری طرح سے سائنسی ہے۔ تمام ویدوں میں ریاضی، دستکاری سائنس، ایروناٹکس، سرجری وغیرہ کا علم ہے۔ اس لیے سائنسی دور کے تناظر میں ویدک علم کا ڈیجیٹل شکل میں ہونا بہت ضروری ہے، تاکہ اسے عام لوگوں کے لیے آسانی سے قابل رسائی بنایا جا سکے۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھے گئے رام چرت پر مبنی تحریروں، قدیم روایت کے ویدک منتروں اور ان پر لکھی گئی مختلف تفسیروں پر مزید تحقیق کی جانی چاہیے اور انہیں دنیا کی کئی زبانوں میں دستیاب کرانا چاہیے۔ جیسے انگریزی، فرانسیسی، روسی وغیرہ کے لیے یہ ادارہ اہم کردار ادا کرے گا۔